مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇 👇 👇 👇

Classic Urdu Material WhatsApp Channel

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

اہلِ دل

عائشہ ذوالفقار

وہ آج ہی پاکستان پہنچی تھی۔

ائیر پورٹ سے لیکر ڈیفینس تک آتے آتے اس نے کوئی سو بار کمال نیازی کے اسے پاکستان بھیجنے کے فیصلے پر لعنت بھیجی تھی...

ایک تو جولائی... شدید گرمی, اوپر سے جگہ جگہ پر ٹریفک جام... راستے میں آتے آتے ہی اس کی بس ہو گئی

"اللہ کرے اگلی بار آپ خود پاکستان آئیں ڈیڈ..." وہ شاید اپنے طور انہیں بد دعا دے رہی تھی, گھر پہنچتے ہی ڈرائیور نے اس کا سامان باہر نکالا... گھر کی کل وقتی ملازمہ آس کے لئے پانی لے آئی

توبہ... توبہ... اتنی گرمی میں زندہ کیسے ہو تم لوگ؟" وہ بیچاری امریکن پلٹ لڑکی ابلی پڑی تھی

"بی بی جی... اوپر کے کمرے کا اے سی چلا دیا ہے, وہاں چلی جائیں" ملازمہ حو اس کی حالت پر رحم آیا, وہ با دل نخواستہ سی اٹھ کھڑی ہوئی اور ابھی کمرے میں پہنچی بھی نہیں تھی کہ لائیٹ آف ہو گئی

"یہ کیا مصیبت ہے؟" وہ ملازمہ پر برس پڑی

"بجلی چلی گئی ہے جی... اور یو پی ایس خراب ہے" ملازمہ اسے زور و شور سے ہاتھ والا پنکھا جھلنے میں لگ گئی تھی

"جنریٹر نہیں ہے؟" وہ بولی

"وہ جی... چوکیدار اپنے گھر لے گیا تھا, اس کی ماں کا آپریشن ہوا تھا پچھلے دنوں" ملازمہ نے کہا, اسی اثناء میں کمال نیازی کی کال آگئی

"پہنچ گئیں نوریہ...؟" وہ بڑے ہشاش بشاش موڈ میں تھے

"ہاں جی... بڑا ہی کوئی اعلیٰ ماحول ہے یہاں ڈیڈ... بالکل جہنم سے مشابہ..." وہ تپی پڑی تھی

"اب کیا ہو گیا؟" کمال نیازی اچنبھے سے بولے

"ہونا کیا ہے ڈیڈ...؟ یہاں ڈیفینس کے گھروں کا یہ حال ہے تو مڈل اور لوئر کلاس کا کیا حال ہوتا ہو گا؟ اسقدر شدید گرمی... توبہ, پسینہ پانی کی طرح بہے جا رہا ہے, اوپر سے لائیٹ بند... استغفراللہ ڈیڈ اتنی گرمی میں لائیٹ بند... یو پی ایس خراب, جنریٹر آپ کا چوکیدار اٹھا کر اپنے گھر لے گیا ہے, مجھے یہ کس گناہ کی سزا دی ہے آپ نے؟" وہ روہانسی ہو گئی

"تو جنریٹر واپس منگوا لو؟" کمال نیازی نے کمال کا مشورہ دیا

"اچھا جی... بہت مہربانی" نوریہ نے کھٹ سے فون بند کیا تھا

"جاؤ چوکیدار سے کہو جنریٹر واپس لیکر آئے" وہ ایک دم پھر سے ملازمہ پر برس پڑی تھی

....

وہ جیسے ہی گھر پہنچی... دروازہ کھولتے ہی ایک قیامت اس کے سامنے تھی

سات سالہ حسن اور آٹھ سالہ حرم ٹی وی لاؤنج میں گتھم گتھا ہو رہے تھے

لائیٹ بند... بلا کی گرمی, چیخ چکاڑا... اور فریال ان کی ریفری بنی ہوئی تھی, جو ذرا مات کھاتا نظر آتا, اسی کی سائیڈ پر ہو جاتی

لمحہ لگا تھا اس کا پارہ سو پر پہنچ گیا

"چھوڑو... چھوڑو... شیطان مردودو..." اس نے بے دریغ ان دونوں پر کشن برساتے ہوئے انہیں الگ کیا تھا

"اور تم بچی ہو؟" وہ فریال پر برس پڑی

"بھابھی میرے آنے سے پہلے ہی معرکہ گرم تھا..." فریال ہنستے ہوئے بولی

"ماما... اس چڑیل نے پہلے پنگا لیا تھا.." حسن نے اس کا بازو جھنجھوڑا

"نہیں جی... پہلے تم نے میری پونی کھینچی تھی" حرم پھر سے اس پر جھپٹ پڑی

"شٹ اپ.. خبر دار جو ایک لفظ بھی منہ سے نکلا تو..." اس نے بنا کوئی لحاظ کئے دونوں کے ایک ایک جڑ دی

"پہلے باہر کھپ کھپا کے آؤ پھر گھر آکر ذلیل ہو... ہر وقت میدان جنگ تیار رکھا کرو تم دونوں" وہ ان پر بری طرح برس پڑی, اس کا پارہ سوپر پہنچا دیکھ کر فریال چپکے سے کچن کی طرف کھسک لی تھی,

کھانے کے بعد بھی وہ بچوں کو ہوم ورک کروانے کی بجائے کمرے میں بند ہو گئی

فریال نے ہی جیسے تیسے ان کی کاپیاں مکمل کروائیں

"ہوا کیا ہے آخر؟" فریال کو رات کا کھانا پکانا ایک قیامت نظر آرہا تھی, اسکے کمرے کے چکر لگا گا کر آخر فریال نے اسے جگا ہی لیا

"نوکری سے فارغ کر دیا ہے آج مجھے..." وہ پھٹ ہی پڑی, فریال اس کا ستا ہوا چہرہ دیکھتی رہ گئی

"وہ مینیجر حرامزادے کہہ رہا تھا فارن ٹور پر چلو میرے ساتھ... میں نے منع کر دیا... بس اس نے نکال باہر کیا" ملائکہ انتہائی پریشان تھی

"اچھا کوئی نہیں... اللہ کوئی اور سبب بنا دے گا, اٹھیں اور چل کر کھانا بنائیں, مجھ سے نہیں بنتا"

فریال کو اپنی پڑی تھی, وہ ایک نظر فریال کے انتہائی پریشان چہرے کو دیکھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی, کھانا بناتے ہوئے بھی اس کا دھیان بار بار نوکری کی طرف جا رہا تھا

"پتہ نہیں اب کب ملے گی؟"رات تک وہ یہ ہی سوچتی رہی

حرم ایک سال کی اور حسن ایک ماہ کا تھا تب سے وہ اکیلی تھی۔ سسرال کے نام پہ ایک بس شوہر تھا جو سات سال سے نجانے کہاں تھا، زندہ کہ مردہ کوئی خبر نہیں... سات سالوں سے وہ دو چھوٹے بچے اور فریال اس کی ذمہ داری تھے, ساس کی شادی کے ایک سال بعد ہی ڈیتھ ہو گئی تھی... جب اس کی شادی ہوئی تو وہ بی ایس سی کے لاسٹ ائر میں تھی

ماں باپ تو تھے نہیں، چچا چچی نے شادی کا فریضی سرانجام دیا تو پھر مڑ کر پوچھا بھی نہیں... شوہر کا پتہ ہو گیا تو وہ بیچاری ڈر ڈر کی ٹھوکریں کھانے لگی, اسکی ابھی عمر ہی کیا تھی لیکن... دوسری شادی کا مطلب تھا ان تینوں کو خوار کر دینا سو اس نے ہمت باندھی اور کمر کس لی, اپنا آپ ان تینوں کے لئے وقف کر دیا

اور آج سات سال ہو گئے تھے اسے ان تینوں کے بہتر مستقبل کے لئے دھکے کھاتے ہوئے

....

غسل خانے کے باہر ایک افراتفری مچی ہوئی تھی, وہ پچھلے ایک گھنٹے سے غسل خانے میں گھسا ہوا تھا, احسن اور علی دونوں کی شامت آئی ہوئی تھی

"تولیہ لیکر آ... جلدی"احسن کو حکم صادر ہوا تھا, وہ جلدی سے تولیہ لے آیا

"اس سے بھی چکٹ لے آ... بدبو آ رہی ہے اس میں سے" وہی تولیہ اس کے سر پر دھر دیا گیا

"بھائی نیا نکال کر لایا ہوں بالکل..." وہ عاجز آیا پڑا تھا

"میرا آفٹر باتھ کہاں ہے؟" علی کی شامت آئی تھی

"چاچو ابھی تو دے کر گیا ہوں آپ کو؟" وہ بچہ بیچارہ اتوار منانے چچاؤں کے گھر آیا تھا اور آ کر بری طرح پھنس گیا تھا

خدا خدا کر کہ اس کی تیاری مکمل ہوئی

"بھائی... خدا کا ہی نام ہے اب چلے جائیں نہیں تو وہ انتظار کر کر کے واپس چلی جائے گی" احسن نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے, ان دونوں پہ ایک نگاہ غلط ڈالتا ہوا وہ گاڑی نکال لے گیا

آج اسے نوریہ کمال سے ملنا تھا

اس کے ڈیڈ کے جگری دوست کمال نیازی کی چھوٹی بیٹی جو خاص طور پر اس کی رونمائی کے لئے امریکہ سے پاکستان آئی تھی, پرسوں سے اسے کلیم حافی کے دسیوں فون آ چکے تھے اور ہر بار وہ بس ایک ہی بات کہہ رہے تھے

"احمر... خدارا کوئی بونگی نہ مار دینا" اور احمر پرسوں سے اپنا تربوز نما سر ہلائے جا رہا تھا

وہ ریسٹورنٹ پہنچا تو مس نوریہ کمال اس سے پہلے وہاں موجود تھی... بیزار سی

"نور یہ کمال؟" احمر نے بڑی خوش اخلاقی سے یقین دہانی چاہی تھی

"احمر حافی؟" جواباً اس نے پوچھا تھا, احمر دھیرے سے سر ہلا کر اس کے سامنے پڑی نشست پر بیٹھ گیا

"آپ آدھا گھنٹہ لیٹ آئے ہیں مسٹر احمر..." نور یہ اسے جتا ہی گئی

"بس تیار ہوتے ہوتے دیر ہو گئی" احمر نے کہا, نور یہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"میں کسی لگی لپٹی کے بغیر بات کروں گی احمر...ڈیڈ آپ سے میری شادی کرنا چاہتے ہیں, انہوں نے بڑے صاف الفاظ میں مجھے کہہ دیا ہے کہ میں جتنے دن چاہوں یہاں رہ کر آپ کی شخصیت کی چھان بین کر سکتی ہوں لیکن..." وہ تھوڑا آگے کو ہوئی

"ہو سکتا ہے یہ صرف میرا ذاتی خیال ہو لیکن...شادی کے بعد ہر قسم کا لڑکا روایتی شوہر ہی ثابت ہوتا ہے سو...چھان بین کا کوئی فائدہ نہیں" نور یہ نے کہا, احمر چپ چاپ اسے سنتا جا رہا تھا

"آپ کچھ نہیں کہیں گے؟" نور یہ اس کی خاموشی سے اکتا گئی

"احمر خدارا کوئی بونگی نہ مار دینا..." اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی, اس کے کانوں میں کلیم حافی کی آواز لہرائی

"جو آپ کہہ رہی ہیں وہ درست ہی ہو گا نور یہ..." احمر نے کہا

"یعنی آپ واقعی ایک روایتی شوہر بن جائیں گے" نور یہ زور سے ہنسی

"نہیں تو... میرا مطلب تھا کہ... "نوریہ نے اس کی بات کاٹ دی

"چلیں چھوڑیں... میں آپ کو کیسی لگی؟ "اس نے پوچھا

"آپ ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہیں نوریہ... "احمر نے کہا

"تو بس پھر میں آج رات کال کر کہ ڈیڈ کو اوکے کر دیتی ہوں, شادی تو کرنی ہی ہے نا... اپنی مرضی سے نہ سہی, ڈیڈ کی مرضی سے ہی سہی, دراصل المیہ یہ ہے کہ مجھے ابھی تک کسی سے محبت نہیں ہوئی ورنہ شائد میں پاکستان آتی ہی نہیں "نوریہ نے کہا

"محبت تو خیر ابھی تک مجھے بھی نہیں ہوئی... "احمر دھیرے سے ہنسا تھا

"چلیں... کوئی بات نہیں, اب شادی کے بعد ہی کریں گے محبت... "نوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

....

"ماما چلیں نا پلیز... کبھی تو کوئی بات مان لیا کریں "وہ دونوں اس کے دونوں بازو جکڑے کھڑے تھے, سامنے کھڑی فریال کے چہرے پر بھی حد درجے مسکینیت طاری ہوئے جا رہی ہے

"کوئی فائدہ ہے وہاں جانے کا...؟ پیسے تو ہیں نہیں, خریدنا کیا ہے؟ "وہ بھڑک پڑی

"ماما آپ کچھ بھی نہ خریدنا... بس ہم جھولے لیکر اور سیر کر کہ واپس آ جائیں گے "فرمائش ہوئی تھی

"بھابھی...ونڈو شاپنگ ہی کر لیں گے" فریال نے کہا, اس نے غصے سے ایک نظر ان تینوں کی طرف دیکھا تھا,وہ کئی دنوں سے لاہور فورٹ میں لگی ایکسپو (نمائش) میں جانے کی ضد کر رہے تھے اور ملائکہ اپنی جیب کے ہاتھوں مجبور تھی

"چلو...مرو..."عصر کے سائے لمبے ہو رہے تھے جب وہ ان تینوں کو رکشے میں بھر کر وہاں لے آئی , ٹکٹ خرید کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہونے لگے , گارڈ نے روک لیا

"میم آپ مکمل فیملی ہیں ؟"اس نے پوچھا تھا

"جی...یہ میرے بچے ہیں" ملائکہ نے کہا

"آپ کے شوہر ؟"گارڈ نے پوچھا

"وہ تو نہیں ہیں..."ملائکہ نے کہا

"سوری میم...آج کی رات صرف کپلز اور فیملیز کے لئے ہے, سوری"گارڈ نے کہا

"یہ کیا بات ہوئی بھلا..."ملائکہ چڑ گئی

"ہمیں یہ ہی آرڈر ہے میم"گارڈ نے کہا

"اور جس کا شوہر ہی نہ ہو وہ کیا کرے...؟"وہ گارڈ پر چڑھ دوڑی

"میم...یہ تو مجھے نہیں پتہ...سوری"وہ ناک بھوں چڑھا کر پلٹ آئی

"چلو..."وہ ان تینوں کے پاس آ کر بولی

"کہاں ؟"ان کے پوچھتے ہی تپ گئی

"گھر اور کہاں... نہیں جانے دے رہے وہ اندر"ملائکہ نے زور سے کہا

"ماما... آج آخری دن ہے ایکسپو کا..."بچے رو دینے کو تھے

"میں کہیں اور لے چلتی ہوں تمہیں...چڑیا گھر, مینار پاکستان,پارک..."اس کا ہر حربہ بیکار ہی گیا, ہر دلاسہ رائیگاں ہی گیا, ہر کوشش فضول ہی ٹھہری,نہ گارڈز مانے اور نہ بچے...وہاں کھڑے کھڑے مغرب ہو گئی, اس جیسے اور بھی لوگ احمقوں کی طرح باہر کھڑے تھے

"ارے احسن تم..."اچانک فریال کو احسن نظر آ گیا

"بھابھی یہ آٹھویں تک میرا کلاس فیلو تھا...احسن,تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"فریال نے پوچھا

"ہم ایکسپو دیکھنے آئے تھے..."احسن نے ایک نظر احمر کے ستے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا, صاف ظاہر تھا کہ وہ اور علی اسے زبردستی کھینچ کر لے آئے تھے

"تو اندر کیوں نہیں جا رہے...؟"فریال فل انویسٹی گیشن کے موڈ میں تھی

"دراصل وہ..."احسن نے احمر کی گھوریوں کے باوجود اسے سب بتا دیا

"ہم نہ تو کپل ہیں اور نہ پوری طرح فیملی..."حاشر نے کہا

"چلو... دو گھنٹے ہو گئے ہیں یہاں کھڑے ہوئے" ملائکہ نے اس کا بازو پکڑا... جواباً وہ اس کا بازو کھینچ کر ایک طرف لے گئی

"وہ احسن کے بڑے بھیا ہیں... اگر ہم ان کے ساتھ..." فریال نے کہا لیکن ملائکہ نے ایک دم اس کی بات کاٹ دی

"شرم کرو کچھ... ایک ایکسپو کے لئے میں اس انجان بندے کو اپنا شوہر بنا لوں... دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟" وہ فریال پر برس ہی پڑی

"پھر کیا ہوا؟ کونسا وہ سچ میں آپ کا شوہر بن جائے گا" فریال نے کہا

"فریال...." ملائکہ حیرانی کی ساتویں منزل پر تھی

"کس قدر بے حیا ہو گئی ہو تم؟ صرف ایک ایکسپو کے لئے میں کسی بھی ایرے غیرے نتھو خیرے کو اپنا شوہر بنا لوں, ہے نا...؟" وہ تاسف سے بولی تھی

"یہ ایرا غیرا تو ٹھیک ہے... نتھو خیرا کیا ہوتا ہے؟" فریال کی بس ہو گئی

"تمہارا سر ہوتا ہے... چلو گھر" ملائکہ نے اس کا بازو پکڑا

"پہلے بتائیں کہ نتھو خیرا کیا ہوتا ہے؟" فریال اٹک ہی گئی تھی, ملائکہ نے اسے رکھ کہ گھورا

"ویسے یہ کوئی اتنا ایشو بھی نہیں ہے بھابھی..." فریال کے لئے اس لمحے وہ "ایکسپو" سب سے اہم تھی, دوسری طرف احسن اور علی نے احمر کی ناک میں دم کر رکھا تھا

"کیا چاچو یار.. بس ایک کپل ہی تو بنانا ہے" علی اس کا بازو پکڑ پکڑ کر کھینچ رہا تھا

"غصہ دیکھا ہے اس کا... ایسا لگ رہا ہے جیسے سب کو کچا کھا جائے گی" احمر اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہلنے کو بھی تیار نہیں تھا

"چاچو... بس یہ ہی یاری ہے, اگر میرے پاپا ساتھ ہوتے تو مجھے یوں روتا دیکھتے بھلا... اس سے تو اچھا تھا کہ میں پاپا کے ساتھ ہی آجاتا" اگلا حملہ ... ایموشنل بلیک میلنگ

اور وہ دوسری طرف بھی ہو رہی تھی

"ویسے کہتی ہیں کہ ماں باپ بن کر پالا ہے, ویسے ایک ایکسپو نہیں دکھا سکتیں" فریال کے ڈرامے جاری تھے

بادل نخواستہ وہ دونوں کھینچ کھینچ کر ایک دوسرے کے قریب لائے گئے, ملائکہ نے احمر کی طرف دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی

"چلیں بھابھی... آپ دونوں آگے ہو جائیں نا" فریال نے اسے دھکیل کر آگے کو کیا تھا,اس نے احمر کے برابر کھڑے ہوتے ہوئے اپنے ٹکٹس گارڈ کی طرف بڑھا دئے

"میم آپ تو کہہ رہی تھیں کہ آپ کے شوہر نہیں ہیں" گارڈ کا حافظہ بڑا اچھا تھا

ہاں تو اب بلوا تو لیا ہے انہیں... یہ میرے بڑے بھیا ہیں" فریال کچھ زیادہ ہی اوور کانفیڈینٹ ہو رہی تھی, گارڈ نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور اندر جانے کی اجازت دے دی, دو گھنٹے بعد انہیں پھر سے گیٹ پر اکٹھے ہونا تھا

ایکسپو کا وزٹ اچھا ہی رہا, سب نے انجوائے کیا, وہ بھی گیٹ پر ہونے والی کلفت کو تھوڑی دیر کے لیے بھول گئی, واپسی کے لئے گیٹ تک پہنچے تو احمر نے اپنے پیچھے ایک نسوانی سی آواز سنی

"احمر... کیسے ہو تم؟" وہ چونک کر مڑا, احمر کے چہرے کا رنگ ایک دم اڑا تھا... وہ نوریہ کمال تھی

"تم یہاں؟ اچھا لگا تم سے دوبارہ مل کر" نوریہ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا, احمر نے بمشکل اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے احسن اور علی کا تعارف کروایا

"لیکن یہاں تو صرف کپلز اور فیملیز کو آنے کی اجازت ہے.... پھر تم لوگ کیسے آ گئے؟" نوریہ نے پوچھا, احمر گڑبڑا گیا, ملائکہ اور اس کی فوج چپ چاپ کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی, احمر اتنا زیادہ بوکھلایا کہ اس سے پوچھ نہ سکا کہ تم یہاں کیسے آئیں؟

"وہ دراصل..." اس سے پہلے کہ احمر کچھ کہتا, گارڈ بول پڑا

"یہ ان کی وائف ہیں میڈم..."نوریہ کا رنگ یکدم فق ہوا تھا, اس نے بے یقینی سے احمر کی طرف دیکھا

"واقعی احمر؟"وہ اس سے پوچھ رہی تھی

"نہیں تو...یہ میری وائف نہیں..."لیکن گارڈ نے پھر اس کی بات کاٹ دی

"ابھی تو یہ کہہ رہی تھی کہ آپ اس کے بھیاہیں..."گارڈ نے فریال کی طرف اشارہ کیا تھا

"احمر...تم اندر کس کے ساتھ آئے ہو؟"نوریہ نے پوچھا

"نوریہ میری بات سنو یار..."احمر آگے کو ہوا تھا

"جسٹ یہ بتادو کہ یہ لڑکی کون ہے؟"نوریہ نے ملائکہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

"میں نہیں جانتا یہ کون ہے میں تو بس..."اور گارڈ پھر سے بول پڑا

"یہ دونوں میاں بیوی ہیں میڈم...ابھی تو یہ دونوں ایک فیملی لیکر اندر گئے تھے, پہلے یہ میم اکیلی تھیں, پھر انہوں نے کال کر کہ اپنے ہسبینڈ کو بھی بلوالیا"گارڈ کی زبان فراٹے مار رہی تھی, احمر اسے بند نہ کروا سکا

"کیا یہ واقعی تمہاری وائف ہے احمر؟"نوریہ اب تک بے یقین تھی,احمر نے ایک نظر ملائکہ کی طرف دیکھتے ہوئے سر جھکا لیا

....

"نور یہ میری بات تو سنو یار..." احمر کل سے اس کے پیچھے خوار ہو رہا تھا, کلیم حافی کے سمجھانے کے باوجود وہ بونگی مار چکا تھا, کل سے احسن اور علی دونوں اس کے عتاب کا نشانہ بنے ہوئے تھے

"میں اب تمہاری کیا بات سنوں احمر...؟ تم نے اپنی زبان سے اقرار کیا ہے کہ وہ تمہاری وائف ہے" نوریہ نے کہا, اسے سچ میں دکھ ہوا تھا

"میری بات سنو نوریہ... میں نے اس سے اپنی مرضی سے یا پسند سے شادی نہیں کی, ایک مسئلہ ہو گیا تھا بس مجبوری میں نکاح کرنا پڑا, میں آج کل میں اسے طلاق دے دوں گا؟" احمر ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے ہزار جھوٹ بولنے کو تیار تھا.... اور بولے جا رہا تھا

"ایسی بھی کیا مجبوری تھی تمہاری احمر؟" نوریہ نے پوچھا, وہ ایک بار پھر گڑبڑا گیا

وہ دراصل اس کے شوہر کا میری گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا, پولیس کیس بن گیا, ڈیڈ تک بات نہ پہنچے اس ڈر سے میں نے اس کے رشتہ داروں کے زور لگانے پر اس سے نکاح کر لیا لیکن... میری اس سے بات ہو گئی ہے نوریہ, وہ بھی میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی, میں اسے کل ہی ڈائیوورس دے دوں گا" احمر کہتا چلا گیا

"یہ سب جھوٹ ہے نا احمر؟" نوریہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا

"نہیں نوریہ... یہ سچ ہے, میری اس سے کوئی دلی وابستگی نہیں ہے, بس اس کے بچوں کو ایکسپو دیکھنی تھی اور احسن اور علی بھی جانے کی ضد کر رہے تھے اسلئے ہم دونوں اکٹھے ہو گئے, وگرنہ کوئی ایسی بات نہیں ہے" احمر نے کہا

"تم نے اس سے نکاح کب کیا؟" نوریہ نے پوچھا

"آ آ... ابھی کچھ دن پہلے" احمر نے کہا

"اور اس کا شوہر کب مرا؟" نوریہ نے پھر پوچھا

"وہ ایک ڈیڑھ ماہ پہلے...." احمر نے کہا

"اچھا... تو اس نے عدت گزارے بنا ہی تم سے نکاح کر لیا؟" نوریہ نے اس کا ایک اور جھوٹ پکڑ لیا

"نہیں تو... اس نے عدت تو گزاری ہے, اس کے بعد ہی نکاح کیا ہے" احمر سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا

"احمر... میں کل پرسوں واپس امریکہ جا رہی ہوں, یار مجھے نہیں کرنی ایک ایسے شخص سے شادی جو پہلے سے شادی شدہ ہے" نوریہ نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"پلیز نوریہ... میں نے کہا نا کہ یہ شادی بس ایک مجبوری میں ہوئی, میرا اور اس کا صرف ایک کاغذی رشتہ ہے اور بس" احمر کے ہوش اڑ گئے تھے

"تم پلیز مجھے ایک موقع تو دو...پلیز میں کل ہی اسے طلاق دے دوں گا" احمر نے کہا, اس کی نظروں کے سامنے بار بار کلیم حافی کا غضبناک چہرہ آئے جا رہا تھا

"مجھے تمہاری باتوں پر ذرا سا بھی یقین نہیں ہے احمر...مجھے تمہاری بیوی سے ملنا ہے" نوریہ نے اس کے سر پر ایک اور بم پھوڑ دیا

اسے تو اپنی بیوی کا نام تک نہیں پتا تھا

....

گھر آتے ہی اس نے احسن کی گردن دبوچ لی

"اس دن ایکسپو میں جس لڑکی کو میری بیوی بنایا تھا تم دونوں نے...نوریہ اس سے ایک بار ملنا چاہتی ہے, فوراً سے پہلے مجھے اس لڑکی کا ایڈریس چاہیے " احسن کی آنکھیں باہر کو ابل رہی تھی

"لیکن بھائی میں کہاں سے لاؤں اس لڑکی کا ایڈریس؟" وہ منمنایا

"اس کے ساتھ وہ جو چھپکلی نما لڑکی تھی وہ تجھے اپنا کلاس فیلو کہہ رہی تھی, اس کا نمبر تو ہو گا تیرے پاس..." احمر نے اس کی گردن پر اپنی انگلیوں کی گرفت ذرا ہلکی کی تھی

"بھائی وہ صرف آٹھویں کلاس تک میرے ساتھ پڑھتی تھی, تین سال ہو گئے ہیں آٹھویں پاس کیے اور آٹھویں کلاس کے بچوں کے پاس موبائل فون تھوڑی نہ ہوتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے نمبر سیو کرتے پھریں "احسن نے جیسے اس کی عقل پر ماتم کیا تھا

"تو بتاؤ میں اب کیا کروں؟ نوریہ نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ وہ ایک بار اس لڑکی سے ملنا چاہتی ہے, ورنہ وہ کل امریکا واپس چلی جائے گی اور جا کر اپنے ڈیڈ کو سب کچھ سچ سچ بتا دے گی, ذرا سوچ احسن... اس کے بعد ڈیڈ میرا کیا حال کریں گے ...؟ انہوں نے کوئی سو دفعہ مجھ سے کہا تھا کہ احمر کوئی بونگی نہ مار دینا اور میں نے بونگی ہی مار دی... صرف تم دونوں کی وجہ سے "احمر روہانسا ہو رہا تھا

"چاچو آپ ٹینشن نہ لو اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تو ہو گا" علی جلدی سے اس کے لئے پانی کا گلاس بھر لایا, دوپہر تک وہ تینوں سر جوڑ کر بیٹھے رہے لیکن مسئلے کا حل ندارد... احسن نے اپنے طور ہر ممکن فریال تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود ...

"اب میں کیا کروں گا؟ "احمر کو رہ رہ کر ان دونوں پہ غصہ آ رہا تھا

"بھائی میرے خیال سے آپ کو ولید بھائی سے بات کرنی چاہیے, ہو سکتا ہے وہ ہماری کوئی مدد کر سکیں "

حاشر نے کہا, احمر قہر آلود نظر ان دونوں پر ڈالتا ہوا باہر نکل آیا, اس کی گاڑی کا رخ کمپنی کی طرف تھا احمر اور ولید نہ صرف دوست تھے بلکہ بزنس پارٹنر بھی تھے, احمر اینڈ ولید انٹرپرائز ان دونوں نے

شراکت داری سے ہی قائم کی تھی,وہ آفس پہنچا تو دن کے 12 بج رہے تھے,ولید ایک دم راشن پانی لے کر اس پر چڑھ دوڑا

"تو اپنا آفس آنے کا ٹائم نوٹ کر ذرا ...تجھے پتہ بھی تھا کہ آج ہم نے انٹرویوز کرنے ہیں" ولید نے کہا

"ولید میرے بھائی مجھے ایک گلاس پانی پلا اور میری بات سن" احمر اسے لیے آفس میں آگیا

"ایسے کیوں لگ رہا ہے جیسے تو فوت ہونے لگا ہے" ولید نے اس کے چہرے کی ہوائیاں اب نوٹس کی تھیں

"ولید یار..." پانی کا پورا گلاس اپنے اندر انڈیلتے ہوئے اس نے الف سے لیکر ے تک اسے ساری رام کہانی سنادی

"لو کر لو گل...یہ بھی کوئی فوت ہونے والی بات ہے...او بھائی میرے تو ابھی اس امریکن پلٹ چڑیا کے پاس جا اور اسے جا کہ سچ بتا دے,کام ختم...ساری ٹینشن ہی ختم" ولید کے نزدیک یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا

"ایسے کیسے سچ بتادوں... وہ کہے گی پہلے تو قبول لیا کہ ہاں وہ میری بیوی ہے... اب کہہ رہے ہو سرے سے بیوی ہے ہی نہیں... نا میرے بھائی, وہ کہے گی صرف ایک ایکسپو کے لئے میں نے ایک انجان لڑکی کو اپنی بیوی بنالیا... یہ کردار ہے میرا؟" احمر بولا

"کردار تو تیرا شیشے کی طرف ہے نا... ہم سب کو پتہ ہے تو ستائیس سال کا ہو کر بھی ابھی تک کنوارا کیوں ہے؟" ولید نے اس پر چوٹ کی تھی

"تو کوئی حل نکالے گا کہ نہیں؟" احمر نے اسے گھرکا

"نکال تو دیا... دیکھ احمر... جتنے جھوٹ بولے گا نا, اتنا ہی زیادہ پھنستا جائے گا" ولید ٹھیک کہہ رہا تھا

"ولید... میری آنکھوں کے آگے اندھیرا آرہا ہے, اب کیا ہوگا؟ ڈیڈ مجھے مار ڈالیں گے" احمر نے اخبار منہ پر ڈالتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی, وہ فل ٹائم فوت ہونے کی کوششوں میں تھا, ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے ولید نے انٹرویوز کے لئے آئی ہوئی لڑکیوں کو اندر بلانا شروع کردیا تھا

"ولید کسی ڈاکٹر کو بلا... مجھے لگ رہا ہے میرا بی پی..." وہ ایک دم منہ سے اخبار ہٹا کر بولا اور پھر سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر چونک گیا, اس کی شکل دیکھ کر ملائکہ کا بھی ہلکا سا رنگ تبدیل ہوا تھا, احمر کو لگا جیسے کسی نے اسے نئی زندگی بخش دی ہو

"ولید... ادھر آ" وہ اسے بازو سے جکڑتے ہوئے ایک طرف لے آیا

"یہ وہی ہے... یہ وہی ہے یار, وہ ایکسپووالی, اسے یہ نوکری دے دے, بس اسے فائنل کر" ولید کو لگا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو

....

وہ دونوں اس وقت ملائکہ کے سامنے موجود تھے... اس کے گھر
ولید نے اسے پرسنل سیکرٹری کی جاب اسائن کردی تھی, شام کو ہی وہ دونوں اس کی دہلیز پر جا کھڑے ہوئے اور وہ اب ان دونوں کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی
"کیا بات ہے سر؟" اس نے ولید کو مخاطب کیا تھا, اس نے ایک نظر احمر کی طرف دیکھتے ہوئے ہنکارہ بھرا
"مس ملائکہ اس جاب کے لئے ہماری ایک چھوٹی سے شرط ہے اگر آپ کو منظور ہو تو...؟" ولید نے بات شروع کی تھی
"کیسی شرط؟" ملائکہ کی رگیں تن گئیں
"وہ دراصل..." ولید نے اٹک اٹک کر سارا مسئلہ اس کے گوش گزار کردیا, وہ سنتے ہی پھٹ پڑی
"یعنی آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں آپ لوگوں کے اس گھناؤنے جھوٹ میں آپ کا ساتھ دوں... تب مجھے یہ نوکری ملے گی... ہے نا؟" وہ آگ اگل رہی تھی

"آپ ہمارا جھوٹ اتنا بھی گھناؤنا نہیں ہے مس جتنا آپ نے کہہ دیا" ولید نے کہا

"آپ دونوں برائے مہربانی یہاں سے اٹھیں اور شرافت سے دفع ہو جائیں, بھاڑ میں گئی آپ کی نوکری, کسی بھی قسم کا کوئی ڈرامہ نہیں کھیلنا ہے مجھے" وہ تن فن کرتی اٹھ کھڑی ہوئی

"دیکھیں مس ملائکہ... آپ کو خدا کا واسطہ... انسانیت کے ناطے ہی ہماری مدد کر دیں... جاب کے لئے نہ سہی" ولید ایک دم بوکھلا گیا, احمر تو بس منہ ہی منہ میں ورد ہی کئے جا رہا تھا

"استغفر اللہ... میں کیوں جھوٹ بولوں اس لڑکی سے؟ کیسے کہہ دوں کہ میں اس کی بیوی..." اس سے آگے ملائکہ سے بولا ہی نہ گیا, ایک ایکسپو ہی اس کے گلے پڑ گئی تھی

"ملائکہ میری بات سنیں پلیز... میں مانتا ہوں کہ غلطی میری ہے, مجھے اس سے جھوٹ بولنا ہی نہیں چاہیے تھا لیکن... اس ایکسپو میں صرف میں ہی تو نہیں تھا, تم بھی تو تھیں, مجبور تو ہم دونوں ہی ہو گئے تھے نا... پلیز اس مجبوری کے بدلے ہی میری مدد کر دو, جاب لینا یا نہ لینا سراسر تمہاری اپنی مرضی ہو گی... لیکن انسانیت کے ناطے ہی میری مدد کر دو" احمر کہتا چلا گیا, ملائکہ اسے دیکھتی رہ گئی

"ستائیس سال کا ہو گیا ہوں میں, آخر میرا بھی تو دل کرتا ہے کہ اب میری شادی ہو جائے, میرے ڈیڈ اب تک نہ جانے کتنی کوششیں کر چکے ہیں لیکن... ہر بار کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہو جاتی ہے" احمر رونے والا ہو گیا تھا۔ ملائکہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتی۔۔۔۔اس معاملے میں تو ہر گز نہیں۔۔۔۔"

....

بجلی حسب عادت اور حسبِ توفیق بند تھی۔

جنریٹر چل رہا تھا اور اسکی گھرر گھرر کی آواز اسکے کمرے تک پہنچ رہی تھی۔ صد شکر کہ اے سی کی مہربانی سے پھیلی ٹھنڈک کی باقیات ابھی موجود تھیں۔ پنکھا پوری رفتار سے چل رہا تھا اور بستر پہ اپنے سامنے لیپ ٹاپ رکھے نوریہ بیٹھی تھی۔

سکرین پہ کمال نیازی دکھائی دے رہے تھے۔

"حافی کا فون آیا تھا مجھے نوریہ۔ وہ مجھ سے تمہاری مرضی پوچھ رہا تھا"

"تو پھر آپ نے کیا کہا ان سے؟؟؟؟"

"میں کیا کہتا...؟ مجھے ابھی تمہارے دل کا حال پتہ ہی کہاں ہے"

وہ چپ رہ گئی۔ دل میں درد کی ٹیس سی اٹھی تھی۔

)یہی تو اصل مسئلہ ہے ڈیڈ۔ آپکو پتہ بھی ہے کہ میرے دل میں کیا ہے اور کون ہے، آپ سب جانتے ہوئے بھی انجان بن رہے ہیں"

"نوریہ؟"

اسکی خاموشی کو محسوس کر کے انہوں نے ٹوکا۔ شائد وہ بھی سمجھ گئے تھے کہ وہ انکی بات پہ کہاں پہنچ چکی تھی۔ وہاں جہاں وہ اسے ہر گز جانے نہیں دے سکتے تھے۔

"مجھے تھوڑا وقت دیں ڈیڈ۔ معجزے ہونے میں بھی تھوڑا وقت تو لگتا ہے۔"

وہ ذرا رکے

"لیکن جو معجزہ تم چاہ رہی ہو وہ قیامت کے روز ہو تو ہو... اس سے پہلے نہیں ہو گا" وہ بولے

"ڈیڈ... تھوڑا سا وقت اور... شاید وہ بدل جائے "

"نا ممکن..." کمال نیازی کا لہجہ ترش ہو گیا

"میں باپ ہوں تمہارا... میرا سوچا اچھا ہی ہو گا نوریہ..." وہ بولے

"جیسے آپ کا سوچا آپی کے حق میں بہتر تھا..." وہ کہہ ہی گئی

"نوریہ..." اسے تنبیہ ہوئی تھی

"مجھے آج بھی اپنے فیصلے پر کوئی شرمندگی نہیں ہے... اس کا مقدر اس کے ساتھ..." وہ غضبناک ہو گئے

نوریہ کی آنکھیں بھر آئیں

"ڈیڈ... پلیز" وہ رو رہی تھی

"ٹھیک ہے۔سوچ لو، اچھے سے تسلی سے فیصلہ کرنا لیکن ایک بات یاد رکھنا... دل اسے دینا جسے اسکی قدر ہو۔بے قدروں کے ہاتھ اسے سونپ کر بہت پچھتاؤ گی"

کال کٹ گئی تھی۔وہ خاموش بہت دیر تک بستر پہ بیٹھی رہ گئی۔

"تو کیا احمر حافی اس قابل ہے کہ اسے دل سونپ دوں؟؟؟؟؟"

"وہ اوچھا، لفنگا انسان کسی صورت اس قابل نہیں ہے کہ میں اسے اپنی عزت سونپ دوں"

ملائکہ کی تپ کسی صورت ٹھنڈی نہیں پڑ رہی تھی۔فریال اسکے پاس ہی بیٹھی تھی۔

"اچھا اب بس بھی کریں۔پہلے ہی ان دونوں کو آپ نے قریباً دھکے دے کر گھر سے نکالا ہے۔اللہ مجھے اتنی شرمندگی ہو رہی تھی کیا سوچتے ہوں گے وہ بھلے آدمی۔۔۔۔"

"بھلے آدمی؟"

اس نے فریال کی کمر پہ دھمک جڑا تھا۔وہ غریب کی بچی بلبلا کر رہ گئی۔

"یہ تمہاری ہی بھلائی میرے گلے پڑ گئی ہے بی بی۔بچوں کے ساتھ بچی بن جاتی ہو تم۔اور تف ہے مجھ پہ جو میں بھی تم لوگوں کی باتوں میں آ گئی۔اس لئیے کہتے ہیں اولاد فتنہ ہے۔ایسے ذلیل کرواتی ہے یہ ماں باپ کو۔۔۔۔۔"

وہ بولتی چلی گئی۔

"آج کہہ رہا ہے جھوٹ موٹ بیوی بن جاؤ، کل کہے گا نکاح پڑھوا لو، پرسوں پھر میں اسکے بچے پیدا کروں۔ یہ کروں میں؟؟؟"

"توبہ"

فریال لال پڑتی چلی گئی

"لعنت بھیجتی ہوں میں ایسی نوکری پہ۔ اس رزق سے موت اچھی۔ اللہ مسبب الاسباب ہے، میرے بچوں کے لیئے کچھ اچھا ہی لکھا ہو گا اس نے۔"

وہ لمبا سانس بھر کر بستر سے اتر گئی۔

"بس یہ قصہ ختم۔ چلو کچن میں میری مدد کرواؤ۔ سالن بنانے والا رہتا ہے ابھی"

شام کبھی کی غروب ہو چکی تھی۔

لالیاں چھلکاتا نارنجی آسمان اب سیاہ پڑنے لگا تھا۔ احمد لان میں چیئر پہ خاموش بیٹھا، بادام کے اونچے پیڑ پہ بولتے پرندوں کو کھوج رہا تھا۔

"اتنا بھی کیا ضروری ہے احمر اس بدیسی لڑکی سے شادی کرنا؟؟ سچ بتائیں مجھے احمر، یہ بس شادی کے لیئے اتاؤلا پن نہیں ہے، ہے ناں؟"

اسکے کانوں میں ملائکہ کی بات آواز گونج رہی تھی ولید نے بھی ملائکہ کے گھر سے واپسی پہ آتے ہوئے کچھ ایسا ہی کہا تھا۔

"محبت بھی نہیں ہے، جس لڑکی سے تو دو چار دن پہلے ملا ہے اس سے محبت کیسے ہو سکتی ہے۔ روپے پیسے کا چکر بھی نہیں ہے، تیرے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ گرین کارڈ کا لالچ اور ناہی کچھ اور۔ پھر کیوں احمر؟؟؟؟؟؟ وہ ہی کیوں؟؟؟؟؟"

اس نے ہولے سے آنکھیں موند لیں۔

وہ منظر جو اس بھیگتی شام سے بھی زیادہ سیاہ تھا۔

"بھائی ہوتے ہوئے ایسی پیچ حرکت۔۔۔۔۔ تجھے شرم نہیں آئی میری بیوی کے ساتھ یہ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ احمر۔۔۔۔۔ بے غیرت، تیری ماں جیسی تیری بھابھی اور تو۔۔۔۔۔ لعنت ہے۔۔۔۔۔
"

وہ شور اسکی سماعتیں پھاڑنے کو تھا۔ وہ روتی ہوئی آوازیں، دبی دبی چیخیں، گھٹی گھٹی سانسیں۔

"بدکردار۔۔۔۔ بدکردار۔۔۔۔۔"

اسکے لب کپکپا کر رہ گئے۔ اس کے کانوں میں صور پھونکا جا رہا تھا۔ احمر نے دونوں ہاتھوں سے کانوں کو ڈھانپ لیا تھا۔

"نن۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔"

"تیری اوقات ہی یہ ہے۔۔۔۔ تو جانور سے بھی بدتر ہے۔۔۔۔ یہاں وہاں منہ مارتا ہے، رال ٹپکاتا ہے، بدنیتی دکھاتا ہے اور امانت میں خیانت کرتا ہے۔ تیری اوقات یہی ہے۔۔۔۔"

"نن۔۔۔۔نہیں۔۔۔"

"بدکردار۔۔۔۔۔"

"نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔"

"احمر بھائی۔۔۔۔۔۔۔"

کسی نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔ اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ سامنے پریشان سا احسن کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ جو دونوں کانوں پہ ہاتھ رکھے، پسینے میں بھیگا ہوا تھا، تھر تھر کانپ رہا تھا۔

رات کا دوسرا پہر آدھا بیت چکا تھا۔

فضا میں خنکی بھرنے لگی تھی۔پیڈسٹل کی آواز لوری کا کام کرتی تھی۔ہوا کے نرم سے جھونکے تھپکیاں دیتے تھے۔اسکے ساتھ چارپائی پہ لیٹی حرم کب کی سو چکی تھی۔ملائکہ نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔ معصوم چہرہ، ماتھے پہ بکھرے بال۔اس نے پیار سے اسکے بالوں کو سہلایا تھا۔

"یہ کیسے ممکن ہو میری بچی کہ میں عزت پہ رزق کو چن لوں؟ تمہیں یاد نہیں ہو گا پر مجھے یاد ہے۔وہ جب ہماری عزت کا محافظ نقب لگا کر یہاں، اسی آنگن میں دشمن کو لے آیا تھا، میں نے اپنی بھوک پہ عزت کا انتخاب کیا تھا۔وہ جب تمہارا باپ سارے زمانے کی کالک ہمارے مونہوں پہ مل کر اسی کالک میں کہیں گم ہو گیا تھا، تب بھی میں نے رزق پہ عزت کو چنا تھا"

نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔اس نے رخ بدلا اور سیدھی لیٹ کر تاروں بھرے آسمان کو دیکھنے لگی۔ماضی کے پٹارے کا ڈھکن کھل چکا تھا۔

"وہ میری بہن ہے، اسکی زندگی پہ میرا حق ہے۔کان کھول کر سن لے، میرے معاملے میں دخل اندازی مت کر۔یہ نا ہو کہ اگلی بار کا سودا میں تیری بیٹی کا کر دوں"

وہ آج بھی اس دھمکی کی بازگشت سن کر دہل گئی تھی۔اس رات تو گویا اسکی جان نکل گئی تھی جب اس دھمکی کا جنم ہی ہوا تھا۔اسکا شوہر فہد چرس کے نشے میں مست، لالیاں چھلکاتی آنکھوں سے اسے گھورتا، اسکی پشت پہ چھپتی فریال کا بازو کھینچ رہا تھا۔

"چھوڑ اسے۔۔۔میں کہتا ہوں اسے چھوڑ حرامزادی۔۔۔۔میں تیرے ٹکڑے کر دوں گا میری راستے میں آئی تو۔۔۔۔۔"

نشے کی لت تو اسے بہت پہلے سے تھی پر اب وہ جوا بھی کھیلنے لگا تھا۔ساری جمع پونجی،زیور اور ہر قیمتی شے کے بعد اب کم قیمت انسانوں کی باری آ گئی تھی۔

"ہٹ سامنے سے۔۔۔چھوڑ اسے۔۔۔۔میں کہہ رہا ہوں ہٹ جا۔۔۔۔۔"

ملائکہ کے ہاتھ جانے کیا لگا تھا جو اس دن اس نے اسکے ماتھے پہ دے مارا تھا۔زندہ رہا کہ مر گیا،اس نے ہڑبڑی میں یہ بھی نہیں دیکھا تھا۔دونوں بچوں اور فریال کو لیئے وہ دہلیز پار کر گئی تھی۔

دبی دبی سی چیخ پہ اس نے چونک کر دیکھا۔

فریال شائد سوتے میں ڈر گئی تھی۔ملائکہ چارپائی سے اتری اور اسکی چارپائی تک آئی۔

"فریال میری جان کیا ہوا۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے اسکا سر اپنی گود میں رکھ کر اسکے بال سہلائے تھے۔

"ڈر گئی تھیں؟؟؟؟"

"شائد"

وہ ہولے سے بولی تھی۔

"پر اب بس خواب میں ہی ڈرتی ہوں بھابھی۔ حقیقت اب مجھے نہیں ڈراتی۔ پتہ ہے کیوں؟؟؟؟"

وہ زرا رکی

"مجھے پتہ ہے اصل زندگی میں کچھ بھی ہو جائے، آپ میرے ساتھ ہوں گی۔ مجھے کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔

نوریہ نے روشن سکرین پہ انگلی رکھی تھی۔ تصویریں گزارتے گزارتے وہ اس تصویر پہ رکی تھی۔

وہ اچھا خوبرو انسان تھا۔ نکھری ہوئی سی گندمی رنگت، ہلکی سی شیو، تیکھی سی ناک، ہلکی بھوری آنکھیں، مغرور سے تاثرات اور ماتھے پہ زخم کا نشان۔

اس نے آہستگی سے اس نشان کو سکرین پہ سے چھوا تھا۔ اسکے دل کی دھڑکنیں بے تال ہونے لگی تھیں۔

"میں نے دنیا کا ہر نشہ چکھ رکھا ہے میری زندگی کے نور۔ مجھے کسی نے ایسے مدہوش نہیں کیا جیسا تمہارے ساتھ نے کیا ہے۔ میں نے ہر لت چھوڑ دی لیکن یہ لت۔۔۔۔ تمہارے ساتھ کی لت، تمہاری محبت کی لت۔۔۔۔"

وہ اپنے سینے میں دھڑکتے دل کو مدہوش ہوتا دیکھ رہی تھی۔ اسکے حواسوں پہ اسکی یاد کی غنودگی چھانے لگی تھی۔

"دل اسے سونپا جاتا ہے جو اسکے قابل ہو میری بیٹی۔ وہ اس قابل ہرگز نہیں ہے تم اسے اپنے دل کا مالک بناؤ"

اس کے لب کپکپا کر رہ گئے۔

"کاش دل پہ اختیار بھی ہوا کرتا۔۔۔۔"

اس نے سوچا تھا۔ گہری سانس بھر کر اس نے تصویر پیچھے کی اور کچھ سوچ کر وہ نمبر ملایا تھا۔

"میں جلد از جلد تمہاری بیوی سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"میں رزق پہ عزت کو چنوں گی" کہہ دینا بہت آسان تھا لیکن اسکی تشریح سہنا بہت مشکل۔ دونوں بچوں کی ماہانہ فیس بھرنے کے بعد ہی اسکی جوڑی ہوئی رقم ختم ہوگئی تھی۔ بجلی کا بل اور راشن خریدنے کے لیئے قرض پکڑا اور بس ہوگئی۔ مالک مکان تیسری بار آیا اور اب کی بار سختی سے کہہ گیا

"کرایہ دو ورنہ دو دن کے اندر اندر گھر خالی کر دو"

اب ایسی کوئی لمبی چوڑی تو اسکی ڈگری بھی نہیں تھی کہ اگلی نوکری آسانی سے مل جاتی۔ جہاں ایم فل اور پی ایچ ڈی کیئیے ہوئے بیروزگار پھر رہے تھے، وہاں سادہ بی ایس سی کی کیا اوقات تھی۔

یہی پریشانی اسے ہر وقت گھیرے رکھتی تھی۔ فریال کو وہ کچھ نہیں بتاتی تھی لیکن وہ کونسا بیوقوف تھی، اسے۔ سب نظر آتا تھا۔ اتنا ہی بہت تھا کہ وہ اپنی فیسیں ٹیوشنز سے پوری کر لیتی تھی۔

"ماما میں کل یہ پھٹے ہوئے جاتے پہن کر سکول نہیں جاؤں گا۔ میرے سب فرینڈز مذاق اڑاتے ہیں۔ مجھے نئے شوز چاہیئے ہیں"

"اور مجھے بھی نیا بیگ چاہئیے۔ دیکھیں کتنے ہولز بن گئے ہیں پاکٹس میں"

بچپنا پریشانی بھانپ نہیں سکی تھی۔ شام میں مالک مکان نے بیوی کو بھیج دیا

"ملک صاحب بہت ناراض ہو رہے ہیں۔ تم خود سوچو مہنگائی کے اس دور میں کیسے گزارا ہو سکے۔ پینشن تو آئی اور لگ گئی، یہی کرائے سے روز کی روٹی سالن بنتا ہے"

وہ فراٹے سے کہتی چلی گئی۔

"تم بمشکل دس ہزار دے رہی ہو، ابھی کل بھی ایک ضرورت مند پندرہ ہزار کہہ کر گیا ہے۔ تم سے نہیں ہو رہا تو کہیں اور چھوٹا گھر دیکھ لو، مکان خالی کر دو"

وہ بے بسی سے لب کاٹتی رہ گئی۔

دنیا اس پہ تنگ ہوتی جا رہی تھی۔ ہر طرف بس بند کوچہ اور راستہ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ سوائے اس ایک کہ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آئی ایم سوری مس نوریہ میں نے آپکا وقت ضائع کیا۔ میں نے اتنے سارے جھوٹ بولے، مجھے یہ سب نہیں کرنا چاہئیے تھا۔ میں اس سب کے لئیے شرمندہ ہوں اور آپ سے معذرت خواہ ہوں۔"

وہ آئینے کے سامنے کھڑا، ٹائی درست کرتا وہ تقریر دوسری بار دہرا رہا تھا۔ اسکی پشت پہ بیڈ پہ بیٹھا احسن برا سا منہ بنا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"ڈیڈ سے کیا کہیں گے؟؟؟"

"کہہ ہی دوں گا کچھ نا کچھ۔ زیادہ سے زیادہ کیا کر لیں گے؟؟؟ مار پیٹ تو نہیں کریں گے ناں، بالفرض کر بھی لیں مجھے کھا تو نہیں لیں گے ناں۔ میرا باپ جتنا بھی جلاد ہو، شاکا ہاری نہیں ہے یہ میں جانتا ہوں "

وہ دوبارہ سے اپنی تقریر دہرانے لگا تھا جب اسکا فون بجنے لگا۔ سکرین پہ نظر آتے نام کو دیکھ کر وہ چونک گیا تھا۔

"ملائکہ؟"

"وہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتی ہے؟"

وہ دونوں ریسٹورنٹ میں میز پہ، آمنے سامنے بیٹھے تھے۔کافی سے اٹھتی بھاپ فضا میں تحلیل ہوتی جا رہی تھی۔ ملائکہ کے سوال پہ احمر نے کندھے اچکائے تھے۔

"وہ کیا بات کرے گی مجھ سے؟؟؟"

"پتہ نہیں"

وہ چڑ گئی

"کچھ پتہ ہے بھی آپکو؟؟؟؟"

وہ بے بسی سے ہنس پڑا

"بیلیوی مجھے کچھ بھی نہیں پتہ۔یہ کتنی عجیب بات ہے۔ مجیں خود پہ اتنا غصہ ہوں کہ کیا ضرورت تھی اس دن جھوٹ بولنے کی۔اب یہ ایسے گلے میں اٹک چکا ہے کہ نگلا جارہا ہے اور ناہی اُگلا جارہا ہے"

"مجھے یوں بیچ میں اٹکے رہنا ہرگز پسند نہیں ہے مسٹر احمر۔میں اس سارے راستے کو سمیٹنے ہی آئی ہوں "

وہ زرا رکی

"اب وہ باہر سے آئی ہی تو دودھ پیتی بچی تو ہرگز نہیں ہے کہ ہم اسے بیوقوف بنالیں اور وہ بن بھی جائے۔ آپ اسے کہیں گے کہ میں آپکی بیوی ہوں تو اگلی ڈیمانڈ وہ ثبوت کی نہیں کرے گی؟؟؟؟"

"یقیناً کرے گی"

وہ فوراً بولا۔ وہ کچھ دیر کے لیئے چپ رہ گئی اور پھر ہولے سے کھنکاری

"مجھے آپکا ساتھ دینے کے لیئے تیار ہوں احمر۔ لیکن ایک بات یاد رہے، مجھے اپنی اور اپنے بچوں کی عزت بہت پیاری ہے"

"میں سمجھ سکتا ہوں ملائکہ "

وہ رسان سے بولا تھا۔

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کسی بھی پوائنٹ پہ آپکی عزت پہ حرف نہیں آئے گا"

اس رات ہی ڈنر کے لیئے وہ تین نفوس اس ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔ فضا میں خنکی بھری تھی جس میں اشتہا انگیز کھانوں کی خوشبوئیں گھلی ہوئی تھیں۔ پسِ منظر میں دھیمی سی موسیقی سنائی دے رہی تھی۔ ملائکہ خاموشی سے میز کا کونا کھرچنے میں مصروف تھی۔ احمر کن انکھیوں سے اسے دیکھتا تھا اور پھر نوریہ کو جو بغور ملائکہ کو دیکھ رہی تھی۔

"ڈیڈ کہتے ہیں مجھے انسان پرکھنا نہیں آتے ہیں"

ملائکہ نے سر اٹھایا اور اسے خود کو دیکھتے پایا

"اسکے بعد بھی انہوں نے تمہیں ایک انسان کو پرکھنے بھیج دیا۔ سٹرینج"

وہ دھیمے سے مسکرائی

"یس۔ ویری سٹرینج انڈیڈ"

ویٹرز انکے کھانے کی رکابیوں سے میز بھرنے لگے۔ خاموشی کا ایک اور وقفہ گفتگو کو گونگا کر گیا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے احمر۔ تم نے اس سے ایک ماہ پہلے شادی کی ہے کہ سال پہلے، کیا خبر وہ بچے بھی تمہارے ہوں، کیا پتہ یہ تمہاری بیوی بھی نا ہو، مجھے کچھ نہیں پتہ اور شائد میں پتہ چلا بھی نہیں سکتی۔۔۔۔۔"

وہ زرا رکی تھی۔

"لیکن ایک بات میں ضرور جانتی ہوں۔ اس وقت جب ہم یہاں موجود ہیں تو اسکی وجہ یقیناً ہم سب کی کوئی نا کوئی ضرورت ہے۔ ہم تینوں اہلِ دل سہی لیکن یہاں ہم دل کے کہنے پہ نہیں آئے ہیں۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں مس ملائکہ ؟؟؟؟؟؟"

وہ خاموش ہی رہی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اسکے دل کی تو بات ہی نہیں ہوتی تو بہتر تھا۔ دل کو مارے عرصہ بیت چکا تھا۔ یہ سانحہ تب ہوا تھا جب اس انسان نے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے جسے اس نے کبھی اسے سونپا تھا۔ تو یہ سچ ہی تھا۔

ضرورت اور بس ضرورت جو اسے وہاں لائی تھی اور اس تکون کا حصہ دار بنایا تھا۔

سات سمندر پار سے وہ لڑکی بھی تو ضرورت کے تحت ہی آئی تھی۔ دل تو وہ وہیں پیچھے چھوڑ آئی تھی۔

یہاں آئی تھی تو بس ضرورت تھی جسے اس نے ہر گز عیاں نہیں کیا تھا۔

جیسے اس تکون کو مکمل کرتے اس تیسرے انسان نے نہیں کیا تھا۔ وہ کیا چاہتا تھا، اسکی چاہت کیا تھا، اسکے دل کی بات اسکی زبان پہ نہیں آئی تھی۔

"میں تم سے شادی کے لیئے تیار ہوں مسٹر احمر"

احمر کے ہاتھ میں ہلکے سے لرزش اتری تھی۔ اس نے چونک کر نوریہ کو دیکھا تھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"لیکن میری ایک شرط ہے۔"

وہ ذرا رکی اور کن انکھیوں سے ملائکہ کو دیکھا

"تم اپنی پہلی بیوی کو طلاق نہیں دو گے۔"

ملائکہ کے سر پہ جیسے کسی نے بم پھوڑ دیا تھا۔

"تم ملائکہ اور اسکے بچوں کو نہیں چھوڑو گے۔ انکی کفالت تمہاری زمہ داری رہے گی۔ بھلے تم کسی کو یہ مت بتانا، اپنے فادر یا میرے ڈیڈ میں سے کسی کو بھی نہیں، اسے بیشک اپنا سیکرٹ بنا کر رکھو لیکن اس شادی کو قائم رکھو گے۔ اور اسکی گارنٹی کے طور پہ تمہارا نکاح نامہ میرے پاس رہے گا"

"میری ایک بات کان کھول کر سن لیں آپ دونوں.... جتنا ڈرامہ میں نے کھیلنا تھا کھیل لیا, اب بس... یہ کوئی طریقہ ہے کسی سے شادی کروانے کا..." ملائکہ اپنی جگہ سے فٹ فٹ اوپر اچھل رہی تھی, احمر چپ چاپ کرسی پر بیٹھا اس کی باتیں سن رہا تھا اور ولید کبھی کبھار بیچ میں لقمہ دے کر اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"بندہ اس سے پوچھے کہ تو نے اس نکاح نامے کا اچار ڈالنا ہے... تو نے شادی کرنے کے تو سیدھی طرح کر نہیں تو انکار کر دے" وہ تڑخ اٹھی تھی

"ایم سوری ملائکہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ یہ شرط رکھ دے گی...." احمر نے دھیرے سے کہا

"میں آپ کو ایک بات بتاؤں.... یہ لڑکی یہاں صرف اپنے باپ کے دھمکانے پر آئی ہے بس... اسے آپ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے, سو خود کو قربانی کا بکرا بننے سے بچائیں اور اسے کہیں کہ بی بی مجھے معاف کر اور امریکہ دفع ہو جا واپس" ملائکہ نے کہا

"ویسے احمر... ملائکہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے, مجھے بھی نہیں لگتا نوریہ تجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے" ولید نے کہا

"ولید اس نے صاف کہا کہ اسے ابھی تک کسی سے محبت نہیں ہوئی... شادی تو کرنی ہی ہے سوڈیڈ کی مرضی سے ہی سہی" احمر نے کہا

"پھر کیا اس کا دل مدر ٹریسا کے دل سے ٹرانسپلانٹ ہوا ہے جو اسے مجھ پر اور میرے بچوں پر اسقدر ترس آرہا ہے..." ملائکہ پھر بھڑک اٹھی

"احمر... ادھر دیکھ" ولید نے کہا, احمر سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا

"تو نوریہ سے کتنے عرصے بعد ملا ہے...؟" ولید نے پوچھا

"تقریباً پانچ, چھ سال بعد.. آخری بار بھابھی کی ڈیتھ پر آئی تھی وہ" احمر نے کہا

"اس دوران تیری اس سے کوئی بات... کوئی میسیج... کوئی چیٹ...؟" ولید نے پھر پوچھا, احمر نے نفی میں سر ہلا دیا

"یعنی تو اس سے محبت تو نہیں کرتا... ہے نا...؟" ولید نے کہا, احمر نے ملائکہ کی طرف دیکھا, وہ اسی کو دیکھ رہی تھی

"نہیں..." وہ اقرار کر گیا

"تو پھر آخر تجھے کیا ضرورت ہے پھانسی کا پھندہ اپنے گلے میں ڈالنے کی..." ولید بھی تڑخ گیا

"کیوں ایویں اس کی فضول قسم کی شرطوں پر اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو... صرف تیرے ڈیڈ کے دوست کی بیٹی ہی ہے نا... امریکہ کے پریزیڈنٹ کی بیٹی تو نہیں ہے جو تیرے انکار پر تجھے نیست کر دے گی" ولید بھی تڑخ گیا

"ملائکہ... ایم سوری, آپ پلیز جاسکتی ہیں, میری وجہ سے آپ کو جو بھی شرمندگی ہوئی اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں" وہ دھیرے سے بولا تھا, ملائکہ اٹھ کر آفس سے باہر نکل گئی, احمر کرسی کی پشت پر گر سا گیا

"بھائی بن کر تجھے مشورہ دے رہا ہوں احمر... اس کی شرطوں میں نا آنا... بری طرح پھنس جائے گا, انکل کو کال کر اور سب سچ بتا دے" ولید نے کہا

"کیسے بتا دوں... کیسے...؟؟" احمر نے آنکھیں بند کی تھیں

....

گھنٹی کی آواز پر چپڑاسی بھاگتا ہوا اندر آیا تھا

"جی صاحب جی..." وہ بولا

"مس روزینہ نہیں آئیں آج...؟" اس نے دہاڑ کر پوچھا

"نہیں سر..." وہ بولا

"کیوں؟" وہ تڑخ گیا

"پتہ نہیں صاحب جی..." چپڑاسی بیچارے کے چھکے چھوٹ گئے تھے

"حشمت صاحب کو بلاؤ..." وہ بولا, کچھ دیر بعد حشمت اس کے سامنے تھا

"روزینہ کیوں نہیں آئی آج...؟" غصہ اس کے ماتھے پر دھرا ہوا تھا

"سر وہ کل ہی ریزائن کر گئی تھیں...وہ رہا ان کا لیٹر..." حشمت اس کے سامنے پڑے پیپرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا, اس کے سر پر ی لگی اور تلووں پر بجھی

"بس نوکری لینے کا ہی شوق ہوتا ہے ان لڑکیوں کو...کام کرتے ہوئے جان نکل جاتی ہے ان کی, بندہ پوچھے تم کیا کوئی شو پیس ہو جسے میں اپنے آفس کے باہر والی کرسی پر سجا کر رکھ دوں اور ہر آنے جانے والے کو دکھاؤں کہ... یہ دیکھو میری خوبصورت ترین سیکریٹری" وہ کہتا چلا گیا, حشمت خاموش کھڑا تھا

"حشمت اس سیٹ کے لئے ایڈ دے دیں... ہر اخبار میں اور پوسٹرز بھی لگوا دیں جگہ جگہ... اس بار انٹرویوز میں خود کروں گا..." وہ بولا

"بس پھر... مل گئی آپ کو سیکریٹری" حشمت نے دل ہی دل میں کہا اور باہر نکل گیا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تبھی اس کے موبائل کی گھنٹی بجی تھی, کلیم حافی کی کال تھی, کچھ دیر بعد اس نے کال اٹینڈ کرلی

"کیسے ہو انصر...؟" وہ پوچھ رہے تھے

"زندہ ہوں ابھی تک..." وہ بولا

"انصر..." وہ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولے

"نوریہ سے ملے...؟" انہوں نے پوچھا

"نہیں" ...

"کیوں؟"

"میری مرضی..." دوسری طرف پھر خاموشی چھا گئی

"انصر...یار پانچ سال بیت چکے ہیں...پانچ سال" وہ بولے

"پانچ سال ہی تو ہیں ڈیڈ... کونسا پچاس سال بیت گئے...اور بھلے ہی پانچ سو سال بیت جائیں...جو ہو چکا وہ بدل جائے گا کیا...؟" وہ درشت سے لہجے میں بولا تھا

"وہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے انصر... کیا اسے معاف کرنا اتنا ہی مشکل ہے...؟" کلیم حافی پوچھ رہے تھے

"ڈیڈ...مجھ سے کیا چاہتے ہیں آپ....؟" وہ تنگ آ گیا

"نوریہ سے ملو, اسے احمر کے لئے قائل..." انصر نے ان کی بات کاٹ دی

"سوری ڈیڈ..." دھیرے سے کہتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی تھی

....

وہ بڑی دیر سے یونہی منہ پر اخبار ڈالے, کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا, ذہن منتشر سا تھا, نوریہ کی آواز بار بار کانوں میں گونج رہی تھی

"اور گارنٹی کے طور پر تمہارا نکاح نامہ میرے پاس رہے گا " ...

"احمر..." ولید کی آواز پر اس نے منہ پر سے اخبار ہٹایا

"بس کر دے... پچھلے دو گھنٹوں سے تو ماتم کئے جا رہا ہے" ولید نے چائے کا کپ اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا

"ولید... میں کیا کروں یار...؟" سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا

"تو صرف ایک کال کر کے انکل کو سچ بتا دے بس... سارا سیاپا ہی ختم" ولید کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا,

احمر بول نہ سکا, وہ آخر کیسے کلیم حافی کو سب سچ بتا دیتا...؟؟؟

کیسے کہہ دیتا کہ اس نے اس بار پھر ایک معصوم لڑکی کو اپنے جھوٹ میں پھنسا لیا ہے...؟؟؟

اس سے زیادہ اس سے سوچا ہی نہ گیا

"میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ آخر نوریہ کو تیرے میں انٹرسٹ ہی کیا ہے...؟وہ کیوں تیرے سے شادی کرنے پر اسقدر مجبور ہے...؟وہ کیوں تجھے یہ رشتہ برقرار رکھنے کو کہہ رہی ہے...؟ امریکن پلٹ لڑکی ہے آخر... پھر کیوں اتنا کمپرومائز کر رہی ہے؟"ولید کہتا چلا گیا

"یہ ہی تو میں سوچ رہا ہوں کہ وہ میرے اور ملائکہ کے جھوٹے نکاح نامے کا کیا کرے گی...؟"احمر سیدھا ہوتے ہوئے بولا

"تو مان یا نا مان احمر اس لڑکی کا کوئی نا کوئی پلان تو ضرور ہے... اور وہ پلان شادی کا تو قطعا نہیں ہے"ولید نے کہا

"ملائکہ آئی ہے؟"احمر نے پوچھا, ولید نے اثبات میں سر ہلا دیا

"وہ بیچاری ایویں پھنس گئی ہے"وہ بولا

"احمر... ایک بات تو بتا...؟"ولید نے پوچھا, احمر خاموشی سے اس کی طرف دیکھنے لگا

"تو واقعی نوریہ سے شادی کرنا چاہتا ہے؟"ولید نے کہا, احمر فوری طور پر کوئی جواب نہ دے سکا

"یا تیرا ابھی کوئی پلان ہے احمر حافی...؟"ولید اسے دیکھے جا رہا تھا

"تو ساری عمر یہ ہی کرے گا احمر... کیونکہ یہ ہی تیری فطرت ہے, حرام کو منہ لگانے والی... حلال سے منہ موڑنے والی..."اس کی سماعتوں میں کسی کی آواز کی بازگشت گونجی تھی

"میرا کوئی پلان نہیں ہے ولید..." اس نے دوبارہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی, ولید کا فون بجا تھا

"میں بس یہ چاہتا ہوں کہ... بھائی مجھے معاف کر دیں... بس ایک بار"

....

لیپ ٹاپ اس کے سامنے کھلا ہوا تھا,وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے مسلسل سکرین پر نظر آتا اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

وہ شاید شاور لیکر نکلا تھا, عام سے ٹراوزر پر وائیٹ ٹی شرٹ پہنے لیٹا تھا, گیلے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے, دانتوں میں حسب عادت سگریٹ دبا ہوا تھا

"تم نے کہا تھا کہ سب چھوڑ دو گے...؟" نوریہ نے دھیرے سے کہا

"کوشش تو پوری ہے..." وہ بادل نخواستہ سا مسکرایا... اس کے مسکرانے میں بھی ایک عجیب سی وحشت تھی

"کم از کم مجھ سے بات کرتے ہوئے تو سگریٹ منہ میں مت دبایا کرو دعان..." وہ کہہ ہی گئی,اس نے دھیرے سے سگریٹ منہ سے نکال کر ایش ٹرے میں مسل دی تھی

"ڈیڈ سے ملے؟" نوریہ نے پوچھا, اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"کیوں...؟"

"کیونکہ کوئی فائدہ نہیں...وہ کسی صورت اپنی نازوں میں پلی, انتہائی خوبصورت,پڑھی لکھی اور امیر کبیر بیٹی کی شادی ایک گینگسٹر سے نہیں کریں گے" وہ بولا

"ایک بار مل کر تو دیکھو..."نوریہ نے کہا

"میں ان سے روز ملتا ہوں نور..."اس نے کہا,نوریہ بول نہ سکی

"دیکھو نور...میں نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ میں سب چھوڑ دوں گا لیکن....میں یہ وعدہ پلک جھپکتے میں پورا نہیں کر سکتا, تم نہیں جانتیں کہ میں اس اندھیری دلدل میں کتنا اندر تک دھنسا ہوا ہوں....وقت لگے گا, دوبارہ باہر نکلنے میں" وہ بولا

"وقت ہی تو نہیں ہے..."نوریہ بے بسی سے بولی

"تو پھر چپ چاپ اپنے ڈیڈ کی بات مان لو...ان کی پسند کا لڑکا تو دیکھ ہی چکی ہو گی تم...خاموشی سے ان کی مرضی سے شادی کروالو اور...مجھے بھول جاؤ" وہ سختی سے بولا

"تم بھی بھول جاؤ گے مجھے؟"نوریہ کے گوشے نم ہو گئے

"میرا کیا ہے...میں روزانہ سگریٹ کے کش لگا کر نہ جانے کیا کچھ بھول جاتا ہوں" وہ ایک بار پھر اسی وحشت سے مسکرایا تھا, نوریہ چپ چاپ اسے دیکھتی رہی

"ویسے ایک راستہ اور بھی ہے تمہارے پاس...؟"کچھ دیر بعد دعان نے کہا

"میرے ڈیڈ کا آدھا وجود مر چکا ہے دعان... باقی آدھا میں تمہارے ساتھ بھاگ کر قتل نہیں کروں گی" وہ دھیرے سے کہہ کر لیپ ٹاپ بند کر گئی تھی

....

"کہاں ہو...؟" وہ اپنے آفس میں تھا جب اسے نوریہ کی آواز آئی

"آفس میں..." وہ کہہ کر پھنس گیا

"اوکے... لائیو لوکیشن سینڈ کرو, میں آ رہی ہوں" اس نے کہہ کر کال کاٹ دی, احمر سٹپٹا کر اٹھا تھا, اسے لوکیشن سینڈ کرتا ہوا وہ باہر نکلا, ملائکہ اپنے کیبن میں بیٹھی تھی

"مس ملائکہ...." وہ حواس باختہ سا اس کے کیبن میں داخل ہوا

"کیا ہوا سر...؟" وہ ایک دم. کھڑی ہو گئی

"نوریہ یہاں آ رہی ہے... آپ پلیز گھر چلی جائیں, صبح آ جانا" احمر نے کہا, ولید بھی چھٹی پر تھا

"لیکن یہ ساری فائلیں..." ملائکہ بھی یکدم بوکھلا گئی

"ملائکہ صبح کر لینا پلیز... ابھی گھر چلی جائیں, جلدی کریں, میرا ڈرائیور آپ کو چھوڑ..." ملائکہ نے اس کی بات کاٹ دی

"نہیں میں خود چلی جاؤں گی... مجھے بچوں کو سکول سے لینا ہے,گھر جا کر واپس نہیں آیا جائے گا" وہ اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے بولی اور باہر نکل گئی, احمر کی سانس میں سانس آئی تھی

کچھ دیر بعد ہی نوریہ اس کے سامنے تھی, احمر نے اس کے لئے چائے منگوالی

"تو پھر کیا سوچا تم نے؟" نوریہ نے کہا,احمر فوری طور پر جواب نہیں دے سکا

"ایک بات پوچھوں؟" احمر کچھ دیر بعد بولا

"تم میرے اور ملائکہ کے نکاح نامے کا کیا کرو گی؟" اس نے پوچھا

"تمہارا کیا خیال ہے میں کیا کروں گی؟" نوریہ نے کہا

"بلیک میلینگ..." احمر نے کندھے اچکائے,نوریہ ہنستی چلی گئی

"بڑے تیز ہو تم..." وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی, احمر چپ رہا

"تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو نا احمر....؟" اس نے پوچھا

"ہاں..." وہ بولا

"ہر قیمت پر...؟" اس نے پھر پوچھا

"ہاں..." احمر نے کہا

"توبس پھر یوں سمجھو کہ تمہارا اور ملائکہ کا سابقہ ریلیشن... میرے اور تمہارے آئندہ ریلیشن کی ایک چھوٹی سی قیمت ہے "نوریہ نے کہا

"تم مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتی ہو؟" احمر نے پوچھا

"کیونکہ میرے ڈیڈ یہ چاہتے ہیں..."نوریہ نے کہا

"اور تم...؟"

"وہ شاید بالکل بھی اہم نہیں ہے" نوریہ چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولی تھی, احمر نے بھی اپنا کپ اٹھا لیا

"دیکھو نوریہ ... میں کوئی بچہ تو ہوں نہیں جو اتنا نہ سمجھ سکوں کہ تم مجھے استعمال کر رہی ہو... لیکن کیوں...؟ یہ مجھے نہیں پتہ..." احمر نے کہا

"بالکل ویسے ہی احمر حافی جیسے تم مجھے استعمال کر رہے ہو, جیسے تم مجھ سے شادی کرنے پر بضد ہو, لیکن کیوں... مجھے نہیں پتہ..." وہ کہتی چلی گئی, احمر نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے نوریہ کمال... لیکن ایک شرط پر..." وہ تھوڑا سا آگے کو ہوا

"میں تمہیں وہ نکاح نامہ اس دن دوں گا... جس دن میرا اور تمہارا نکاح ہو گا... منظور ہے...؟؟؟" وہ دھیرے سے بولا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نور یہ بس اس کی آنکھوں میں جھانکتی رہ گئی تھی

....

وہ دونوں بچوں کو سلا کر اندر آ گئی, کچن سمیٹنے والا تھا, سارا کام ختم کر کے وہ کمرے میں آ گئی, ان دنوں وہ شدت سے کسی نئی نوکری کی تلاش میں تھی, ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی جب فریال پانی پینے اٹھی اور کمرے کی لائیٹ جلتی دیکھ کر ادھر ہی آ گئی

وہ بی ایس کر رہی تھی

"کیا کر رہی ہیں بھابھی؟" وہ اس کے ارد گرد اخباروں کے پلندے دیکھ کر حیران رہ گئی

"کوئی نوکری دیکھ رہی ہوں..." اس نے ایک اخبار پر سرکل کیا تھا

"کیوں...؟ نوکری مل تو گئی ہے آپ کو؟" فریال حیرانی سے بولی

"وہ نوکری نہیں نری ذلالت ہے فریال... سراسر عزت کا سودا ہے وہ, مجھے جیسے ہی کہیں اور نوکری ملی... میں وہ چھوڑ دوں گی" وہ دھڑا دھڑ ایڈز سرکل کرتی جا رہی تھی

"بھابھی..." فریال تھوڑا آگے کو ہوئی

"ویسے اب کیا کرے گا وہ؟" اس نے پوچھا

"خدا جانے..." ملائکہ نے کندھے اچکائے

"نکاح نامہ کہاں سے لائے گا؟" فریال کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی

"تمہیں کیا لگتا ہے اس جیسے بگڑے ہوئے امیر زادے کے لئے ایک جھوٹا نکاح نامہ تیار کروانا کوئی مشکل ہے...؟ میں چاہے اسے سو بار انکار کروں... وہ پھر بھی وہی کرے گا جو اس کی مرضی ہے... میں کیا بگاڑ لوں گی اس کا اگر وہ میرے علم میں لائے بنا میرا نام ایک جھوٹے نکاح نامے پر لکھوا لیتا ہے تو...؟ کچھ بھی نہیں... کون سنے گا میری... یہاں تو بھوک پوری نہیں ہوتی تو... کورٹ کچہری تو دور کی بات ہے" ملائکہ کہتی چلی گئی

"ہائے بھابھی... اگر واقعی اس نے ایسا کر دیا تو...؟" فریال پریشان ہو گئی تھی

"اسی لئے تو میں جلد از جلد کہیں اور نوکری ڈھونڈنا چاہ رہی ہوں... جیسے ہی نوکری ملی... ہم یہ گھر بھی چھوڑ دیں گے, پھر تا رہے گا پھر مارا مارا... اور پتہ ہے فریال... وہ امریکن لڑکی بھی احمر کے ساتھ گیم کھیل رہی ہے, یقیناً اس کا امریکہ میں کوئی چکر وکر چل رہا ہو گا" وہ بیچارہ ستی پڑی تھی

"صحیح کہہ رہی ہیں آپ... میں بھی کہیں پارٹ ٹائم جاب ڈھونڈتی..." ملائکہ نے اس کی بات کاٹ دی

"نہیں... تم پہلے اپنا بی ایس مکمل کرو, آدھی ادھوری پڑھائیوں کے ساتھ نری خواری ہے فریال... اور کچھ بھی نہیں" وہ بولی تھی

فریال بس سر ہلا کر رہ گئی

....

کلیم حافی کی کال تھی

احمر لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھا تھا...اس سے ذرا پیچھے احسن کی شکل نظر آ رہی تھی

"علی کہاں ہے ؟"انہوں نے پوچھا

"آپ کو نہیں پتہ ڈیڈ...اس کے سی ایس ایس کے پیپرز ہونے والے ہیں...اسلئے اب وہ بس ویک اینڈ پر ہی آتا ہے" احسن نے ہنستے ہوئے کہا

"سی ایس ایس...وہ تو ابھی..."احمر نے اسے کہنی ماری تھی

"اس کے ون کلاس کے پیپرز ہو رہے ہیں ڈیڈ...اور انصر بھائی کو یوں لگ رہا ہے جیسے وہ سی ایس ایس کر رہا ہو"وہ بولا,کلیم حافی مسکرا کر رہ گئے

"نوریہ سے ملاقات ہو گئی احمر...؟"وہ اصل مدعے پر آئے

"جی ڈیڈ..."احمر کا رنگ ہلکا سا اڑا تھا

"تو پھر...کہا کہتی وہ؟"انہوں نے پوچھا

"مجھے کیا پتہ ڈیڈ...وہ جو بھی کہے گی اپنے ڈیڈ کو ہی کہے گی"وہ بولا,انہوں نے سر ہلا دیا

"ڈیڈ..."وہ چند لمحوں بعد بولا

"ڈیڈ اگر مجھے تھوڑا وقت مل جاتا تو...؟ "

"کس چیز کے لئے...؟" انھوں نے پوچھا

"انڈر سٹینڈنگ کے لئے ڈیڈ..." وہ بولا

"کتنا وقت؟" وہ پھر بولے

"کچھ مہینے "... احمر کی آواز اس کے گلے میں ہی اٹک گئی تھی

"احمر..." انھوں نے اسے پکارا, احمر سکرین کی طرف دیکھنے لگا

"تو شادی کرے گا نا اس سے؟" وہ پوچھ رہے تھے, لجہ بڑا غیر مطمئن سا تھا, احمر گنگ رہ گیا

"پانچ سال کم تو نہیں ہوتے احمر..." وہ کہتے جا رہے تھے اور احمر...

اس کی سماعتوں میں چیخ و پکار کر باز گشت جاری تھی

"احمر..." وہ اسے بلا رہے تھے

"احمر بھائی..." احسن نے اس کا کندھا ہلایا

"جی ڈیڈ... مم... مجھے کوئی اعتراض نہیں... میں کروں گا نوریہ سے شادی" وہ کہہ کر اٹھ گیا تھا

کمال نیازی نے ہلکی سی دستک دیکر دروازے پہ دباؤ ڈالا تھا۔ دروازہ کھلتا چلا گیا تھا۔ کسیلے سے دھوئیں کے مرغولے نے انکا استقبال کیا تھا۔ انکے چہرے پہ ناگواری کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

وہ ہولے سے کھنکارے۔ نیم اندھیرے میں بھی وہ سرمئی دھوئیں کے بادل دیکھ سکتے تھے۔

"دعان؟؟؟؟"

"جی باس"

بستر پہ حرکت ہوئی اور اس ہیولے نے اٹھ کر بٹن دبایا۔ کمرے میں روشنی پھیل گئی تھی۔ وہ انکے سامنے تھا۔ ماتھے پہ بکھرے اسکے بال اور نشے میں ڈوبی ہوئی آنکھیں جن میں لال ڈورے تیر رہے تھے۔ انہوں نے اسے بغور دیکھا جواب صوفے پہ بکھرا پھیلا واسمیٹ کر انہیں بیٹھنے کو کہہ رہا تھا۔

"بیٹھیں باس۔"

وہ آہستہ آہستہ چلتے صوفے تک پہنچے تھے۔

"آپ نے زحمت کیوں کی، مجھے بلوا لیتے، میں آفس آجاتا۔۔۔۔"

انہوں نے لمبی سانس بھری

"پیاسا ہی کنویں کے پاس آیا کرتا ہے دعان، یہی روایت ہے"

وہ زرا رکے اور سر جھٹکا۔ وہ دھواں کوکین سے اتنا آلودہ تھا کہ وہ چکرا کر رہ گئے تھے۔

"چائے، کولڈ ڈرنک، کیا لیں گے باس؟؟؟؟؟"

وہ انٹر کام کا ریسیور کان سے لگائے پوچھ رہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اپنی بیٹی"

وہ ان نشے میں ڈوبی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے تھے۔ وہ بہت دیر تک خاموش انہیں دیکھتا رہ گیا

"مجھے میری بیٹی واپس چاہئیے دعان، میری نوریہ۔"

"باس آپ۔۔۔۔۔"

"کوئی ڈرامے بازی، کوئی جھوٹ سچ نہیں دعان۔ بزنس کی بات بزنس تک، یہ طے ہوا تھا۔ نوریہ کو اس سب میں شامل مت کرو، میں یہ برداشت نہیں کروں گا۔ یہ بات تمہیں اچھی طرح پتہ ہے کہ تم کسی صورت اسکے قابل نہیں ہو"

وہ ریسیور رکھ کر سیدھا ہو چکا تھا۔

"اس سے دور رہو، اتنی دور کہ وہ چاہے بھی تمہیں مل نا پائے۔"

"اور محبت ؟؟؟؟؟"

وہ فوراً بولا

"میں تو چلیں دنیا بھر کا جھوٹا اور بدمعاش ہوں، وہ جو کہتی ہے مجھ سے محبت کرتی ہے ؟؟؟؟ اسکا کیا باس ؟؟؟؟؟"

"وہ تمہاری دردِ سری نہیں ہے"

وہ دوٹوک لہجے میں بولے تھے۔بہت سارے لمحے خاموشی سے گزر گئے تھے۔

"میں نے نوریہ کی شادی طے کر دی ہے دعان"

خاموشی کا ایک لمبا وقفہ پھر سے گفتگو میں آیا تھا۔

"ہم دونوں ایک دوسرے کے لئیے لازم وملزوم ہیں، میوچلزم ہمارے سروائول کی بنیاد ہے، یہ مانتا ہوں۔میں تمہیں ایکسپوز نہیں کر سکتا اور تم مجھے ڈبل کراس نہیں کرسکتے۔یہ ہمارا دھندا ہے یہ ہمارا بزنس ہے تو اسے ایسے ہی چلنے دو۔"

وہ زرا رکے اور اسے بغور دیکھا

"لیکن ایک بات یاد رکھنا۔نوریہ مجھے ہر شے سے عزیز ہے۔یہ بزنس، دولت، ہیرے، ڈرگز سب بے معنی ہیں جب بات میری بیٹی کی ہو۔اور اس کی بھلائی کے لئیے میں ہر حد تک جاؤں گا دعان۔یاد رکھنا"

ملائکہ نے اسے بغور دیکھا جو اپنی بات کہہ کر سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"یہ کونسی گیم ہے جو آپ سب مل کر کھیل رہے ہیں؟؟؟ یاخدا یہ کیسی مشکل میں پھنس گئی ہوں میں۔۔۔"

وہ زِچ ہو گئی تھی۔ اسے صاف انکار کرتی تو نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھتی، اسکی بات مان لیتی تو ویسے ضمیر کی عدالت میں مجرم ٹھہرتی۔

"اس سے پوچھا آپ نے کہ کیوں وہ ایسی فضول شرط رکھ رہی ہے؟؟؟؟"

وہ ہولے سے کھنکارا

"ملائکہ سارے سوال جواب ہو چکے، کھیل سمجھو، شرط سمجھو، جو بھی سمجھو لیکن اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ وہ یہی چاہتی ہے، اب آپ بتاؤ آپ یہ کرنا چاہتی ہو کہ نہیں؟؟؟؟؟"

اس نے احمر کو بغور دیکھا اور سوچا

"میرا نہیں کہنا مجھے کس مصیبت میں گرفتار کر سکتا ہے مجھے پتہ ہے"

اس نے لمبی سانس بھری تھی۔

"ٹھیک ہے، یہ ایسے ہو گا تو ایسے سہی۔ اتنے دنوں کی یہ بیکار کی تُوتُو میں میں، فضول کی شورش اور اب انت ہو ہی جائے۔"

وہ زرا رکی

"میں تیار ہوں، جو ہو گی دیکھی جائے گی۔ لیکن میری بھی کچھ شرائط ہیں"

احمر نے سر پکڑ لیا۔

)ہاں ہاں ہر کتے کا دن آتا ہے، سب ہی شرطیں شرطیں کھیل رہے ہو، میڈم تم بھی سہی(

"نکاح نامہ سچا ہو گا لیکن ہمارے رشتے کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔ آپکا مجھ پہ یا میرے بچوں پہ کوئی اختیار نہیں ہو گا اور یہ بات آپ مجھے تحریری لکھ کر دیں گے۔ طلاق کا حق میرے پاس رہے گا اور میں جب چاہے اسے ختم کر سکوں گی"

احمر نے دونوں ہاتھ بلند کیئے

"فیئر انف"

نوریہ کہنوں کے بل بازو کھڑے کیئے، ہاتھوں کے کٹورے میں چہرہ رکھے سامنے سکرین کو دیکھ رہی تھی۔ وہ جو دل میں بستا تھا، وہ جو سات سمندر پار بستا تھا، وہ یہ سامنے تھا۔ نزدیک اتنا کہ درمیان بس سکرین تھی پر دور اتنا کہ بیچ میں سات سمندر تھے۔

"میں نے کہا تھا میں بدل جاؤں گا۔ بس کہا نہیں تھا، وعدہ کیا تھا۔ وعدہ مطلب قسم کھائی تھی۔ وہ جیسے پڑھتے ہیں ناں لا الہ الا اللہ، اتنا سچا وعدہ"

"مجھے پتہ ہے دعان"

وہ فوراًبولی تھی۔

"مجھے پتہ ہے تم بدل جاؤ گے۔ پر یہ بدلنا سدھرنا اور سیدھ چن لینا، کس نے کہا تم سے ؟؟؟ کلمہ پڑھ کر بتانا میں نے کہا تم سے کہ تمہاری ٹیڑھ میرے دل میں تمہاری قدر کم کرتی ہے ؟؟؟؟"

وہ زرا رکا

"لیکن میں ٹیڑھا ہوں نوریہ اور بے بس بھی۔۔۔۔"

وہ سانس لیکر رہ گئی

"بے بس تو میں ہوں۔۔۔۔"

اسے بغور دیکھتی، اسکے ماتھے پہ بکھرے بالوں تلے دفن زخم کے نشان کو کھوجتی، وہ اپنی بے بسی پہ اداس تھی۔

"وہ چاہتے ہیں میں تم سے کہوں مجھے بھول جاؤ۔ ایک بار پھر سے۔۔۔۔۔"

وہ خاموش رہ گئی

"مجھے بھول جاؤ نوریہ" !

انصر نے ایک نظر اس کارڈ پہ ڈالی اور اسکے چہرے پہ استہزائیہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ اس نے جتاتی ہوئی نظروں سے باپ کو دیکھا تھا۔

"مجھے یاد پڑتا ہے میری آپ سے آخری دفعہ بات ہوئی تھی تو آپ مجھے احمر کو نوریہ سے شادی پہ راضی کرنے کے لیئے کہہ رہے تھے۔یوں جیسے وہ میرے کہے بغیر ہر گز ہر گز اس سے شادی نہیں کرے گا اور اب۔۔۔۔۔"

اس لیے وہ کارڈ میز پہ ڈال دیا

"آپ میرے پاس یہ لیکر آئے ہیں۔ویری ویل پلیڈ ڈیڈ"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئے

"ویل، آپکو بہت بہت مبارک ہو کہ آپکا ہونہار بیٹا شادی کرنے جارہا ہے۔میری طرف سے ڈھیروں دعائیں"

"یہ دعائیں تم خود اسے مل کر، گلے لگا کر دو گے"

وہ زور سے ہنس پڑا

"واؤ،ویری فلمی"

وہ سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھتے رہے۔اسے بھی سنجیدہ ہونا پڑا تھا۔

"آپ جانتے ہیں یہ ممکن نہیں۔میں ہر گز ہر گز وہاں نہیں آؤں گا اور نا ہی اسکی کبھی شکل دیکھوں گا "

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"لیکن کیوں؟؟؟؟"

"کیوں؟؟؟؟؟ یہ آپ پوچھ رہے ہیں کیوں؟؟؟؟؟"

وہ ترخ کر بولا تھا۔

" چلیں یہ بھی میں بتا دیتاہوں کیوں۔شائد آپ بھول گئے ہیں تو میں یاد کروا دیتاہوں کہ کیوں۔۔۔۔ "

وہ زرا رکا

"اس لیئے کہ آپ کے بیٹے نے میری بیوی کو ورغلایا،میری بیوی جس سے میں بے تحاشا محبت کرتا تھا اور وہ بھی مجھے ٹوٹ کر چاہتی تھی۔ناصرف ورغلایا بلکہ اسکے ساتھ زبردستی بھی کی۔اسکا نتیجہ کیا نکلا ؟؟؟ آپکو نہیں یاد؟؟؟؟ چلیں یہ بھی سہی۔۔۔۔اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ گناہ کی پیداوار۔۔۔۔۔۔۔"

"انصر۔۔۔۔۔" !!!!!

وہ پوری قوت سے دہاڑے تھے۔لمحوں میں انکا چہرہ تمتما اٹھا تھا۔وہ یکدم چپ ہو گیا تھا۔اسے شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جلتے رہو اپنی اپنی انا اور اپنی اپنی نفرت کی آگ میں۔پچھتاؤ گے،پچھتاؤ گے ایک دن کہ جب باقی بس راکھ رہ جائے گی۔"

وہ کہہ کررکے نہیں تھے۔

وہ ہال سنہری روشنیوں سے بھرا ہوا تھا۔

اے سی کی خنکی، گلاب کی بھینی سی مہک، دھیمی سی موسیقی، کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو۔۔۔جہاں

"احمر حافی ولد کلیم حافی، کیا آپکو نور یہ کمال ولد کمال نیازی سے بعوض ایک لاکھ روپے سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟؟"

احمر نے ایک لمحے کو آنکھیں موند لیں۔ ذہن دو دن پیچھے چلا گیا جب وہ ملائکہ کے ساتھ نکاح خوان کے سامنے بیٹھا تھا اور وہی سوال پوچھا جا رہا تھا۔

"بدکرداروں کے لیئے بدکرداری ہی اوڑھنا بچھونا ہوتی ہے۔ انہیں پاک رشتوں سے کچھ لینا دینا ہی نہیں ہوتا ہے۔ تو، تو بھی ان میں سے ہی ہے۔۔۔"

"قبول ہے"

اس نے ہولے سے کہا اور خود کو ملائکہ کے ساتھ نکاح نامے پہ دستخط کرتا پایا تھا۔

"احمر حافی ولد کلیم حافی، کیا آپکو نور یہ کمال ولد کمال نیازی سے بعوض ایک لاکھ روپے سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟؟"

"محبت ہے نا ہی ضرورت، گرین کارڈ چاہیئے نا ہی اسکی دولت، اسکے باپ کا دباؤ ہے اور نا ہی تیرے باپ کا، پھر بھی اس شادی کے لیئے اتنا اتاؤلا پن، کیوں احمر؟؟؟؟؟؟"

اس نے لمبا سانس بھرا

"قبول ہے"

وہ نکاح نامہ اس نے کل ہی تو نوریہ کو دیا تھا۔ وہ جو رشتہ سچا تھا پر جھوٹ پہ مبنی تھا۔ وہ جو تحریر سچی تھی پر تاریخ جھوٹ تھی۔

"میں نے تم پہ اعتبار کر کے یہ تمہیں دیا ہے نوریہ۔ مجھے یقین ہے تم میرے اعتبار کو ٹھیس نہیں پہنچاؤ گی۔ اسے اپنے پاس رکھنے کا مقصد کوئی بھی ہو، وہ شرط رکھنے کا مطلب کچھ بھی ہو، مجھے یقین ہے مجھے تم سے شادی کرنے کے فیصلے پہ پچھتانا نہیں پڑے گا۔۔۔"

"احمر حافی ولد کلیم حافی، کیا آپکو نوریہ کمال ولد کمال نیازی سے بعوض ایک لاکھ روپے سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟؟"

وہ واپس حال میں آیا تھا۔ وہ اس ہال میں واپس آیا تھا۔ وہاں جہاں اے سی کی خنکی، گلاب کی بھینی سی مہک، دھیمی سی موسیقی، کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

"قبول ہے"

اس نے لاشعور میں سلگتا وہ منظر دیکھا تھا۔ دھوئیں میں کہیں بہتا خون اور چیخیں۔

انصر نے اس آنیوالی لڑکی کو بغور دیکھ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ اپنی فائل اسکے سامنے رکھ کر، اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھ گئی تھی۔

"فریال ارشاد"

اس نے وہ نام پڑھا اور اسکی سی وی پہ نظریں دوڑائیں

"ابھی تو تعلیم ادھوری ہے آپکی"

"جی"

"کنٹینیو ہے یا چھوڑ دی؟؟؟"

"ابھی جاری ہے سر"

"تو جاب کی کیا ضرورت پڑ گئی؟؟؟؟"

"فیملی سپورٹ کرنا چاہتی ہوں سر۔ پیرینٹس فوت ہو چکے ہیں، بھابھی کے ساتھ رہتی ہوں"

انصر نے ہنکارہ بھرا اور اس سے دو تین مزید سوال پوچھے۔

"ہم آپکو بتا دیں گے مس فریال اگر ہمیں آپکی ضرورت ہوئی تو۔۔۔"

اگلی شام فریال کو وہ پیغام موصول ہوا تھا۔ وہ اس پوسٹ کے لئیے سلیکٹ کرلی گئی تھی۔

"شادی مبارک"

نوریہ کو پیغام نکاح کے کچھ ہی دیر بعد دعان کی طرف سے ملا تھا اور تب سے اب تک وہ اسے کئی بار پڑھ چکی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے یہ نکاح ایک کاغذی تعلق سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ یہ تمہیں وقت دینے کے لئیے میری طرف سے ایک جھد ہے۔ میرے لئیے یہ ایک قید ہے، ایسی قید جس سے نکلنے کی تدبیر میں پہلے سے سوچ چکی ہوں۔۔۔"

ملائکہ اور احمر کا نکاح نامہ وہ محفوظ کرچکی تھی۔ نکاح کے بعد وہ رخصت ہو کر احمر کے گھر آچکی تھی۔

اب وہ عروسی لباس میں ملبوس، اسکے کمرے میں تھی۔ بستر کے ارد گرد خوبصورت پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔ اس پرسکون سی فضا میں وہ دوزانو بیڈ پہ بیٹھی آگے کا لائحہ عمل تیار کر رہی تھی جب دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ احمر اندر داخل ہوا تھا۔

سیاہ شیروانی میں ملبوس، سلیقے سے بنے بال جو اب سارے دن کی تکان کے بعد ماتھے پہ بکھرنے لگے تھے۔

"اور اگر یوں ہوا کہ مجھ تک آنے کے لیئے تم جس راستے پہ نکلی ہو اس نے تمہیں بھٹکا دیا تو؟؟؟؟؟؟؟
"

اسکے کانوں میں بازگشت ہوئی تھی۔

"میرے دل میں جھانک کر دیکھا ہے تم نے دعا ن۔ تمہیں پتہ ہے وہاں بس تم ہی ہو"

احمر اب اسکے سامنے، بیڈ پہ پیر لٹکائے بیٹھ گیا تھا۔ اس پہ نظر پڑی تو دھیمے سے مسکرایا تھا۔

"آج تو میں ہوں، کل میں نا رہا تو؟؟؟؟؟ تم نے اپنے دل سے دربدر کر ڈالا تو؟؟؟؟ کل تم نے اپنے دل کی سلطنت کسی اور کو سونپ دی تو؟؟؟؟؟"

احمر ہولے سے کھنکارا تھا۔

"میرا دوست اور بزنس پارٹنر ہے ولید۔ اس نے مجھ سے کئی بار پوچھا کہ میں تم سے شادی کیوں کرنا چاہتا ہوں۔ تمہاری شرط سننے کے بعد بھی، یہ جاننے کی بعد بھی کہ تمہیں مجھ میں دلچسپی ہے اور نا ہی محبت۔ یہ پتہ ہونے کے بعد بھی کہ شرطیں جب رشتوں کی بنیاد ہوں تو وہ صادق نہیں ہوتے ہیں۔ پھر بھی میں نے تم سے ہی شادی کیوں کی۔۔۔۔۔"

وہ ذرا رکا۔ تبھی اسکا فون بجا تھا۔ احمر نے دیکھا، ملائکہ کی کال تھی۔ وہ اس سے معذرت کرتا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل کر فون کان سے لگایا۔ وہ دوسری طرف پریشان رو رہی تھی۔

"ہیلو...ملائکہ کیا ہوا؟؟؟"وہ ٹیرس پر نکل آیا تھا

"احمر پلیز آپ تھوڑی دیر کے لئے گھر آجائیں, فریال کا کچھ پتہ نہیں چل رہا" ملائکہ نے بمشکل اپنے آنسوؤں پر کنٹرول کیا تھا

"کیا مطلب...؟ کہاں گئی وہ؟؟؟"احمر یکدم پریشان ہو گیا

"خدا جانے...روزانہ کالج سے دو بجے تک واپس آجاتی ہے لیکن آج نہیں آئی, میں نے اپنے طور پر ممکن کوشش کرلی ہے لیکن اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا...احمر پلیز میری مدد کریں..." ملائکہ کہتی چلی گئی

"اچھا آپ پلیز روئیں نا...میں آرہا ہوں "وہ کہہ کر واپس اندر آگیا

"نوریہ ایم سوری...ایک بہت ضروری کام ہے میں بس تھوڑی دیر تک آرہا ہوں" وہ اپنی پینٹ شرٹ نکالتے ہوئے واش روم میں گھس گیا

نوریہ کے لبوں پر کھیلتی خفیف سی مسکراہٹ اسے نظر ہی نہیں آئی تھی, تبھی اس کے موبائل کی سکرین روشن ہوئی

دعان کا میسج تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے؟"نوریہ نے واش روم کی طرف دیکھا, احمر چینج کر کہ باہر نکل آیا تھا

"کہاں ہے وہ...؟"اس نے ٹیکسٹ کیا

"میں بس ابھی آیا..."احمر اپنی جیکیٹ پہن کر کمرے سے باہر نکل گیا

"وہ تمہارا درد سر نہیں ہے..."جلد ہی جواب آگیا

"اپنے آدمی سے کہو اسے تھوڑی دیر بعد گھر چھوڑ دے..."اسے ٹیکسٹ کرتے ہوئے وہ بستر سے اتر گئی, لب مسلسل مسکرا رہے تھے

"تمہارے ساتھ رہتے ہوئے میں سدھروں نہ سدھروں...میرے ساتھ رہتے رہتے تم ضرور بگڑ جاؤ گی"وہ جوابی میسیج پڑھ کر زور سے ہنسی تھی

کپڑے چینج کر کے وہ باہر نکلی, بالوں کو فولڈ کر کے کیچر لگایا اور لائیٹ آف کرتے ہوئے کمبل میں گھس گئی

احمر نے تو اب کسی صورت ایک دو بجے سے پہلے نہیں آنا تھا

اور ایسا ہی ہوا...وہ ملائکہ کے گھر پہنچا تو اس کا رو رو کر برا حال تھا, فریال کی کسی دوست کو بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا, ناچار احمر نے ولید کو بلایا

"تھانے رپورٹ کرنی پڑے گی...خدا نہ کرے اغواء نہ ہو گئی ہو..."ولید نے کہا

"اغواء..."ملائکہ کی سٹی گم ہو گئی

"ملائکہ آپ بچوں کے پاس رہیں, ذرا دھیان سے... کوئی انجان کال آئے تو مجھے فوری طور پر بتایئے گا, میں اور ولید رپورٹ لکھوا کر آتے ہیں" احمر نے کہا, ملائکہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ دونوں پولیس سٹیشن سے باہر نکلے, ابھی احمر نے گاڑی سٹارٹ ہی کی تھی کہ ملائکہ کی کال آ گئی

"فریال گھر آ گئی ہے احمر" ...

....

اس کا زوردار طمانچہ فریال کے چودہ طبق روشن کر گیا

"تم پچھلے ایک ہفتے سے کالج جانے کی بجائے کہیں نوکری کرنے جا رہی ہو اور مجھے بتایا ہی نہیں..."

ملائکہ کی آواز اونچی ہو گئی, شاید ہی اس نے کبھی فریال پر ہاتھ اٹھایا ہو, اس کی دونوں آنکھیں لبالب بھر گئیں

"میں نے کہا تھا نا فریال کے پہلے پڑھائی پوری کر لو, میں ہوں نا در در کی ٹھوکریں کھانے کے لئے, کونسی ایسی ضرورت ہے جو میں نے پوری نہیں کی...؟؟؟" وہ اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی

"بھابھی میں نے سوچا کہ میں آپ کی تھوڑی مدد..." فریال کی بات بیچ میں ہی رہ گئی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یہ مدد ہے تمہاری... صبح آٹھ بجے کی گھر سے نکلی تم رات کے ایک بجے گھر آ رہی ہو یہ مدد ہے تمہاری..." فریال چنگھاڑ کر بولی

"بھابھی میں تو تین بجے ہی فارغ ہو گئی تھی لیکن... گھر آنے کے لیے رکشے میں بیٹھی اور... اس کے بعد مجھے کچھ ہوش نہیں رہا, مجھے یوں لگا جیسے کسی نے مجھے زبردستی بے ہوش کر دیا ہو" فریال کے کہتے ہی ملائکہ دن بخود رہ گئی, وہ تو ابھی تک یہ ہی سمجھے جا رہی تھی کہ شائد فریال کوئی اوور ٹائم لگ آ کر آئی ہے

"زبردستی بے ہوش..." اس سے بولا ہی نہ گیا

"مجھے بس یہ یاد ہے کہ کوئی مجھے گھر چھوڑ گیا... خدا جانے کون...؟؟؟" فریال اس کے اوسان خطا کرتی جا رہی تھی

"یا خدا... فریال تمہیں کسی نے... اغواء کر لیا تھا...؟؟؟" وہ نیچے کو بیٹھتی چلی گئی, فریال ایک طرف مجرم سی بنی کھڑی تھی

"میں نے کہا تھا نا فریال کے گھر سے کالج اور کالج سے گھر... بس اور کہیں نہیں جانا, دنیا درندوں کی طرح گھات لگائے بیٹھی ہوتی ہے, کب کون جال میں پھانس لے کوئی پتہ نہیں... فریال میری جان...." اس نے فریال کا ساکت سا وجود خود سے لگا لیا

"فریال میں نے اپنے آپ سے عہد کیا تھا کہ تیری عزت پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گی... خدا کے لئے مجھے میرا عہد پورا کرنے دو, جب تک میں زندہ ہوں تب تک تم لوگوں کی ساری ضرورتیں میں ہی پوری کروں گی چندا... کوئی نوکری نہیں کرنی تجھے, کوئی ضرورت ہی نہیں ہے" وہ اسے خود سے لگائے کہتی چلی گئی, فریال بے آواز رو رہی تھی

....

"چاچو یار اٹھ بھی جائیں... نہیں تو اب کی بار دادا ابو خود اوپر آجائیں گے" علی کوئی چوتھی دفعہ اسے اٹھانے آیا تھا, نوریہ اس سے پہلے ہی نیچے ناشتے کی میز پر پہنچ چکی تھی, وہ بیچارہ بمشکل نیند میں جھولتا ہوا اٹھا اور واش روم میں گھس گیا

فریش ہو کر نیچے اترا تو کلیم حافی اپنی کرسی پر موجود تھے, ان کے بالکل ساتھ والی کرسی پر نوریہ بیٹھی ہوئی تھی, وہ بس ایک نظر اسے دیکھ کر سلام کرتا ہوا عین اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

"اب تو اپنی عادتیں سدھار لے احمر... اب تو بیوی والا ہو گیا ہے تو..." کلیم حافی نے اس پر چوٹ کی تھی

"کیوں نوریہ... سدھار لو گی نا اسے؟؟؟" وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہے تھے, نوریہ بس دھیمے سے مسکرا کر رہ گئی

"اوئے تیرے سی ایس ایس کے پیپرز ختم ہو گئے؟؟؟"انہوں نے علی کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا

"دادا ابو یار...پاپا تو مجھے سانس بھی نہیں لینے دیتے, یہاں آتا ہوں تو میری جان میں جان آتی ہے" علی نے کہا

"انصر بھائی نہیں آتے یہاں...؟"نوریہ جب سے پاکستان آئی تھی آج پہلی بار اس نے انصر کا پوچھا تھا

"آتا ہے... کبھی کبھار..."کلیم حافی نے کہا

"کہتا ہے یہاں سے حوریہ کی یادیں وابستہ ہیں...یہاں آتا ہوں تو پھر کئی دنوں تک سو نہیں پاتا"کلیم حافی نے کہا, نوریہ نے بس سر ہلا دیا تھا

"اچھا سنو...اب تم دونوں آپس میں ڈیسائڈ کر لو کہ ہنی مون پر کہاں جانا ہے...؟؟؟ ٹکٹس میں کروا دوں گا...خوب انجوائے کرنا, اوکے...؟؟؟"وہ ان دونوں سے پوچھ رہے تھے

دونوں ہی ان کی بجائے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

....

دن کا ایک بج رہا تھا جب وہ اس تین منزلہ عمارت کے سامنے اتری...پسینے میں شرابور وہ اندر داخل ہوئی تھی

"مسٹر انصر کا آفس کس طرف ہے؟"س نے پوچھا

"تھرڈ فلور..." وہ پسینہ صاف کرتی ہوئی اوپر آ گئی

"مسٹر انصر سے ملنا ہے... پلیز" اس نے چپڑاسی سے کہا, سیکریٹری کی سیٹ خالی پڑی تھی, وہ سر ہلا کر اندر چلا گیا, کچھ دیر بعد باہر آیا اور اسے اندر جانے کا اشارہ کیا

"جی فرمائیں..." وہ انداز سے ہی بہت مصروف نظر آ رہا تھا

"سر آپ نے ایک ہفتہ پہلے فریال ارشاد کو یہاں جاب پر رکھا تھا... میں اس کی بہن ہوں" اس نے تعارف کروایا, انصر ایک دم چونکا

"وہ دو دن سے غائب ہے... نوکری لینے کا شوق ہوتا ہے بس... بیٹھیں آپ..." انصر اس پر چڑھ دوڑا, وہ بادل نخواستہ سی کرسی پر بیٹھ گئی

"میں نے صرف اسلئے اسے یہ نوکری دی تھی کہ وہ شکل سے مجھے ذرا ضرورت مند لگی تھی, اس سے پہلے ہزاروں ماڈرن لڑکیوں کو میں یہ جاب دے کر بھر پایا لیکن..." ملائکہ نے بڑی ہمت سے اس کی بات کاٹ دی

"سر ایم سوری ٹو سے بٹ... پرسوں یہاں سے واپسی پر اس کا کافی خطرناک ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا, چل پھر بھی نہیں سکتی... بس اسی لئے نہیں آ رہی" اس کی بات سنتے ہی انصر کے چہرے کے تاثرات یکلخت نرم پڑ گئے

"اوہ" ...

"ابھی بھی ہاسپٹلائزڈ ہے... میں اس کی لیو ایپلیکیشن ہی دینے آئی تھی" ملائکہ نے کہا

"لیکن مس ملائکہ... میں اتنے دن یہ سیٹ خالی افورڈ نہیں کر سکتا..." انصر نے کہا

"آپ پلیز اس کی ایک ہفتے کی سیلری لے جائیں اور بس... ایم سوری" انصر نے ایپلیکیشن اسے واپس کرتے ہوئے کہا تھا

"سر اگر آپ برا نہ منائیں تو ایک ریکوئسٹ ہے میری..." ملائکہ نے ہمت باندھی تھی

"جی عرض کریں..." وہ بولا, انداز ایسا لٹھ مار کہ ایک لمحے کو تو وہ بیچاری ڈگمگا گئی

"سر میرا چار سال کا تجربہ ہے انٹر لوپ میں اسسٹنٹ آپریٹر کا... اور دو سال بلال ٹریڈرز میں کام کیا ہے... یہ میری سی وی ہے, اگر آپ کو مناسب لگے تو..." ملائکہ نے اپنی سی وی اس کے سامنے رکھ دی, انصر نے بغور اسے پڑھا, پھر ملائکہ کو دیکھا

"مس ملائکہ حماد... آپ کی جاب میں consistency نہیں ہے... ایک چھوڑ دی... ایک کر لی... پھر چھوڑ دی... پھر کوئی کر لی..." انصر کہتا چلا گیا

"سر جب عزت کے لالے پڑ جاتے ہیں تو چھوڑ دیتی ہوں... جب بھوک کے لالے پڑ جاتے ہیں تو دوبارہ کہیں اور ڈھونڈ لیتی ہوں" وہ دھیرے سے بولی تھی, انصر اسے دیکھتا رہ گیا

"میریڈ ہیں آپ...؟"اس نے پوچھا

"جی" ...

"بچے بھی ہیں...؟"اس نے پھر پوچھا

"جی.. دو بچے ہیں"

"اور شوہر...؟؟؟"

"وہ سات سال پہلے ہمیں چھوڑ گئے تھے... دوبارہ واپس نہیں آئے" ملائکہ نے کہا, انصر نے ایک لمبی سانس بھری اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی

"دیکھیں مس ملائکہ بات ہے تو کڑوی لیکن سچی ہے... آپ کی کوالیفیکیشن کے حساب سے دیکھا جائے تو آپ قطعاً اس تین منزلہ کمپنی کی اسقدر ذمہ دار جاب کو ڈیزرو نہیں کرتیں, آپ کو کسی پرائیوٹ سکول کی جاب سوٹ کرتی ہے لیکن میں جانتا ہوں وہاں بدلے میں آپ کو کیا ملے گا...؟؟؟ سات, آٹھ ہزار جن سے شاید آپ کے مکان کا کرایہ بھی ادا نہیں ہو سکے گا لیکن میں پھر بھی یہ جاب آپ کو دے رہا ہوں, اسلئے نہیں کہ مجھے آپ پر ترس آگیا ہے, اسلئے بھی نہیں کہ آپ کی کوالیفیکیشن بہت اچھی ہے... صرف اسلئے کہ آپ مجھے شکل سے تھوڑی محنتی لگی ہیں, تھوڑا بہت تجربہ بھی ہے آپ کے پاس..."انصر کہتا چلا گیا

"فی الحال دو مہینے کا پروبیشن ہے, اگر مجھے آپ کا کام اچھا لگا تو اسے ایکسٹینڈ کر دوں گا" وہ اس کی سی وی پر سائن کرتے ہوئے بولا تھا

"شکریہ سر..." ملائکہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی تھی

....

وہ ٹیرس پر کھڑی تھی... سیل کان سے لگا ہوا تھا, احمر نے گاڑی گیٹ سے اندر لاتے ہوئے کن اکھیوں سے اس کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا تھا

وہ ہنوز سیل کان سے لگائے کھڑی رہی... باتیں کرتی رہی

کچھ دیر بعد کمرے میں احمر کی موجودگی کو محسوس کر کے اس نے کال ڈس کنیکٹ کی اور مڑی... وہ اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا, بلیک پینٹ کے ساتھ آف وائیٹ شرٹ پہنے, گلے میں بلیک اور آف وائیٹ ڈاٹس والی ٹائی لٹکائے, کندھوں پر بلیک کوٹ پہنے وہ آفس سے آیا تھا

"تم مسکراتے ہوئے بہت خوبصورت لگتی ہو..." وہ شاید تعریف تھی, نوریہ ایک بار پھر مسکرا دی

"تھینک یو " ...

احمر کے قدم اس کی جانب بڑھے تھے, نوریہ نا محسوس سے انداز سے پیچھے کو ہٹ گئی

"ہنی مون پر کہاں جانا ہے...؟احمر اس سے چند انچ کی دوری پر آن رکا, نوریہ کے پیچھے ہٹتے قدموں کو ریلنگ کی حد نے بریک لگائی تھی

"وہ کس لئے...؟ "

"نئے نویلے شادی شدہ جوڑے کیوں جاتے ہیں ہنی مون پر...؟؟؟ تمہیں نہیں پتہ..."احمر نے اپنے اور اس کے درمیان موجود وہ چند انچ کا فاصلہ بھی ختم کیا تھا,نوریہ کو اس کی شرٹ سے اٹھتی مہک محسوس ہونے لگی تھی

"احمر مجھے تھوڑا وقت چاہیے پلیز..."وہ ریلنگ پر ٹک گئی اور دونوں ہاتھوں سے اسے تھام لیا

"کس لئے ؟"احمر نے اپنے دونوں بازو اس کے دائیں بائیں ٹکائے تھے

"میں ابھی ذہنی طور پر تیار نہیں ہوں..."وہ بولی, احمر اس پر جھکا...وہ مزید ریلنگ پر جھک گئی

"تم نے کہا تھا کہ تمہیں ابھی تک کسی سے محبت نہیں ہوئی..."احمر نے کہا

"ہاں " ...

"اور تم نے کہا تھا کہ اب شادی کے بعد ہی محبت کریں گے...."وہ بولا

"ہاں لیکن..."احمر نے یکلخت اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا, نوریہ اس کے سینے سے آ لگی

"تو پھر اب اس محبت میں یہ لیکن کہاں سے آ گیا؟"احمر کا بازو اس کی کمر کے گرد حصار بنا گیا

"احمر..."نوریہ کے لب کپکپا سے گئے

"تم نے مجھ سے جھوٹ بولا نا...؟"وہ پوچھ رہا تھا, اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا

"تم اپنا دل امریکہ میں ہی کہیں چھوڑ آئی تھیں نوریہ کمال...اور میرا سوال بس یہ ہے کہ جب تمہارے پاس دل تھا ہی نہیں تو مجھے اس کا لالچ کیوں دیا؟"احمر کی گرفت ذرا سی تنگ ہوئی تھی

"کیونکہ اسے...وقت چاہیئے... تھوڑا سا وقت"نوریہ کے لبوں سے پھسل گیا

احمر کا چہرہ یکلخت تاریک ہو گیا...نوریہ کے گرد اس کا حصار یکدم ہی ڈھیلا پڑ گیا,اس کی سماعتوں سے ایک آواز ٹکرائی تھی

"احمر...پلیز میری بات کو سمجھو, مجھے تھوڑا وقت چاہیے پلیز..."وہ مدھم سی آواز

"لیکن حوریہ بھابھی میں..."اس کی اپنی آواز...پریشان سی

"میری مدد کر دو پلیز احمر..."اس سے آگے کی احمر میں تاب نہیں تھی, لڑکھڑا کر وہ نوریہ سے دو قدم پیچھے ہٹا تھا

"کیا ہی اتفاق ہے نا نوریہ کمال...کہ سات سال پہلے تمہاری بہن کو بھی تھوڑا سا وقت ہی چاہیے تھا...کسی اور کے لئے "

....

وہ دروازہ ناک کر کے اندر آ گئی, احمر حسب معمول اپنی کرسی سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھا اور ولید سائیڈ والی کرسی پر بیٹھا کچھ فائلیں دیکھ رہا تھا

اس نے چپ چاپ ایک لفافہ ولید کے سامنے رکھ دیا

"یہ کیا ہے ؟"وہ حیرانی سے بولا

"استعفیٰ..."ملائکہ کے کہتے ہی احمر کی آنکھیں کھل گئیں

"میں مزید continue نہیں کر سکتی...سوری"وہ بولی

"کہیں اور جاب مل گئی ہے ؟"ولید نے پوچھا, ملایکہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

"تھینک یو...آپ دونوں نے میرے لئے جو کچھ بھی کیا"وہ سر جھکا کر بولی اور باہر کی طرف بڑھی

"ملائکہ رکیں...اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کی سیلیری..."احمر نے اس کی بات کاٹ دی

"انہیں جانے دے ولید...انہوں نے جانا ہی تھا, انہیں یہ جاب کرنی ہی نہیں تھی...صرف ایک مجبوری اور بس...وہ نہ ہوتی تو یہ آج یہاں نہ ہوتیں..."احمر کہتا چلا گیا

"اور پتہ ہے یہاں سے نکل کر یہ پہلا کام کیا کریں گی...؟؟؟اپنا گھر تبدیل کریں گی تاکہ احمر حافی آج کے بعد انہیں ڈھونڈ نہ سکے"احمر کی بھڑاس نکل رہی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"تو احمر حافی کو ضرورت ہی کیا ہے مجھے ڈھونڈنے کی...؟ سروکار تو اس کاغذ کے ٹکڑے سے ہے نا... مجھ سے تو نہیں ہے" وہ جتا ہی گئی

"اور اگر آپ سے ہوا تو...؟" احمر کہہ ہی گیا

"احمر آپ مجھے لکھ کر دے چکے ہیں کہ آپ کا اور میرا کسی بھی قسم کا کوئی بھی رشتہ نہیں بنے گا... کبھی بھی نہیں... اور میں جب چاہوں آپ سے طلاق لے سکتی ہوں" ملائکہ نے کہا

"اچھا... تو اب آپ کو طلاق بھی چاہیے؟" احمر زور سے ہنسا

"جب چاہیے ہو گی تو لے لوں گی" وہ بولی

"ملائکہ... جائیں پلیز" احمر کو اس لمحے ہر شے بری لگ رہی تھی... ملائکہ سمیت

"احمر..." ملائکہ دروازے کی طرف بڑھی, پھر رکی, پلٹی اور سے پکارا... ولید خاموش تماشائی بنا بیٹھا تھا

"میں نہیں جانتی کہ آپ پر اپنے فادر کا کس قسم کا دباؤ ہے لیکن... کیا ساری عمر اسی دباؤ میں گزاریں گے آپ...؟" وہ بولی

"اگر واقعی آپ کی نوریہ سے کوئی دلی وابستگی نہیں ہے تو پلیز... صرف ایک بار سچ بول کر اپنی پوری زندگی برباد ہونے سے بچالیں, زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا احمر... آپ کے ڈیڈ آپ کو گالیاں دیں گے... ؟ماریں گے...؟" وہ کہتی چلی گئی

"وہ میرے منہ پر کھڑے ہو کر مجھے بد کردار کہیں گے ملائکہ..." احمر ایک دم پھٹ پڑا, ملائکہ اور ولید دونوں دم بخود رہ گئے تھے

"میں کیسے سنوں گا اپنے باپ کے لبوں سے اپنے لئے یہ لفظ... بد کردار..." وہ سر جھکائے بولا تھا

"سات سال سے میں ان سے نظریں ملانے کی کوشش کر رہا ہوں... سات سالوں سے وہ مجھے سرخرو کرنے کی کوششیں رہے ہیں, سات سالوں سے میں اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں, سات سالوں سے وہ میری پردہ پوشی کر رہے ہیں... سات سالوں میں یہ پہلا موقع آیا ہے کہ میں ثابت کر سکوں کہ... میں... بد کردار... نہیں ہوں" احمر کی آنکھیں نم ہو گئیں, ملائکہ حق دق اسے دیکھ رہی تھی, کچھ تو تھا جو وہ ہر بار چھپا جاتا تھا

انہوں نے کئی بار مجھ سے پوچھا... کہ تو نوریہ سے شادی کرے گا نا...؟ اور میں نے کہا ہاں... میں نے ہر بار کہا ہاں... اب شادی کر کے کیسے کہہ دوں... ناں" وہ بولا

"اس شادی کو بھلا کیوں کہیں گے آپ ناں... اپنے اور میرے اس کاغذی رشتے کو کہیں ناں..." ملائکہ نے کہا

"ملائکہ... بہت شکریہ آپ کا... پلیز" احمر نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا, ملائکہ چپ چاپ باہر نکل گئی تھی

"احمر... آخر مسئلہ کیا ہے تیرے ساتھ...؟" ولید اس کی طرف مڑا

"نوریہ کے پاس نکاح نامہ ہے... وہ جب چاہے مجھے بلیک میل کر سکتی ہے" احمر نے کہا

"تو اسے چوری کر لیتے ہیں..." ولید نے کہا

"مطلب...؟" احمر نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا

"مطلب یہ کہ نکاح نامہ بس اس کی ایک شرط تھی... تجھ سے شادی کے لئے... اور شادی تو ہو گئی ہے, سو اب چپ چاپ وہ نکاح نامہ کھسکا لے..." ولید اسے ایک نئی راہ دکھا رہا تھا

"پتہ نہیں کہاں رکھا ہو گا اس نے...؟" احمر کی ذرا جان میں جان آئی تھی

"ڈھونڈ... اس کا سارا سامان چھان مار... احمر اس سے پہلے کہ وہ واپس امریکہ جائے... وہ نکاح نامہ چوری کر لے, اس کے بعد کیا ثبوت رہ جائے گا اس کے پاس بھلا...؟" ولید نے کہا

"وہ کھیل کھیل رہی ہے نا تیرے ساتھ... تو تجھے کیا کھیل کھیلنا منع ہے..." ولید نے اس کے دماغ کا ڈھکن کھولا تھا

وہ اسی وقت گھر واپس آ گیا اور بھاگتا ہوا اوپر آیا

"نوریہ..." کمرے میں آتے ہی اسے عجیب سی احساس ہوا تھا, اس نے دوڑ کر الماری کھولی, وہاں نوریہ کا ایک بھی سوٹ نہیں تھا, وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر کمرہ کھنگالنے لگا

"نوریہ کہاں گئی...؟ وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکلا اور نیچے اترا

"احسن نوریہ کہاں گئی..." احسن ابھی ابھی کالج سے آیا تھا, وہ بری طرح اس پر برس پڑا

"وہ تو چلی گئیں " ...

دعان نے دروازہ کھولا۔ سامنے اسے پا کر وہ شدت سے حیران ہوا تھا۔

"نوریہ تم؟؟؟؟؟"

اس نے سرتاپا اسے دیکھا تھا۔ کندھے پہ شولڈر بیگ، قدموں میں رکھا سفری بیگ۔ اسکا حیران ہونا بنتا تھا۔

"اندر آنے کے لیئے بھی نہیں کہو گے؟؟؟؟"

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں پاکستان آیا ہوں؟؟؟؟"

وہ بنا جواب دیئے اسے راستے سے ہٹاتی ہوئی اندر داخل ہوا تھا۔ دعان کو اسکا بیگ اٹھا کر پیچھے اندر آنا ہی پڑا تھا۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا نوریہ؟"

"کونسا سوال؟؟؟؟"

وہ اچانک سے مڑی اور اسے بغور دیکھتی پوچھنے لگی۔ وہ کچھ لمحوں کے لیئے خاموش رہ گیا۔ وہ اسکے اتنے نزدیک تھی کہ دعان اسکے دل کی اونچی دھڑکنوں کا شور بھی سن سکتا تھا۔ ہولے سے ہاتھ بڑھا کر نوریہ نے اسکی پیشانی پہ بکھرے بال ہٹائے تھے۔ اس زخم کے نشان کو ہولے ہولے چھیڑتے ہوئے وہ اسکے گلے میں پڑی چین کو دیکھ رہی تھی۔

"مجھے تمہاری خوشبو محسوس ہو گئی تھی۔ تمہیں پتہ ہے میں تمہیں کہیں بھی ڈھونڈ سکتی ہوں۔ میں اپنے دل کے بتائے راستوں پہ چلتی چلتی تم تک کبھی بھی پہنچ سکتی ہوں"

دعان نے گہری سانس بھری تھی۔

"کیا ہوا؟؟ تمہارے شوہر سے دل بھر گیا کیا؟؟؟؟"

نوریہ کو اسکی بات اچھی نہیں لگی تھی۔ وہ اسے غضبناک نظروں سے دیکھتی پلٹی اور صوفے پہ جا بیٹھی۔

"نوریہ۔۔۔ جان میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔ میں تو بس۔۔۔۔۔۔"

نوریہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروادیا تھا۔وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"باس کو پتہ ہے تم یہاں ہو؟؟؟"

"ہاں میں آنے سے پہلے شہر کی ہر مسجد میں اعلان کروا کر آئی ہوں کہ کیاں جارہی ہوں۔کم آن دعان"

وہ بدمزہ ہوئی۔وہ اسکے پاس آبیٹھا تھا۔

"مجھے جب ڈیڈ نے بتایا کہ وہ پاکستان آئے ہیں تو مجھے یقین تھا کہ تم ساتھ آئے ہو گے۔کیونکہ سات سمندر پار وہ بس مجھ سے ملنے تو نہیں آئے ہیں۔ہیں ناں دعان؟؟؟؟"

وہ نظریں چرا گیا۔

"مجھے پتہ تھا۔ہو گا انکا کوئی کالا دھندا جسے وہ وہاں بیٹھے سفید نہیں کر سکے ہوں گے۔تبھی تمہیں ساتھ لیکر یہاں تک آگئے۔"

"نوریہ"

وہ رسان سے بولا

"تم اس سب سے دور رہو"

اس نے بھی جواباً بغور اسے دیکھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ٹھیک ہے۔ پھر وہ بھی میرے دل کے معاملات سے دور رہیں"

وہ اسکی بات نہیں سمجھ سکا تھا

"میں اب اس سب سے اوب چکی ہوں دعان۔ یہ چوہے بلی کا کھیل، یہ چور سپاہی۔ میں اب احمر کو ٹالتے ٹالتے بھی تھک چکی ہوں۔ وہ مرد ہے، مجھ پہ اسکا حق ہے، وہ کب تک اپنی خواہشات دبا کر جیتا رہے گا؟؟؟؟ وہ جو چاہتا ہے، وہ مجھے کسی صورت منظور نہیں ہے۔ اسی لیئے سب کچھ چھوڑ چھاڑ میں تمہارے پاس آچکی ہوں"

وہ زرار کی تھی۔

"اور تم بھی تو یہی چاہتے تھے ناں"

"لیکن تب تم نے منع کر دیا تھا نوریہ۔ یاد ہے تم نے کیا کہا تھا؟؟؟؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا

"اب شائد مجھے فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ مجھے لگنے لگا ہے اگر میں تم تک نہیں پہنچی تو میں پوری کی پوری مر جاؤں گی"

کلیم حافی نے شاکڈ نظروں سے اسے دیکھا تھا جو سر جھکائے کھڑا تھا۔

"احمر؟میں نے کچھ پوچھا ہے؟؟؟؟کیا تجھ میں زرا سی بھی شرم حیا باقی نہیں بچی ہے؟؟؟؟؟؟"

وہ کچھ نہیں بول سکا تھا

"کیا ہے یہ سب؟؟؟؟کیا ہے؟جواب دے مجھے؟؟؟؟"

وہ خاموش کھڑا بوٹ کی نوک سے فرش رگڑ تا رہا تھا۔

"اور کتنی زندگیاں برباد کرے گا تو؟اب کی بار کس کی موت چاہیئے تجھے؟؟؟؟؟"

اس نے تڑپ کر سر اٹھایا۔اسکی انکھوں میں صدمہ اتر آیا تھا۔کلیم حافی کو بے بسی سے دیکھتا وہ کچھ بھی نہیں بول سکا تھا۔

"آپ۔۔۔۔۔ڈڈ۔۔۔ڈیڈ آپ بھی؟؟؟؟"

وہ ایک لمحے کو چپ رہ گئے اور پھر میز پہ پڑا وہ پرچہ اٹھا کر اسکے سامنے لہرایا

"اسے میں اور کیا سمجھوں احمر؟؟؟؟اسکے ہوتے ہوئے بھی تم سچے ثابت ہو سکتے ہو؟؟؟؟؟؟"

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو کلیم حافی آندھی طوفان کی طرح گھر آئے تھے۔وہ اپنے کمرے میں یوں اچانک نوریہ کی گمشدگی کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جب انہوں نے اسے طلب کر لیا تھا اور اس پہ سارا عقدہ کھلا تھا۔

"یہ مجھے نوریہ نے دیا ہے۔ خدا جانے اس تک یہ کیسے پہنچا۔ مجھے نہیں پتہ اور ناہی میں نے اس سے پوچھا احمر۔ اس سے فرق نہیں پڑتا۔ فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ تم ایک بار پھر مجرم بنے میرے سامنے کھڑے ہو"

وہ ذرا رکے۔ دو قدم آگے بڑھ کر اسکے سامنے آکھڑے ہوئے۔

"تو مجھے بتاؤ احمر۔ تم کون ہو؟؟؟؟ کون ہو تم جسے میں پہچان نہیں پا رہا ہوں؟؟؟؟؟؟؟؟"

"میں آپکا بیٹا ہوں ڈیڈ"

انہوں نے شدت سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

کمال نیازی غصے سے دھاڑ رہے تھے۔

"مجھے قسم ہے حافی اگر میری بیٹی کے ساتھ کچھ ہوا تو میں تمہارے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا"

کلیم حافی وہیں سر پکڑے صوفے پہ بیٹھے تھے۔ نوریہ کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ اسے گھر سے غائب ہوئے چھ گھنٹے ہو چکے تھے۔ اسکا سامان غائب تھا، فون بند تھا اور کچھ اتا پتہ نہیں تھا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کمال نیازی کا پہلا شک دعان پہ ہی گیا تھا۔ انہوں نے اسکے ٹھکانے کی وہ خود چھان بین کر چکے تھے۔ وہاں نوریہ کا نام ونشان تک نہیں تھا۔

"کیوں کیا تمہارے لڑکے نے میری بیٹی کے ساتھ یہ سب؟؟؟ تمہیں پتہ بھی ہے میں نے اسے کتنا سمجھا بجھا کر پاکستان بھیجا تھا۔ اسے کتنی مشکل سے یقین دلایا کہ یہ خوبصورت ہو گا کسی ایسے انسان کو جیون ساتھی بنانا جسے ہم زیادہ نہیں جانتے ہو۔ میں نے اسے پہیلیوں سے محبت کرنا سکھایا اور تمہارے بیٹے نے یہ راز رکھا۔ حافی، بتاؤ اس نے یہ سب کیوں کیا؟؟؟؟؟"

انہوں نے تھکے تھکے انداز سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں پتہ نیازی۔ اس نے کہا ہے یہ راز نہیں تھا۔ نوریہ یہ پہلے سے جانتی تھی اور احمر سے نکاح کرتے وقت اس نے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ پہلی بیوی کو طلاق نہیں دے گا"

کمال نیازی غصے سے آگ بگولہ ہو گئے تھے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں بیوقوف ہوں یا میری بیٹی پاگل ہے؟؟؟ تم مجھے کوئی بھی کہانی سناؤ گے اور میں اس پہ ایمان لے آؤں گا؟؟؟؟"

"میں نے اپنے بیٹے سے بھی یہی کہا ہے یار۔ میں نے اسکی ساری باتوں کو بھی جھوٹی کہانی ہی کہا ہے"

کمال نیازی بھی تھک کر وہیں انکے برابر میں بیٹھ گئے تھے۔حافی نے انہیں بغور دیکھا تھا۔افسردگی سے، شرمندگی سے، بے بسی سے۔

"میں تجھ سے شرمندہ ہوں یار۔یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔شائد میرا خاندان ہی تیری بیٹیوں کے لیئے منحوس ہے۔"

"ہاں بھئی تمہارے تو مزے ہیں۔ایک نوکری چھوڑتی ہو تو دوسری تیار ملتی ہے۔ایک میرا بیٹا ہے، دو سال ہوگئے نوکری ڈھونڈتے، کلرک تک کی جاب نہیں ملی"

وہ عورت پڑوس سے آئی تھی۔ملائکہ کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

"میں نے تمہارا بتایا کہ ملائکہ کو تو جلدی نوکری مل گئی ہے تو ہنس کر کہتا ہے جو ملائکہ کے پاس ہے وہ میرے پاس تو نہیں ہے ناں"

وہ ایسے طنز سے ٹھٹھہ مار کر ہنسی تھی۔ملائکہ کو تپ چڑھی لیکن ضبط کر گئی۔

"ویسے برا مت منانا لیکن تم بھی تھوڑا احتیاط سے کام لیا کرو۔اب پر ہو گا تو کوا تو بنے گا ناں۔۔۔کئی بار رات کو میں نے تمہیں خود دیکھا گاڑی میں مردوں کے ساتھ آتے ہوئے۔۔۔"

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟؟؟دھندہ کرتی ہوں کیا میں؟؟؟؟؟"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ یکدم بولی۔ وہ عورت سٹپٹا کر رہ گئی۔

"نہیں میرا مطلب۔۔۔۔"

"دو چھوٹے بچے اور ایک جواں بہن۔ میری ضروریات پوری کرنے کے لئیے کون یہاں بیٹھا ہے خالہ ؟؟؟؟ وہ سب جنکو میری جاب کرنے یارات کو دیر سے آنے پہ اعتراض ہے، انہیں کہئیے میرے گھر کا خرچہ اٹھائیں، میں گھر سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالوں گی۔۔۔"

وہ بولتی چلی گئی تھی۔

"ارے تم تو برا منا گئیں۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا۔ اب دیکھو نا معاشرہ تو سوال جواب کرتا ہے ناں۔ "

اس عورت کے جانے کے بعد بھی بہت دیر وہ اسکی باتوں سے اٹھتی تپش سے جلتی رہی تھی۔ یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا۔ سات سالوں سے وہ ایسی باتیں، یہی سارے الزام سن رہی تھی۔ کہنے کو تو عادت ہو گئی تھی لیکن اخر کو انسان تھی، ایک حد کے بعد اسکی برداشت کی حد بھی ختم ہو جاتی تھی۔

احمر گھر پہ ہی تھا جب اسے کلیم حافی کی کال آئی تھی۔ نوریہ کو گھر سے غائب ہوئے دو دن ہو چکے تھے اور ابھی تک اسکا کچھ پتہ نہیں چلا تھا۔ کمال نیازی اور کلیم حافی اسے ہی ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے۔

"فوراًانصر کے آفس پہنچو۔نوریہ کے بارے میں پولیس کچھ بات چیت کرنا چاہتی ہے"

وہ زرا ہچکچایا

"ڈیڈ۔آپ کو پتہ ہے میں وہاں نہیں آؤں گا"

"احمر"

اب کی بار وہ سختی سے بولے تھے۔

"اپنی نفرت کی جنگیں تم بعد میں لڑتے رہنا۔ابھی اپنی داؤ پہ لگی عزت کی لڑائی جیتنے کی کوشش کرو"

وہ چپ رہ گیا

"کمال بھی یہیں پہ ہے۔تم بھی جلدی پہنچو"

وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا

"کیا مصیبت ہے۔اس عورت نے مجھے ذلیل کر کے رکھ دیا ہے۔مجھے اسکی باتوں میں آنا ہی نہیں چاہئیے تھا۔یہ میں نے اپنے پیروں پہ خود کلہاڑی مارلی ہے۔"

وہ مرتا کیا نا کرتا انصر کے آفس جانے کے لیئے نکلا تھا۔اتنے سالوں بعد وہ وہاں آیا تھا۔بیشتر عملہ تبدیل ہو چکا تھا۔پہلے والے سٹاف میں سے کوئی بھی شناسا چہرہ دکھائی نہیں دیا تھا۔وہ اندازے سے چلتا انصر کے آفس کی طرف جارہا تھا جب اس نے اپنی پشت پہ وہ آواز سنی تھی۔

"ایکسکیوز می سر۔۔۔۔آپ یوں بنا بتائے اندر نہیں جا سکتے ہیں"

اس شناسا سی آواز پہ وہ حیرانی سے پلٹا اور ایک لمحے کے لئیے شاکڈ رہ گیا۔وہ ملائکہ تھی جو اس سے دوگنا حیرانی سے گنگ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"دنیا کی کوئی عورت ایسی ہے جس سے تیرا کوئی تعلق نا رہا ہو؟؟؟؟؟"

احمر نے طنز میں بھیگی اپنے بڑے بھائی کی آواز سنی تھی۔وہ عجیب سی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"دوسری بیوی جانے کہاں غائب ہے،پہلی والی کا کچھ آگا پیچھا پتہ نہیں اور جناب یہاں کھڑے ایک اور ہی خاتون سے باتیں مٹکا رہے ہیں۔بھئی واہ"

اس نے طنزیہ انداز میں تالی بجائی تھی۔احمر ضبط کئیے کھڑا رہا۔

"ڈیڈ کہاں ہے؟؟؟؟"

جواباً اس نے کندھے اچکا دیئے۔ملائکہ ابھی تک شرمندہ سی کھڑی تھی۔کچھ نا کرتے ہوئے بھی اسے اپنا آپ مجرموں جیسا محسوس ہو رہا تھا۔

"ویسے کتنی بے شرمی چاہئیے ہوتی ہے ناں یہ سب کرنے کے بعد بھی سر تان کر چلنے کے لئیے؟؟؟ یوں اکڑ دکھانے میں؟؟؟ ان گنت زندگیاں برباد کرنے کے بعد بھی یوں ڈھٹائی کے ساتھ جینے کے لئیے؟؟؟؟"

"میں آپکا لحاظ کر رہا ہوں"

احمر دبے دبے انداز میں غرایا تھا

"یاد رہے میں یہ ہمیشہ تک نہیں کر سکوں گا"

"یہ دھمکیاں کسی اور کو دینا"

انصر کے چہرے کے تاثرات بھی بدلے تھے۔ اسکی آنکھیں شعلے برسانے لگی تھیں۔

"مجھے سالوں پہلے والا وہ انسان مت سمجھنا جو اپنے نقصان پہ خاموش ہو گیا تھا۔ میں کھڑے تیرے جیسوں کی بوٹیاں کتوں سے نچوا دوں گا سمجھا؟"

احمر نے غصے سے دیکھتا آفس کی طرف بڑھ گیا تھا

"ہاں ہاں جا۔۔۔ بھلائی اسی میں ہے۔۔۔ عورتوں کی طرح پولیس والوں کے آگے رو پیٹ کر سچا ہو جا ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔ ڈیڈ ہی ناں تیرا پھیلایا گند سمیٹنے کے لئیے۔۔۔۔۔۔"

احمر پلٹا نہیں تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اچھا ہوا جو تیری اصلیت دیکھ کر نوریہ وقت پہ تیری زندگی سے نکل گئی۔ وگرنہ حوریہ کی طرح سسک سسک کر مر جاتی۔۔۔۔ جانے کون ہو گی وہ جو تیری باتوں میں آ کر تجھ سے نکاح کر بیٹھی۔ کوئی مجبور بے بس ہو گی یا پھر یہ کہ تیرے جیسی ہی کوئی آوارہ جسے حلال بھی حرام بنا کر کھانا آتا ہو گا۔۔۔"

اور یہ احمر کی برداشت کی حد تھی۔ وہ مٹھیاں بھینچتا، لال بھبھو کا چہرہ لیئے پلٹا تھا۔ ملائکہ کا خفت سے برا حال تھا۔ احمر کا دل قہر سے بڑھ گیا تھا۔ وہ انصر کی طرف بڑھا اور پوری قوت سے اسکے چہرے پہ مکا دے مارا تھا۔ وہ اس اچانک حملے کے لیئے تیار نہیں تھا۔ لمحوں میں وہ دونوں گتھم گتھا ہو چکے تھے۔

کلیم حافی ان دونوں پہ برس رہے تھے۔

"کہاں سے پڑھے لکھے لگ رہے ہو تم دونوں ؟؟؟؟ ہو کون تم دونوں ؟؟؟ غنڈے موالی ہو، چھٹے ہوئے بدمعاش ؟؟؟ ہیں ؟؟؟؟ دیکھو خود کو اور فیصلہ کرو"

احمر نے پھٹے ہوئے کف سے ہونٹ سے بہتے خون کو صاف کیا تھا۔ ہلکی آسمانی شرٹ پہ دور تک خون کے داغ تھے۔ یہی حال انصر کا تھا جو صوفے پہ بیٹھا شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اپنے اس لاڈلے سے پوچھیں یہ کون ہے؟؟؟ دوسروں کے گھر گھس کر بدمعاشیاں کرنے کے سوا بھی اسے کوئی کام آتا ہے؟؟؟؟"

"اور اپنے اس بڑے سوٹڈ بوٹڈ ائیڈیل بیٹے سے بھی پوچھیں کہ اپنی گندی زبان سے مغلوضات بکنے کے سوا بھی انہیں کچھ آتا ہے کہ نہیں۔۔۔"

"چپ۔"

انہوں نے ڈپٹا۔ کمال نیازی بھی وہیں سر پکڑے بیٹھے تھے۔ پولیس کو حافی صاحب نے ہی سمجھا بجھا کر واپس بھیج دیا تھا۔

"اس سے پوچھیں ڈیڈ۔ اس نے شروعات کی ہے۔ اس سے پوچھیں جس کے نام پہ اسے مرچیں لگی ہیں، کون ہے وہ؟؟؟؟"

النصر نے کلیم حافی سے کہا تھا۔

"ایسی کونسی نیک پارسا ہے وہ بی بی جسکے بارے میں یہ کوئی بات نہیں سن سکتا؟؟؟ ایسی وہ نیک پروین کہ یوں چھپ چھپا کر اس سے نکاح کر سکتی ہے؟؟؟؟؟"

احمر نے کن انکھیوں سے دیکھا۔ ملائکہ ایک طرف کرسی پہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ تب سے جب یہ سارا فساد مچا تھا، احمر نے اسکا سر جھکا ہی دیکھا تھا اور یہ بات اسکے لیئے شدید تکلیف دہ تھا۔ وہ مردہو کر پچھلے

سالوں میں یہ گالی سن کر تکلیف سے بلبلا اٹھتا تھا، وہ تو پھر کانچ جیسی عورت تھی۔ انصر جانے انجانے اسکے لیئے جو جو الفاظ کہہ چکا تھا، اسکے بعد وہ خود کی نظروں میں ہی گر چکی تھی۔

ایک لمحے کو اسکی نظریں اٹھیں تو ملائکہ نے احمر کو خود کو دیکھتے پایا تھا۔ اسکی آنکھیں پانیوں سے لبالب تھیں۔ اور صرف آنسو نہیں، ان دو مجبور بے بس آنکھوں میں اور نجانے کیا کچھ تھا جو تیر رہا تھا۔ غصہ تھا جو اس کو خود پہ بھی تھا، خود کو دیکھتے انسان پہ بھی اور اپنے بے بسی پہ بھی۔ اس لمحے پہ بھی جب وہ اس رشتے میں بندھ گئی تھی۔ اور دکھ تھا، اور۔۔۔۔

"احمر۔۔۔ تمہارا بھائی ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کوئی اتہ پتہ نہیں، کوئی آگا پیچھا نہیں، ایسی کونسی مصیبت تھی جو یہ نکاح ہوا۔ اور یوں نکاح، چوری چھپے۔ ایسے تعلق کو حلال ہوتے ہوئے بھی گالی ہی کہا جاتا ہے"

وہ انہیں نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ بس یک ٹک ملائکہ کو دیکھ رہا تھا اور اسکی نظروں سے پوچھ رہا تھا۔ وہ سوال جسکا جواب بس وہ دے سکتی تھی۔

"بتاو، کون ہے وہ لڑکی ؟؟؟؟ بولو۔ آج ایک زبان ہے، کل دس اور ہوں گی، کس کس کو چپ کرواؤ گے، کہاں تک مار پیٹ کرو گے ؟؟؟؟؟ بتاؤ۔۔۔"

احمر نے دیکھا اس نے ہولے سے آنکھیں موندلی تھیں۔ وہ اپنی جگہ سے ہٹا اور ملائکہ کی طرف بڑھا تھا۔ اسکی کرسی کے پاس ٹھہر کر ایک گہری سانس بھری اور ہولے سے اپنا ہاتھ اسکی اور بڑھایا تھا۔ آہٹ پہ آنکھیں کھول کر ملائکہ نے اسے دیکھا اور اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو۔ ایک لمحے کا توقف اور اس نے کانپتے ہاتھ سے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔

کمرے میں موجود باقی تینوں نفوس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

"یہ ملائکہ ہے۔ ملائکہ احمر حافی۔ وہ عورت جس کے ساتھ خدا کو حاظر ناظر جان کر میں نے نکاح کا تعلق جوڑا ہے۔ اب بھی کسی نے اس تعلق کو گالی کیا اور سمجھا تو اس پہ خدا کا عذاب اور میرا قہر برسے گا۔"

وہ مضبوط لہجے میں کہتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا

گاڑی میں موت کی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی, احمر چہرے پر انتہائی سختی کے آثار لئے چپ چاپ گاڑی چلا رہا تھا جبکہ ملائکہ اس کے برابر والی سیٹ پر پشت سے ٹیک لگائے کھڑکی کے باہر دیکھے جا رہی تھی, اس کی گود میں رکھے ہاتھوں کی کپکپاہٹ احمر کی نظروں سے پوشیدہ نہیں تھی, وہ پتھرائی ہوئی نظروں سے مسلسل شیشے کے اس پار دیکھے جا رہی تھی.... بالکل خاموش

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"گھر کہاں ہے ؟؟؟" کچھ دیر بعد احمر نے اس وحشت ناک خاموشی کو توڑا تھا, ملائکہ نے جیسے سنا ہی نہیں , ٹکٹکی باندھے ہنوز شیشے کے پار دیکھتی رہی

"ملائکہ ..." احمر نے ذرا اونچی آواز میں اسے پکارا

"جج...جی..." وہ یکلخت چونک گئی

"گھر کہاں ہے تمہارا...؟" اس نے پھر پوچھا, ملائکہ نے مختصراً ایڈرس بتا دیا, احمر اسی خاموشی سے ڈرائیو کرتا ہو گاڑی اس کے گھر لے آیا تھا, ملائکہ خاموشی سے نیچے اتر گئی, احمر اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوا تھا

"اپنا اور بچوں کا جتنا بھی ضروری سامان ہے وہ سمیٹ لو, باقی چھوڑ دو , میں انتظار کر رہا ہوں..." وہ برآمدے میں پڑی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا, ملائکہ شش و پنج میں مبتلا اس سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑی تھی

"بھابھی آپ جلدی آ..." فریال اندر سے نکل کر آئی اور احمر کو دیکھتے ہی اس کا جملہ ادھورا رہ گیا, بڑی ہونق سی نظروں سے وہ بیچاری کبھی ملائکہ کو دیکھتی اور کبھی احمر کو ...

"فریال بیٹے... آپ اپنا ضروری سامان پیک کر لو, کپڑے اور کتابیں وغیرہ, میں آپ کو ساتھ لیجانے آیا ہوں" ملائکہ کوٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر اس نے فریال سے کہا, وہ پریشان سی نظروں سے ملائکہ کی طرف دیکھنے لگی

"ہم میں سے کوئی اپ کے ساتھ نہیں جائے گا احمر..." ملائکہ نے دھیرے سے کہا

"کیوں...؟" وہ بولا

"کیونکہ میں صرف آپ کی کاغذی بیوی ہوں اور بس... اگر آپ کا مجھ پر کوئی حق نہیں تو میرا ابھی بھی آپ پر کوئی حق نہیں ہے احمر حافی... آپ میرے یا میری فیملی کے لئے ذمہ دار نہیں ہیں" وہ کہتی چلی گئی

"ملائکہ..." وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا

"آج... ابھی... اسی وقت... میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا تم سے بنایا وہ کاغذی رشتہ ہی سب سے سچا ہے, خدا کی قسم میں پوری دنیا کے سامنے اس بات کا اقرار کرنے کو تیار ہوں کہ تم میری بیوی ہو, کسی دباؤ کے بغیر, کسی ڈر کے بغیر, کسی شرط کے بغیر... میں اپنی پوری زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں..." وہ کہتا چلا گیا

"اب تم اس کاغذی رشتے والے جھوٹ کو ایک طرف رکھ کر مجھے بتاؤ کے تم میرے ساتھ کیوں نہیں جانا چاہتیں...؟" احمر نے پوچھا

"میں آپ کی پسند نہیں ہوں احمر..." وہ بولی تو آواز میں نمی سی گھل گئی

"میں ایک انتہائی عام سی عورت ہوں جسے دنیا والے نہ تو سہاگن کہتے ہیں, نہ بیوہ... اور نہ مطلقہ... سات سال سے میں اکیلی ہوں احمر... اور دنیا والوں کی نظروں میں سات سالوں سے میرا کردار ایک سوالیہ نشان ہے... میرے دو بچے ہیں, فریال میری ذمہ داری ہے, شوہر نہ جانے زندہ ہے یا نہیں کوئی پتہ نہیں... اور سب سے بڑھ کر احمر... میں آپ کے باپ اور بھائی کی نظروں میں ایک دھوکے باز اور فراڈ عورت کے سوا کچھ نہیں ہوں" وہ کہتی جا رہی تھی. آنسو پھسل پھسل کر گالوں پر بہے چلے جا رہے تھے

"ملائکہ..." احمر اس کے عین سامنے آیا تھا

"ساری دنیا اور دنیا والے گئے بھاڑ میں... مجھے بس اتنا بتا دو کہ تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا نہیں...؟" احمر نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر پوچھا تھا, ملائکہ نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اگر نہیں... تو میں ابھی اسی وقت تمہیں آزاد کرنے کے لیے تیار ہوں, خدا کی قسم اس کے بعد کبھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا لیکن..." وہ کہتا ہوا رکا, ملائکہ نے واضح طور پر اپنے ہاتھوں پر اس کے ہاتھوں کی گرفت کو مضبوط ہوتا محسوس کیا تھا

"اگر تمہارا جواب ہاں میں ہے... تو یقین کرو مرتے دم تک میں تمہارے ساتھ ہوں, دنیا والوں کے سامنے میں ہمیشہ تمہاری ڈھال بن کر کھڑا ہوں گا ملائکہ... مجھے میرے رب کی قسم میرے ہوتے کوئی تم پر انگلی نہیں اٹھائے گا" وہ بولا تھا, ملائکہ نے فریال کی طرف دیکھا, پھر اس کے پیچھے کھڑے دونوں بچوں کو... پھر احمر کو

"اور نوریہ کمال...؟" اس نے پوچھا

"نوریہ کمال کو احمر حافی سے کوئی سروکار نہیں تھا... اور نہ ہی کبھی ہو گا" وہ بولا تھا

"مجھے پندرہ, بیس منٹ لگیں گے" ملائکہ نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا تھا

....

"ڈیڈ... ایم سوری, میں نے بہت کوشش کی لیکن... میں نہیں کر پائی... اور کوئی بھی نہیں کر پاتا, محبت سے دستبرداری موت ہوتی ہے ڈیڈ... اور جیتے جی بھلا کون موت کو گلے لگاتا ہے...؟ میں نے سوچا تھا کہ جیسے آپی نے شادی کے بعد ہار مان لی تھی... ویسے ہی شائد میں بھی مان لوں گی لیکن... میں

اسے نہیں چھوڑ سکتی ڈیڈ...اور آپ کی دفعہ شاید آپ ٹھیک ہوں گے لیکن میری دفعہ آپ بھی دھوکہ کھا گئے, جو آپ نے میرے لئے چنا...وہ قطعاً میری دل کی قدر نہیں کرتا...سوری "

انہوں نے ایک بار پھر اس کا چھوڑا ہوا خط پڑھا تھا, ساتھ ہی احمر اور ملائکہ کا نکاح نامہ تھا, دونوں چیزیں سامنے میز پر پھینکتے ہوئے انہوں نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا لی اور آنکھیں موند لیں

"ڈیڈ پلیز...میری شادی انصر سے نہ کریں, میں اس کے ساتھ خوش نہیں رہ سکوں گی" ان کی سماعتوں سے حوریہ کی آواز ٹکرائی تھی

"انصر تمہارے لئے بالکل پرفیکٹ ہے حوریہ...میرے ساتھ بیکار کی بحث مت کرو "

"پلیز ڈیڈ "I love someone else ...وہ شاید روئی تھی

"حوریہ...کلیم میرا دوست ہے...اور مجھے اپنے بزنس میں اس کی دوستی کی اشد ضرورت ہے, اس نے خود مجھ سے تمہارا رشتہ مانگا ہے...اور میں نے اسے ہاں کر دی ہے" انہیں یاد آ رہا تھا کہ ماضی میں وہ اپنی پہلی بیٹی کی دفعہ بھی کیسے پتھر بن گئے تھے

"ڈیڈ...پلیز..." حوریہ کی سسکیاں بڑھتی جا رہی تھیں

"ڈیڈ پلیز...مجھے تھوڑا سا وقت چاہیے" نوریہ کی آواز کے ساتھ ہی انہوں نے یکدم آنکھیں کھول دیں

"دعان..." ان کے لبوں سے پھسلا تھا, ساتھ ہی انہوں نے اپنا موبائل اٹھایا... دعان کا نمبر مسلسل بند تھا, وہ ایک ایک کر کے اس کے سارے کانٹیکٹ نمبرز ملاتے چلے گئے... سبھی بند

تھک ہار کر انہوں نے کسی اور کا نمبر ملایا تھا

"جی باس " ...

"دعان کا پتہ لگاؤ... کہاں ہے؟؟؟" انہوں نے کہا

"دعان پچھلے تین دن سے نیٹ ورک سے باہر ہے باس " ...

"تو ڈھونڈوا سے... کسی بھی طرح" وہ چلائے تھے

"سوری باس لیکن... دعان کو ہم قیامت تک نہیں ڈھونڈ سکتے سوائے اس کے کہ وہ خود اپنا پتہ دے دے" دوسری طرف سے کہہ کر کال کاٹ دی گئی تھی

....

شام کے سائے لمبے ہونے رہے تھے جب وہ ملائکہ اور بچوں کو لیکر حافی ہاؤس پہنچا... چوکیدار نے اس کی گاڑی دیکھتے ہی گیٹ کھول دیا تھا

"بابر... یہ سارا سامان اوپر میرے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں پہنچا دو" ملازم سے کہتا ہوا وہ ملائکہ کیطرف مڑا

"آؤ..." اس نے حسن کی انگلی پکڑتے ہوئے ملائکہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا, وہ چپ چاپ فریال کے ہوائیاں اڑتے چہرے کو دیکھ کر اس کے پیچھے ہولی, پریشانی کے عالم میں احمر گیراج میں کھڑی انصر کی بلیک کرولا کو نوٹس نہیں کر سکا تھا

"وہ آگئے ہمارے انتہائی دردمند اور غم خوار دل رکھنے والے چھوٹے بھیا... مسٹر احمر کلیم حافی" اسے دیکھتے ہی انصر نے طنز کیا تھا... پچھلے پانچ سالوں میں وہ آج پہلی بار حافی ہاؤس آیا تھا

"دیکھا ڈیڈ... میں نے کہا تھا نا کہ آپ کا لاڈلا سپوت اپنی بیگم صاحبہ اور اس کی آل اولاد کو ہی لینے گیا ہو گا... اور ایسا ہی ہوا... دیکھ لیں..." انصر کے چہرے پر ناگواری ہی ناگواری تھی

"بابر... بچوں کو ان کے کمرے میں چھوڑ آؤ..." احمر نے اس کی سنی ان سنی کرتے ہوئے ملازم سے کہا, وہ سر ہلا کر اوپر کی طرف بڑھ گیا

"جاؤ..." ملائکہ نے دھیرے سے فریال کے کانوں میں سرگوشی کی تھی, وہ چپ چاپ دونوں بچے لیکر اوپر چلی گئی

"احمر... کون ہے یہ....؟" کلیم حافی جیسے ڈھے سے گئے

"میری بیوی" ...

"فیملی کہاں ہے اس کی...؟" انہوں نے پھر پوچھا

"فیملی تو ہے ہی نہیں اس کی ڈیڈ.. سات سالوں سے اکیلی دھکے کھا رہی ہے, شوہر کب کا جان چھڑوا کر چلا گیا اور پھر مڑ کر دیکھا بھی نہیں کہ یہ کن حالوں میں ہے... اب خدا جانے کیوں چلا گیا...؟ یا خدا جانے اس کا کوئی شوہر تھا بھی یا..." انصر فل ٹائم برس رہا تھا

"بھائی بس... ایک لفظ بھی اور نہیں" احمر دہاڑا

"اگر تو نے اس سے نکاح کر لیا تھا تو نوریہ سے شادی کے لئے حامی کیوں بھری...؟" کلیم حافی نے پوچھا, احمر نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے انہیں سب بتا دیا, ادبات سے قطع نظر کے وہ یقین کریں گے یا نہیں... سب کچھ

شروع سے لیکر آخر تک... ایکسپو سے لیکر نوریہ سے نکاح تک

"نوریہ سب جانتی تھی ڈیڈ... اسے سب پتہ تھا, مجھے بہت اچھی طرح اندازہ تھا کہ وہ مجھے کبھی نہ کبھی تو بلیک میل ضرور کرے گی لیکن... اتنی جلدی کر دے گی یہ نہیں سوچا تھا" وہ کہتا چلا گیا

"نوریہ کہاں ہے؟" انہوں نے پوچھا

"پتہ نہیں" ...

"تیرے اور اس کے آپس کے رشتے کا کیا بنا...؟؟؟" انہوں نے پھر پوچھا

"اسے مجھ سے کوئی رشتہ نہیں بنانا تھا ڈیڈ...وہ صرف اپنے ڈیڈ کے مجبور کرنے پر پاکستان آئی تھی, اسے بس مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی ایک موقع چاہیے تھا جو قدرت کی ستم ظریفی کہ اسے... پاکستان آتے ہی مل گیا" احمر نے کہا

"احمر..."کلیم حافی ایک لمبی سانس بھر کر اٹھ کھڑے ہوئے, ملائکہ نا محسوس سے انداز سے احمر کے پیچھے کو ہو گئی تھی

"جب میں نے پوچھا تھا کہ...تو نوریہ سے شادی کرے گا...؟؟؟تب مجھے کیوں نہیں بتایا...؟؟؟"وہ پوچھ رہے تھے

اور احمر چپ تھا...بول نہیں سکا تھا

کہہ نہیں سکا تھا کہ بس یہ ہی میری غلطی تھی...بس یہ ہی خطا ہو گئی جس کا دوشی ہوں میں

"احمر...میں کچھ پوچھ رہا ہوں...جب اس سے نکاح کر لیا تھا تو مجھے کیوں نہیں بتایا...؟؟؟"وہ مزید دو قدم آگے کو آئے, احمر کا جھکا سر اٹھ نہیں سکا تھا

"احمر..."ان کا زناٹے دار تھپڑ احمر کا گال رنگ گیا تھا, ملائکہ کا رنگ فق ہو گیا

"میں...ڈر..گیا تھا ڈیڈ..."احمر نے اٹک اٹک کر کہا تھا

"کس سے...؟؟؟

"سب سے... آپ سے... بھائی سے... اپنے آپ سے" وہ بولا

"ڈیڈ... مجھے بس اپنے آپ کو سرخرو کرنا تھا... مجھے بس آپ کو مطمئن کرنا تھا... مجھے بس بھائی سے معافی مانگنی تھی... مجھے بس ایک بار پھر اپنے لیے... بدکردار ... نہیں سننا تھا" انصر کی برداشت ختم ہوئی تھی

"لیکن تو وہی ہے احمر... وہی جو تو اپنے لیۓ نہیں سننا چاہتا... بدکردار..." وہ لمحہ بھر کو رکا

"مجھے تو اس بات کا بھی یقین نہیں ہے کہ تیرا اور اس لڑکی کا نکاح ہوا بھی ہے یا نہیں... کیونکہ تیرے جیسوں کو نکاح جیسے پاکیزہ بندھن کی کیا ضرورت ہے احمر حافی... تجھ جیسا شیطان اس کے بغیر ہی اپنی ہوس پوری کر لیتا ہے..." انصر دھاڑ کر بولا تھا

"میں شیطان نہیں ہوں..." احمر اپنی پوری قوت سے چیخا

"ہر شیطان یہ ہی کہتا ہے..." انصر نے نفرت سے کہا

"بھائی میں نے..." احمر نے ایک آخری کوشش کرنا چاہی تھی

"میں کسی بدکردار انسان کا بھائی نہیں ہوں..." انصر نے کہا

"اور میں آج آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میں... بدکردار نہیں ہوں" وہ دو قدم چل کر انصر کے سامنے آیا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اور خبر دار...جو آئندہ میری لئے یہ لفظ استعمال کیا تو...؟"وہ ڈٹ کر بڑے بھائی کے سامنے کھڑا تھا پانچ سال بیت گئے تھے اسے اپنے لیے یہ کالا لفظ سنتے...پانچ سالوں سے وہ اپنے باپ کے سامنے نظریں نہیں اٹھا پایا تھا...اب بس ہو گئی تھی اس کی...جو جرم اس نے کیا ہی نہیں اس کی سزا وہ پچھلے پانچ سال سے بھگت رہا تھا

"اوہ...ایک تو چوری....اوپر سے سینہ زوری...احمر حافی تو آج مر جائے تو میں تیری قبر کے کتبے پر لکھوا دوں گا...بد کردار" انصر نے نفرت سے اس کے منہ پر تھوک دیا تھا

اور بس ایک لمحہ...بس ایک پل...احمر کا زور دار مکا انصر کی ناک توڑ گیا

"میں...بد کردار...نہیں ہوں"اس نے انصر کے منہ پر دوسرا مکا مارا تھا

"احمر...بڑا بھائی ہے وہ تیرا" کلیم حافی سن کھڑے رہ گئے, ملائکہ نے بڑی ہمت کر کے احمر کا بازو تھاما تھا, انصر کی ناک اور منہ سے خون نکلنے لگا

"اچھا...چل پھر بتا مجھے کہ تو نے اس رات میری بیوی کو اپنے کمرے میں کیوں بلوایا تھا؟"انصر چنگھاڑ کر بولا تھا

"خدا کی قسم میں نے نہیں بلایا...وہ خود آئی تھی"احمر اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں بولا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"صرف ایک بار نہیں... دو بار نہیں... بار بار... بار بار وہ میرے راستے میں آئی تھی, بار بار وہ میرے کمرے میں آئی تھی... خدا کی قسم اس نے خود مجھ سے کہا کہ.... وہ یہاں خوش نہیں تھی... اسے یہاں آنا ہی نہیں تھا... اسے آپ سے شادی کرنی ہی نہیں تھی... وہ صرف اپنے ڈیڈ کے مجبور کرنے پر آمادہ ہوئی تھی" احمر کہتا چلا گیا

"بالکل ویسے... جیسے نوریہ" وہ تھکے سے لہجے میں کہتا ہوا سر جھکا گیا, انصر اس کے سامنے بت بنا کھڑا تھا

"میں آپ کا خون ہوں ڈیڈ... مجھے بھی اسی ماں نے جنم دیا ہے جس نے انصر بھائی کو جنم دیا, جس نے احسن کو جنم دیا... تو پھر میں ہی بد کردار کیوں؟؟؟ میں نے اپنے اکیس سال آپ دونوں کے ساتھ گزارے ہیں ڈیڈ... کیا ان اکیس سالوں کی کوئی گواہی نہیں...؟؟؟" کلیم حافی نے اس کی آواز کی نمی محسوس کی تھی, وہ دھیرے سے چلتا ہوا انصر کے بالکل سامنے آگیا, پھر ہولے سے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑ دیۓ

"حالانکہ میرا خدا گواہ ہے کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا... لیکن... میں پھر بھی آپ سے معافی مانگتا ہوں بھائی... مجھے معاف کر دیں... حالانکہ میرا کوئی قصور نہیں لیکن... پھر بھی اگر آپ کے نزدیک میں قصوروار ہوں تو مجھے... معاف کر دیں... خدا کی قسم... میں نے کوئی بد کرداری نہیں کی... میں بد کردار نہیں ہوں" وہ واقعی رو رہا تھا, انصر بس ساکت سی نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا, کلیم حافی بے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جان سے ہو کر صوفے پر گر گئے تھے, احمر نے ملائکہ کا ہاتھ پکڑا اور مضبوط قدموں سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا

....

پورا آسمان کالے کالے بادلوں سے بھرا پڑا تھا... ہر طرف اندھیرا... گھپ اندھیرا
دور کہیں وقفے وقفے سے بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک سنائی دے رہی تھی
گھڑی رات کے گیارہ بجا رہی تھی, دونوں بچے فریال کے دائیں, بائیں لیٹے گہری نیند سو رہے تھے,
فریال بیچاری بھی آخر کب تک جاگتی... دھیرے دھیرے وہ بھی نیند کی وادی میں اتر گئی
بادل یکدم زور سے گرجا تھا... بچے سہم کر فریال کے ساتھ سمٹ گئے تھے
ساتھ والے کمرے میں احمر کھڑکی کے پاس کھڑا تھا, دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے... بالکل خاموش
ملائکہ اس سے کچھ فاصلے پر پڑے صوفے کے ایک سرے پر بیٹھی تھی
بادلوں کی گھن گرج بڑھتی جا رہی تھی... یکلخت بجلی کڑکی... کمرے میں یکا یک روشنی سی پھیلی اور اگلے ہی لمحے پانی کی ایک بوند کھڑکی کے شیشے پر آ گری... پھر دوسری... پھر تیسری

"وہ بھی ایسی ہی ایک رات تھی.. سیاہ کالی... خوفناک... وحشتناک... میں یہیں تھا... اسی کمرے میں , اسی کھڑکی کے پاس... بارش ہونے لگی تھی, میں اسے بند کرنے اٹھا تھا جب وہ میرے کمرے میں آئی... وہ... حوریہ کمال... کمال نیازی کی بڑی بیٹی... انصر بھائی کی بیوی... "احمر کہتا چلا گیا... ملائکہ اسے روکنا چاہتی تھی... کہنا چاہتی تھی کہ احمر مجھے یہ سب کچھ نہیں سننا لیکن... احمر شاید اسے سب سنانا چاہتا تھا

"وہ انصر بھائی کے ساتھ خوش نہیں تھی... شادی کے ایک سال بعد بھی خوش نہیں تھی... اسے واپس جانا تھا... وہ اس رات بھی مجھ سے وہی کہنے آئی تھی جو وہ اس رات سے پہلے ہزاروں بار کہہ چکی تھی

"احمر... پلیز میری مدد کرو, مجھے یہاں نہیں رہنا..."وہ کچھ دیر رکا

کھڑکی کا شیشہ پانی کی بوندوں نے بھر تا جارہا تھا, بادل وقفے وقفے سے گرج رہے تھے

""اور میں نے اس رات بھی اسے وہی جواب دیا جو میں ہر بار دیتا تھا کہ... ایم سوری بھابھی... میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا... آپ انصر بھائی سے بات کریں"

"وہ میری بات نہیں سمجھتا... احمر میں اس کے ساتھ خوش نہیں ہوں... مجھے واپس جانا ہے"

"نہ جانے وہ خوش کیوں نہیں تھی...؟؟؟"احمر رکا

کمرے میں حبس بڑھتی جارہی تھی... ملائکہ کو لگا جیسے احمر کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو

"احمر..." ملائکہ نے اسے روکنا چاہا لیکن... احمر آج شاید سب کچھ کہہ دینا چاہتا تھا

"ایم سوری... میں آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتا...." میں نے اسے ایک بار پھر انکار کر دیا, وہ میرے پاس آگئی... بہت پاس... میرے ہاتھ پکڑ لیے, میرے سینے پر اپنا سر رکھ دیا... اور... رونے لگی, اس کے آنسو میری شرٹ بھگو رہے تھے, وہ مسلسل میرے ساتھ لگی ہوئی تھی

"احمر... پلیز..." یکایک اس نے میرے گرد حصار بنایا تھا... اور... تبھی... اچانک... میرے کمرے کا دروازہ کھلا"...

احمر نے ایک دم کھڑکی کھول دی... ہوا کے تیز جھونکے کے ساتھ ہی بارش کی بوچھاڑ اندر آئی تھی,اس کا چہرہ بھیگتا چلا گیا

"وہ انصر بھائی تھے... انہوں نے بس یہ دیکھا کہ... میں ان کی بیوی کو اپنی باہوں میں لئے کھڑا ہوں اور...." احمر کی جیسے بس ہو گئی, ملائکہ کی آنکھیں خود بخود آنسوؤں سے بھر گئی تھیں

بارش تواتر سے برس رہی تھی, احمر ہنوز کھڑکی کے پاس کھڑا تھا... ہنوز بھیگ رہا تھا

"کوئی گالی ایسی نہیں تھی جو میرے لیے ان کے منہ سے نہ نکلی ہو... میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں زخم نہ آیا ہو... تھپڑ... مکے... ٹھڈے... میرے کمرے کا قالین سرخ ہونے لگا تھا... پھر ڈیڈ آ گئے, انہوں نے بمشکل بھائی کا ہاتھ روکا... اور وہ... وہ بس روتے ہوئے یہ ہی کہے ج رہی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کہ... دیکھیں انصر آس نے میرے ساتھ کیا کیا...؟؟؟" ملائکہ کو اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف نظر آرہے تھے

"پتہ ہے اس رات میرے بھائی نے مجھے کیا کہا... بد کردار... بھائی ہوتے ہوئے ایسی پنچ حرکت۔۔۔۔ تجھے شرم نہیں آئی میری بیوی کے ساتھ یہ کرتے ہوئے۔۔۔۔ احمر۔۔۔۔ بے غیرت، تیری ماں جیسی تیری بھابھی اور تو۔۔۔۔ لعنت ہے۔۔۔ تیری اوقات ہی یہ ہے۔۔۔ تو جانور سے بھی بدتر ہے۔۔۔ یہاں وہاں منہ مارتا ہے، رال ٹپکاتا ہے، بدنیتی دکھاتا ہے اور امانت میں خیانت کرتا ہے۔ تیری اوقات یہی ہے۔۔۔ بدکردار... بدکردار" وہ آنسوؤں سے رو رہا تھا, ملائکہ اٹھ کر اس کے پاس آگئی, دھیرے سے اس کا ہاتھ پکڑا

"حالانکہ... میں... بدکردار... نہیں تھا... میں نے کچھ نہیں کیا تھا" وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ اس کی طرف مڑا

"پانچ سال گزر گئے ہیں... آج بھی کوئی میرا یقین نہیں کرتا... آج بھی سب مجھے..." ملائکہ نے اس کی بات کاٹ دی

"احمر... مجھے آپ پر یقین ہے... میں یقین ہے کہ آپ نے کچھ نہیں کیا...." پانچ سالوں میں وہ واحد تھی جو اسے سچا کہہ رہی تھی... جو اسے بے قصور مان رہی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

....

"دیکھیں نا انصر... اس نے میرے ساتھ کیا کیا... ؟؟؟" نہ جانے کب سے وہ ٹیرس کی طرف کھلنے والے اپنے کمرے کے دروازے کی دہلیز پر بیٹھا تھا, نہ جانے کتنی ہی سگریٹیں پھونک چکا تھا, جب کمرے میں دھوئیں اور گھٹن کے باعث سانس لینا دشوار ہو گیا تو دروازہ کھول دیا... بارش اپنے زوروں پر تھی

ہوا کے زور پر پانی کی بوچھاڑ اسے اپنے چہرے پر محسوس ہونے لگی تھی

"دیکھیں نا انصر... اس نے میرے ساتھ کیا کیا... ؟؟؟" وہی ایک آواز... مسلسل... وہی شور

"بھائی... میں نے کچھ نہیں کیا... میں نے کچھ نہیں کیا... " احمر کی آواز... چیخیں... سسکیاں

"انصر چھوڑ اسے... چھوڑ دے... " کلیم حافی کی آواز

اس نے کس کے آنکھیں موند لیں... سماعتوں کے پردے پر ان تمام آوازوں میں ایک آواز دو ماہ کے علی کی بھی تھی... مسلسل بلکتا ہوا علی انصر

انصر نے یکدم آنکھیں کھول کر بیڈ کی طرف دیکھا... وہ بچہ کمبل میں سکڑا پڑا تھا

"ڈیڈ میں نے کچھ نہیں کیا.... " احمر بس یہ ہی کہے جا رہا تھا

وہ تو پچھلے پانچ سال سے یہ ہی کہہ رہا تھا... اس نے تو آج بھی یہ ہی کہا تھا

"بھائی...مجھے معاف کر دیں" قصور وار نہ ہوتے ہوئے بھی وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا

"تم خوش ہونا...؟؟؟"اسے یاد آیا...اس نے کتنی ہی بار حوریہ سے پوچھا لیکن...وہ ہر بار چپ کر گئی

"حوریہ...آئی لو یو"اس نے کتنی ہی بار کہا لیکن ...

"تمہاری بیوی نے تم سے کتنی بار کہا کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے انصر کلیم حافی..."کوئی اس سے پوچھ رہا تھا

"تم اس سے شادی کے لئے آمادہ تھے...تمہیں کیسے پتہ کہ وہ بھی تم سے شادی کے لئے راضی تھی...؟؟؟تم نے اس سے کبھی پوچھا...؟؟؟"آواز اونچی ہوتی جا رہی تھی

"اسے کبھی خوش دیکھا تم نے انصر حافی...کبھی ہنستے ہوئے دیکھا...؟؟؟کبھی ایک بیوی والی آسودگی دیکھی اس کے چہرے پر...؟؟؟کبھی اس سے پوچھا کہ ہر وقت اتنی خاموش کیوں رہتی ہے...؟؟؟آس نے جب جب کہا کہ انصر...مجھے تھوڑا وقت چاہیے...تب تب اس سے پوچھا کہ کیوں...؟؟؟کس لئے...؟؟؟"اسے لگا کہ آواز اس کے کان پھاڑ دے گی, ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑوں کے باوجود اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا

پانچ سال پرانی اس کالی رات کا منظر جیسے اس کی آنکھوں میں زندہ ہو گیا تھا

سسکتی ہوئی حوریہ کمال....اور خونم خون احمر حافی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"انصر... رک جا... کہاں جا رہا ہے...؟؟؟" وہ حوریہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کمرے سے نکلا تھا... آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا, برستی بارش میں وہ اسے لئے گاڑی میں آن بیٹھا تھا

"انصر..." حوریہ کی سسکیاں خوف میں بدل گئیں تھیں

گاڑی ہوا کی رفتار کو مات دے رہی تھی, آندھی طوفان اپنے زوروں پر تھا... موسلا دھار بارش, بجلی کی کڑک اور بادلوں کی گرج...

پھسلن زدہ کول تار کی سڑک پر گاڑی یکدم پھسلی تھی

"انصر..." حوریہ کی چیخ

گاڑی بے قابو ہوئی تھی اور نیچے کیچڑ میں اتر گئی تھی, حوریہ کا سر شیشے سے ٹکرایا تھا کوشش کے باوجود وہ سٹیرنگ کو گھما نہیں سکا تھا... فل سپیڈ گاڑی پوری قوت سے الیکٹرک پول سے جا ٹکرائی تھی

"انصر..." وہ حوریہ کی آخری چیخ تھی جو اس نے سنی تھی

بس اس کے بعد سناٹا ہی سناٹا تھا

....

سارے گھر پہ خاموشی چھا گئی تھی۔

وہ اُس طوفان کے گزر جانے کے بعد کی خاموشی تھی جو اس نے ابھی ابھی دیکھا تھا یا کسی آنیوالے نئے طوفان سے پہلے کا سکوت تھا، ملائکہ سمجھ نہیں سکی تھی۔ وہ کمرے میں آئی تو فریال وہیں بیڈ پہ بیٹھے بیٹھے سو چکی تھی۔ بچوں کے گود میں بھرے ہوئے جو کہ سو چکے تھے۔ وہ بہت دیر دروازے میں کھڑی انہیں دیکھتی رہی تھی۔

"اس سب کو کیا کہو گی ملائکہ ؟"

اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔

" یہ سب جو ہو رہا ہے اور وہ سب جو ہو چکا ہے، کیا ہو رہا ہے ؟"

تھکے تھکے انداز میں چلتی وہ آگے بڑھی، دونوں بچوں کو باری باری سیدھا کیا، فریال کو سہارے سے لٹایا تو اس نے یکدم آنکھیں کھولیں۔

"شش۔۔۔۔ سو جاؤ بچے"

اسکے سر کے نیچے تکیہ دیکر ہولے سے اسکا گال تھتھپایا۔ تھکان اور کمرے میں پھیلی خنکی سے وہ واپس سو چکی تھی۔

"اب ؟؟؟ اب آگے کیا؟؟؟؟ اس سب کا انجام کیا؟؟؟"

وہ سوچ گویا کوئی انتہائی طاقتور مقناطیس تھا، اسکا ذہن بار بار اسی کی طرف لپکتا تھا۔ ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کے سامنے کھڑی وہ بہت دیر تک خود کو دیکھتی رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ بیگ میں پڑا اسکا فون بج رہا تھا۔ جلدی سے فون نکال کر اس نے کان سے لگایا تھا۔

"ملائکہ ارشاد بات کر رہی ہیں؟؟؟"

"جی؟؟؟"

وہ انجان نمبر سے کال تھی۔

"گورنمنٹ انکم سپورٹ کے پروگرام میں آپکا نام درج ہے۔ آپ اس ماہ کے وظیفے کی رقم حاصل کرنے کے لئیے شناختی کارڈ کے ساتھ متعلقہ آفس سے رجوع کریں"

آہستگی سے "ٹھیک ہے" کہہ کر اس نے فون رکھ دیا تھا۔

سالوں پہلے جب وہ اس رات فہد کو زخمی چھوڑ کر، بچوں اور فریال کے ساتھ گھر چھوڑ آئی تھی تو ساری زمہ داریاں اسکے کندھوں پہ ہی آگئی تھیں۔ بچوں کے تعلیم، علاج معالجہ، گھر بار، روٹی، ہر چیز صفر سے شروع ہونی تھی۔ تب پوچھتے پاچھتے، کسی مددگار کے توسط سے اسے اس پروگرام کا پتہ چلا جو بیواؤں اور بے سہارہ خواتین کی مالی کفالت کرتا تھا۔ خود کو بیوہ ثابت کرنا مشکل تھا کہ اسکے لئیے شوہر کا ڈیتھ

سرٹیفکیٹ وہ کہاں سے لاتی۔ تبھی اس نے دوسری راہ چنی اور عدالت سے رجوع کر کے، شوہر کو لاپتہ کہہ کر خلع لے لی تھی۔ وظیفہ ملنے سے یہ ہوا کہ روز کی روٹی سالن کا آسرا ہو گیا۔

"سوال وہیں ہے ملائکہ ارشاد۔ اب کیا؟؟؟؟"

ذہن پھر سے بھٹکا تھا۔

"میں کل انہیں فون کر کے منع کر دوں گی، یا پھر آفس جا کر کہ مجھے اب اس امداد کی ضرورت نہیں ہے"

اس نے سوچا

"تو گویا تم اس تعلق کو قائم رکھنا چاہتی ہو؟؟؟ وہ رشتہ جو ایک جھوٹ کی بنیاد پہ بنا ہے، اس کو بنیاد بنا کر یہ سب کرنا چاہتی ہو؟؟؟؟"

ضمیر نے کچوکے لگانا شروع کیئے

"وہ آدمی جسکے گھر میں تم بیوی بن کر آئی ہو، کسی اور جا شوہر ہے، جانتی ہو ناں؟ تم اسکے لیئے ایک جھوٹ کی سزا ہو۔۔۔ یا شائد زیادہ سے زیادہ کسی پہ کھایا ترحم ہو۔ اس کے علاوہ کچھ ہو؟؟؟ اسکے علاوہ کچھ ہو بھی سکتی ہو؟؟؟؟؟"

وہ ساری رات اسی سوال جواب میں کٹنے والی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بچوں کو سکول کے لیئے تیار کرنے کے بعد وہ خود بھی چادر اوڑھ کر نیچے آئی تھی۔ احمر اسی کے انتظار میں تھا۔ گاڑی کے پاس کھڑا، اسے دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔ بچوں کے لیئے گاڑی کا دروازہ کھولا، جب وہ اندر بیٹھ گئے تو اسے دیکھا

"ڈونٹ ٹیل می کہ کل انصر بھائی کی اتنی بکواس سننے کے بعد بھی تم انکے آفس میں جاب کے لیئے جانا چاہتی ہو؟"

وہ طنزیہ مگر پھیکا سا ہنسی

"فکر مت کریں۔ کم از کم اتنی عزت نفس ہے مجھ میں کہ گالی دینے والے کے ہاتھ سے نوالہ نہیں پکڑتی ہوں۔"

وہ زرا رکی اور پھر اسے متعلقہ آفس کا ایڈریس بتایا۔

"مجھے وہاں کچھ کام ہے"

"ٹھیک ہے"

وہ بولا اور اسکے لیئے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا

"میں اس کام کی نوعیت اور تفصیل نہیں پوچھوں گا۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا ملائکہ کہ تمہارے بچے اب میرے بھی ہیں۔ یہ نہیں کہ اب وہ بس میری ہیں لیکن تمہارے ساتھ ساتھ میری بھی زمہ داری ہیں۔ اور میں ہر گز نہیں چاہوں گا کہ وہ کسی اور کے ترحم اور زکوۃ پہ پروان چڑھیں۔"

وہ کچھ بول نہیں سکی تھی۔

شام کو وہ آفس سے جلدی لوٹ آیا تھا۔

"بچوں کو تیار کرو، ہم شاپنگ جا رہے ہیں"

حرم کو گود میں اٹھانے کے لیئے اس نے باہیں وا کیں اور زمین پہ اکڑوں بیٹھ کر اپنے طرف آنے کا اشارہ کیا تھا۔ بچہ ہچکچایا اور اسے پشت دکھا کر ماں کے پیچھے ہو گیا۔ احمر ویسے ہی بیٹھا رہ گیا۔

"اسکی ضرورت نہیں ہے احمر۔"

"ضرورت ہے یا نہیں، یہ نہیں پوچھ رہا۔ بس یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم جا رہے ہیں۔"

وہ اٹھا اور بیڈ پہ بیٹھی حرم کو دیکھ کر مسکرایا

"جانا ہے ناں؟؟؟ ڈول لینی ہے ناں؟؟؟ اور آئس کریں، میرا تو بہت دل ہو رہا ہے آئس کریم کھانے کے لیئے، آپ کھاؤ گی ناں؟؟؟"

بچی کن انکھیوں سے ماں کو دیکھ کر ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"یہ ہوئی ناں بات"

جوش سے کہہ کر اس نے حرم کے بال سہلائے تھے۔

"مجھ پہ صرف اتنے احسان کریں احمر جنہیں میں اسی زندگی میں اتار سکوں۔"

فریال کے پاس کمرے میں بچوں کو چھوڑ کر وہ اسکے کمرے سے نکلتے ہی باہر نکلی تھی۔سینے پہ بازو لپیٹے وہ اسے دیکھتا رہا۔

"جب مجھ پہ اعتبار کیا ہے تو پورے کا پورا، سارے کا سارا کرو ملائکہ۔یہ شک میں ڈوبا، وسوسوں میں گھرا، ڈگمگاتا ہوا نہیں۔"

کہہ کر وہ رکا نہیں تھا۔

"میں تم سب کا گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں"

مال روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔کانچ کی دیواریں اور دروازے جنکے دوسری طرف رنگوں کا الگ ہی جہان آباد تھا۔لوگوں کا ہجوم، آتے جاتے نفوس، اپنی باتوں اور خوش گپیوں میں مصروف، خریداری سے لطف اندوز ہوتے ہوئے، بچوں کی انگلیاں پکڑے۔

دونوں بچے تو پلے لینڈ کے سامنے ہی مچل گئے تھے۔ ملائکہ کی گھوریاں کارگر نا رہیں اور وہ اس سے ہاتھ چھڑوا کر اندر گھس گئے۔

"چھوڑو، کوئی بات، انہیں مزے کرنے دو"

احمر نے کہا تھا۔ فریال نے اسے دیکھا اور ہولے سے کہا

"آپ خریداری کر آئیں، میں انکے پاس رک جاتی ہوں"

"اُوں ہوں۔۔۔"

احمر نے ٹوکا

"اور تمہاری شاپنگ کا کیا؟؟؟؟"

"کوئی بات نہیں احمر بھائی۔ ویسے بھی میرے پاس سب کچھ ہے۔ آپ بے فکر رہیں"

اسے تقریباً زبردستی وہ ہر ہر دوکان کے سامنے روکتا، "کچھ تو لے لو، اچھا پسند کرنے کی کوشش تو کرو" کہتا، وہ ہی باتیں کر رہا تھا۔ ملائکہ ہوں ہاں میں جواب دیتی تھی، یا زیادہ وقت خاموش ہی رہی تھی۔ یوں جیسے وہ گزری ہر بات کی کڑواہٹ زائل کر دینا چاہتا تھا مگر وہ وہیں کسی پل میں اٹک کر رہ گئی تھی۔

"تمہیں اب یہ دیواریں توڑ دینی چاہئیے ہیں ملائکہ "

وہ ٹیرس پہ کھڑی تھی۔رات خاموش تھی اور خنک تھی۔بڑی ٹھنڈی سی میٹھی ہوا تھی جو بدن میں تازگی سی بھرتی تھی۔

"جو کچھ ہونا تھا، ہو چکا ہے۔بھولنے کی کوشش کرو گی تو بھول سکو گی"

ملائکہ نے اسے بغور دیکھا

"اور نوریہ ؟؟؟؟"

احمر نے لمبا سانس بھرا

"مجھے پتہ ہے تم کیا سوچ رہی ہو۔کوئی بھی میرے بارے میں یہی سوچتا کہ اسکی بیوی گھر سے غائب ہے، اتنے دنوں سے لاپتہ ہے اور اسے پرواہ بھی نہیں ہے۔اسے فکر نہیں ہے کہ اسے ڈھونڈے، کھوج لگائے"

وہ کہتا چلا گیا۔

"تلاش اسکی کی جاتی ہے ملائکہ جسے کبھی کھویا ہو۔اور کھویا اسے جاتا ہے جو کبھی اپنا رہا ہو۔"

وہ زرا رکا

تمہیں بھی پتہ ہے میں اور وہ اس تعلق میں کیوں بندھے تھے۔اس نکاح میں ہم دونوں کا اپنا اپنا مفاد تھا جو شائد ہم پا نہیں سکے۔میں اُس تعلق کو بنیاد بنا کر پاک دامن ثابت نا ہو سکا اور وہ صبر سے وہ وقت نہیں گزار سکی جو اس نکاح کی آڑ میں اسے چاہئیے تھا۔"

ملائکہ خاموش کھڑی رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے حافی انکل چاہیں تو اسے ڈھونڈ نہیں سکتے ہیں ؟؟؟وہ بس اتنے کمزور انسان اور اتنے بے بس باپ ہیں ؟؟؟؟ ملائکہ سنو۔وہ جانتے ہیں انکی بیٹی کہاں ہے،وہ پہلے دن سے جانتے ہیں۔"

وہ چپ ہوا تو بہت سارے لمحے یونہی خاموشی سے گزر گئے تھے۔ہوا کا ایک جھونکا آیا اور ملائکہ کے سر سے سرکتا آنچل کندھے پہ آ گرا تھا۔

"میں وہی سب کہوں گا ملائکہ جو کئی بار پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔جیسے بھی بنا ہے،رشتہ تو ہے۔جھوٹ کی بنیاد پہ سہی پر سچا تو ہے۔تعلق تو ہے۔نبھانا تو ہے۔"

ملائکہ نے رخ موڑ کر اسے دیکھا

"یہ ضروری ہے کیا؟؟؟؟"

احمر نے بغور اسے دیکھا تھا

"ہاں شائد"

انصر نے تو صاف انکار کر دیا تھا۔

"ہر گز نہیں ڈیڈ"

"انصر"

انہوں نے سختی سے کہا تھا

"ہر بات پہ، ہر بار میرا تماشہ بنوانا ضروری ہوتا ہے؟ پہلے تم دونوں بھائی سارے شہر میں میرے جو اشتہار لگوا چکے ہو وہ کافی نہیں ہیں؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا

"ڈنر رات نو بجے ہے اور اٹھ بجے تم مجھے گھر پہ ملو گے۔"

وہ برا سا منہ بنا کر خاموش رہا۔ وہ تھوڑے نرم پڑے تھے۔

"وہ جیسے بھی اس گھر میں لائی گئی ہو انصر، اب ہمارے گھر کی عزت ہے۔ اتنی ہی معزز جتنی نوریہ اس گھر کے لیئے ہے، اتنی ہی قابل احترام جتنی حوریہ تھی۔"

اس نے تڑپ کر سر اٹھایا

"اسے میری حوریہ سے مت ملائیں ڈیڈ"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رات وہ اپنی مرضی کے وقت پہ وہاں آیا تھا۔ڈیڈ نے کئی بار کالز کیں،اس نے ایک بھی نہیں سنی۔ سوا نو بجے کے قریب وہ گھر پہنچا تو ڈنر ٹیبل پہ لگایا جاچکا تھا۔ سربراہی کرسی پہ کلیم حافی براجمان تھے۔ انکے داہنی طرف اسکے لیئے کرسی خالی رکھی گئی تھی۔ اسکے برابر میں کرسی پہ احسن بیٹھا تھا۔ سامنے والی رو میں بائیں طرف پہلے احمر تھا اور اسکے پہلو میں ملائکہ موجود تھی۔ دونوں بچے پہلے ہی کھانا کھا کر سو چکے تھے۔ ملائکہ کے ساتھ کرسی پہ فریال بیٹھی تھی۔

"واؤ"

انصر نے طنزیہ لہجے میں کہا اور کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"اتنا نور، اتنا اجالا۔۔۔ میری تو آنکھیں دکھنے لگی ہیں"

احمر نے اسے بغور دیکھا

"ہر وقت کالے چشمے لگائے رکھنے کا یہی تو نقصان ہوتا ہے بڑے بھائی۔ پھر اجلی حقیقتوں سے آنکھوں کو تکلیف ہونے لگتی ہے"

"بس۔ اب شروع مت ہو جانا تم دونوں۔ بھائی ہو، بھائی بن کر رہو، دشمن مت بنو"

"ان سے پوچھیں کیوں مجھے بھائی نہیں کہتے؟؟؟ کیوں دشمن سمجھتے ہیں؟؟؟؟ اور کتنی صفائیاں دوں؟؟؟؟ کیا ساری حقیقت جاننے کے بعد بھی۔۔۔۔۔"

"جھوٹی حقیقت۔۔۔۔۔ جھوٹے سچ۔۔۔۔۔اور بہتان۔۔۔"

وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا، سرد لہجے میں بولتا چلا گیا

"تم میرے بھائی ہو نا دشمن، کچھ بھی نہیں ہو۔ مجھے تمہاری بے گناہی کے لیئے کوئی صفائی، کوئی ثبوت نہیں چاہیئے۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے تم کتنے چھوٹے انسان ہو، تمہارا کردار کتنا پستہ قد ہے اور تمہارا دل کتنا سیاہ ہے۔ اتنا کہ تم ایک مردہ لڑکی کو بدکردار ثابت کرنے پہ تُلے ہو تاکہ اپنے زندہ گناہوں کو چھپا سکو۔۔۔"

"بس"

کلیم حافی نے سختی سے کہا تھا۔ انصر نے انہیں بغور دیکھا

"صرف آپکے لیئے، صرف آپکے کہنے پر میں یہاں آیا ہوں، شائد دوبارہ بھی آجاؤں۔ لیکن میری بھی ایک شرط ہے۔ یہ شخص دوبارہ میری حوریہ کا نام اپنی زبان پہ نہیں لائے گا۔ مجھے مُردہ بیوی کی صداقت پہ اس زندہ بھائی سے زیادہ یقین ہے"

وہ کہہ کر پلیٹ پہ جھک گیا تھا۔ ملائکہ خاموشی سے سب سنتی رہی تھی۔

کمرے میں خنکی بڑھتی جا رہی تھی۔

بیڈ پہ داہنی طرف کروٹ لیئے لیٹی ملائکہ شیشے سے اندر آتی ٹھنڈی چاندنی کو دیکھ رہی تھی۔بیڈ پہ دوسری طرف، اسکی مخالف سمت میں دوسری اور کروٹ لیئے احمر لیٹا تھا۔اس نے آنکھیں موندر کھی تھیں لیکن وہ سویا نہیں تھا جب اس نے ملائکہ کی آواز سنی تھی۔

"ہمیں کوئی حد مقرر کر لینی چاہئیے احمر"

اس نے ہولے سے آنکھیں کھولیں۔بنارخ بدلے اس نے پوچھا تھا

"اور وہ حد کیا ہو؟؟؟؟"

"یہی کہ ہم سے کوئی حد پار نہیں ہو گی"

بہت ساری دیر خاموشی سے گزر گئی تھی۔اس خاموشی میں اے سی کی دھیمی سی آواز گونج رہی تھی۔

"ایک بات بتاؤ گی؟؟؟؟"

"پوچھیں"

"تمہیں بھی لگتا ہے کہ میں ایک بد کردار انسان ہوں؟؟؟؟؟"

وہ ایک لمحے کے لیئے چپ رہ گئی

"اس سے کوئی فرق پڑتا ہے احمر کہ مجھے کیا لگتا ہے؟؟؟اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ دوسروں کو ہمارے بارے میں کیا لگتا ہے؟؟؟؟"

"ہاں پڑتا ہے۔بہت فرق پڑتا ہے"

ایک بار پھر لفظ خاموشی سے ہار گئے تھے۔

"چلو پھر حد مقرر کرتے ہیں۔"

وہ کچھ دیر بعد بولا تھا۔

"یہ کوئی قید نہیں ہے، یہ کوئی پنجرہ نہیں ہے ملائکہ۔جب تمہاری حد ہو جائے تو مجھ سے کہہ دینا، ہم اسے ختم کر دیں گے"

تبھی اسکے فون کی بیل بجی تھی۔احمر نے دیکھا نوریہ کے ڈیڈ کی کال تھی۔اس نے فون کال سے لگایا۔وہ دوسری طرف رو رہے تھے۔وہ یکدم اٹھ بیٹھا تھا۔

"انکل، کیا ہوا۔۔۔خیریت تو ہے۔۔۔۔"

ایک دم سے وہ بے تحاشا پریشان ہو گیا تھا۔

"وہ۔۔۔۔مجھے پولیس والوں نے کال کی تھی۔۔۔ابھی ابھی۔۔۔۔"

وہ بمشکل بول پا رہے تھے

"انہیں کوئی ڈیڈ باڈی ملی ہے۔۔۔۔انہیں۔۔انہیں لگتا ہے۔۔۔کہ وہ نوریہ ہے۔۔۔۔"

احمر دھواں دھار گاڑی دوڑاتے ہوئے وہاں پہنچا تھا... لیکن ...

وہ نوریہ نہیں تھی ...

کمال نیازی پر جیسے قیامت آکر گزر گئی تھی

"نوریہ...." اس لمحے انہیں احساس ہوا کہ وہ ان کے لئے کس قدر قیمتی تھی...

افسوس کے حوریہ کی قدر و قیمت کا اندازہ بھی انہیں تب ہی ہوا تھا جب وہ انہیں ہمیشہ کے چھوڑ گئی تھی

بہت عرصے تک وہ نارمل نہیں ہو سکے تھے

وہ مانتے یا نا مانتے... قصوروار تو وہ تھے... اپنی دونوں بیٹیوں

کیا ہو جاتا اگر وہ حوریہ سے کہہ دیتے کہ ٹھیک ہے... انصر سے شادی نہیں کرنی تو نہ کرو....؟؟؟

کیا ہو جاتا اگر وہ نوریہ سے کہہ دیتے کہ ٹھیک ہے... احمر سے شادی نہیں کرنی تو نہ کرو...؟؟؟

وہ دونوں شاید آج زندہ ہوتیں ...

....

اس رات کوئی بزنس گیدرنگ تھی... احمر آفس سے ذرا جلدی گھر آگیا

"کیا کر رہی ہو؟" ملائکہ کو کچن میں کھڑے دیکھا تو اس طرف آگیا

"کھانا بنا رہی ہوں" وہ کافی مصروف تھی

"ملازمہ کہاں گئی؟"احمر اس کے قریب آتے ہوئے بولا

"مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا اس کے ہاتھ کا کھانا...بہت مرچیں ڈالتی ہے, بچے دو دن سے کھا ہی نہیں رہے"وہ بولی

"ملائکہ..."احمر نے کچھ دیر بعد اسے پکارا

"جی..."وہ اس کی طرف دیکھنے لگی

"رات میں چلو گی میرے ساتھ...؟"اس نے پوچھا

"کہاں...؟؟؟ "

"ایک بزنس گیدرنگ ہے...وہاں..."وہ بولا

"کس حیثیت سے...؟"ملائکہ نے پوچھا

"آف کورس بیوی کی حیثیت سے"وہ بولا

"دیکھ لیں احمر...وہاں مجھے اپنی بیوی کی حیثیت سے لے جانا آپ کو مہنگا نہ پڑ جائے...ظاہر ہے وہاں آپ کے ڈیڈ بھی ہوں گے, انصر بھی ہوں ہیں..."وہ بولی

"کچھ نہیں ہوتا...تم بس اچھا سا تیار ہو جانا"وہ دھیرے سے کہتے ہوئے اوپر چلا گیا

لیکن ملائکہ کی بات سو فیصد درست تھی...

"احمر حافی... کمال نیازی کا داماد ہے..." یہ بات پورا شہر جانتا تھا

سینکڑوں نظریں ان دونوں کی طرف اٹھی تھیں جب وہ ملائکہ کے ہمراہ ہال میں داخل ہوا

"یہ نوریہ کمال تو نہیں ہے..." کئی ایک سرگوشیاں

"تو پھر یہ کون ہے؟؟؟" کئی ایک چہ میگوئیاں

"احمر... تمہارا دماغ توٹھکانے پر ہے نا...؟" کلیم حافی کی آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے

"کیا ہوا ڈیڈ...؟" وہ انجان بن گیا

"سارا بزنس سرکل جانتا ہے کہ تم کمال نیازی کے داماد ہو, ابھی کچھ عرصہ پہلے تمہاری اور نوریہ کی شادی ہوئی ہے اور آج تم اسے اپنی بیوی بنا کر یہاں لے آئے ہو" وہ اس پر برس پڑے, ملائکہ سے نظریں نہ اٹھائی گئیں

"کیا مطلب ہے بیوی بنا کر ڈیڈ... یہ میری بیوی ہے" احمر نے کہا

"احمر... اسے ابھی تک صرف میں نے تمہاری بیوی مانا ہے... باقیوں کو تمہاری یہ رام لیلا نہیں معلوم... اس گیدرنگ میں یہ تمہاری بیوی نہیں ہے...." وہ کہتے چلے گئے

"میں نے کہا تھا نا..." احمر اس کی شکوہ کناں نظروں سے ہار سا گیا

"کیا یہ تمہاری بہو ہے حافی...؟" دو, تین لوگ ان کی طرف چلے آئے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں نہیں.... نوریہ تو ایک ہفتہ پہلے امریکہ چلی گئی تھی, یہ احمر کی سیکریٹری ہے" کلیم حافی نے فرداً فرداً سب کو بتا دیا, احمر بس غصے کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا

"آؤ احمر... تمہیں لاشاری سے ملواؤں... افریکہ میں اس کی ذاتی گولڈ مائینز ہیں" کلیم حافی اسے لیکر آگے بڑھ گئے

ملائکہ کو شدت سے اپنے بے وقعت ہونے کا احساس ہوا تھا, آنکھیں لمحوں میں پانیوں سے بھر گئیں, بڑی مشکل سے خود کو کمپوز کرتے ہوئے وہ ایک کونے میں رکھی ٹیبل کی طرف آ گئی, آنسو چھلکنے کو بیتاب ہو رہے تھے

"کیا حال چال ہیں مسز احمر حافی..." انصر مسکراتی نظروں سے اس کے سامنے والی کرسی پر آ کر بیٹھا تھا, وہ بس ایک نظر اسے دیکھ کر سر جھکا گئی

"ویسے تم بھی ڈرامہ تو اچھا کر لیتی ہو... تمہاری اور احمر کی جوڑی ہے ت بہت پرفیکٹ... وہ کہتے ہیں نا کہ نیک مردوں کے لئے نیک عورتیں... اور بدکار مردوں کے لیے..." ملائکہ نے اس کی بات کاٹ دی

"یہ لفظ احمر سن لیتا ہو گا آپ کی زبان سے... میں نہیں سنوں گی انصر" اسے غصہ آیا تھا

"ارے واہ... تم تو بولتی بھی بالکل احمر کی طرح ہو" وہ بولا

"ویسے کتنے دکھ کی بات ہے نا ملائکہ... کہ تمہارا شوہر سب کے سامنے سینہ تان کر تمہیں اپنی بیوی بھی نہیں کہہ سکتا... افسوس" وہ بولا, ملائکہ خاموش رہی

"ساری عمر یہ ہی ہو گا تمہارے ساتھ... بس کچھ دن اور عیش کر لو, پھر یہ ہی احمر حافی تمہارے ہاتھوں میں طلاق کا کاغذ پکڑائے گا, کیونکہ اس سے کہاں ایک پر گزارہ ہوتا ہے..." انصر کہتا جا رہا تھا, ملائکہ نے نظریں گھما کر احمر کو کھوجا, وہ کچھ فاصلے پر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا

انصر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھ کر مسکرایا

"اس نے تو بھائی کو نہیں بخشا... تو تم کیا چیز ہو" وہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا, ملائکہ بس اپنے دل اور آنکھوں کو ہی سنبھالتی رہ گئی, واپسی پر گاڑی میں بھی وہ بالکل خاموش رہی, گھر پہنچتے ہی وہ تیر کی طرح گاڑی سے اتری تھی, احمر اوپر آیا تو وہ صوفے پر بیٹھی جوتے اتار رہی تھی, احمر نے دھیرے سے کوٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور چارجنگ پر لگایا, ملائکہ جوتے اتار کر کھڑی ہو گئی, احمر اسے ہی دیکھ رہا تھا, اپنے دوپٹے سے پن کھینچ کر وہ واش روم کی طرف بڑھی تھی جب احمر نے اس کی کلائی تھام لی

وہ یکدم رکی... اپنی کلائی پر اس کا لمس پا کر اس کی آنکھیں بھر آئیں

"ملائکہ..." احمر نے اسے اپنی طرف موڑا تھا, وہ اس سے نظریں چرا گئی

کپکپاتے ہوئے لب اور پانیوں سے لبالب آنکھیں... چہرے پر پھیلتی سرخی اور ماتھے پر ابھرتا پسینہ

"ملائکہ..." احمر کے کہنے کی دیر تھی... اس کی آنکھیں چھلک گئیں

"یار ایم سوری..." احمر نے اسے اپنے دونوں بازوؤں میں لے لیا

"احمر... میں آپ کی ذات پر صرف ایک داغ ہوں... ایک داغ, جسے آپ ساری عمر بھی دھوئیں گے تو نہیں اترے گا" وہ رو رہی تھی, احمر نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں بھرا

"حالانکہ تم داغ نہیں ہوں لیکن پھر بھی... میں چاہوں گا کہ یہ داغ تا عمر میری ذات پر لگا رہے" احمر نے کہا, ملائکہ کی سرخ روئی روئی سی آنکھیں بس اس سے کچھ ہی فاصلے پر تھیں, وہ دھیرے سے اس کے چہرے پر جھکا, ملائکہ کے تھرتھراتے ہوئے لب اس کے لبوں سے ٹکرائے تھے

"ملائکہ... میں تم سے بہت..." اس سے پہلے کہ وہ انہیں مقید کرتا, ملائکہ دھیرے سے پیچھے کو ہو گئی, احمر نے بڑی زخمی نظروں سے اسے دیکھا تھا

"داغ کبھی بھی پیارے نہیں ہوتے احمر..." وہ دھیرے سے کہتے ہوئے پیچھے کو مڑ گئی تھی

....

وہ بڑی دیر سے موبائل سکرین نظروں کے سامنے کیے ٹیرس پر پڑی کرسی پر بیٹھا تھا, ٹانگیں سیدھی کر کہ سامنے میز پر دھر رکھی تھیں, سکرین پر کسی لڑکی کی تصویر تھی, اسے پتہ ہی نہ چلا کہ نوریہ کب اس کے پیچھے آن کھڑی ہوئی

اسے دعان کے پاس آئے دو ہفتے گزر چکے تھے, دعان مسلسل نیٹ ورک سے باہر تھا, کمال نیازی ابھی تک اسے ڈھونڈ نہیں سکے تھے

نوریہ نے دھیرے سے موبائل اس کی انگلیوں سے کھینچ لیا

"پچھلے آدھے گھنٹے سے تم اس لڑکی کی تصویر دیکھ رہے ہو... کیا ہے اس میں؟"نوریہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے اس کے عین سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی

"نور... یہ لڑکی کون ہے؟"اس نے پوچھا

"موبائل تمہارا... تصویر تمہاری... مجھے کیا پتہ...؟"وہ ہنسی

"یہ وہی تصویر ہے جو تم نے اپنے نکاح والی رات مجھے بھیجی تھی" دعان نے کہا

"اوہ اچھا..."اب کے نوریہ نے دوبارہ موبائل سکرین کی طرف دیکھا

"کون ہے یہ...؟؟؟"دعان نے پھر پوچھا

"تمہارے لئے یہ جاننا کتنا ضروری ہے؟؟؟"نوریہ نے کہا

"پھر بھی..."وہ بولا, نوریہ نے اسے صرف اپنے اور احمر کے نکاح کے بارے میں بتایا تھا, باقی کا کھیل وہ چھپا گئی تھی

"احمر کی کچھ لگتی تھی یہ... اب مجھے یاد نہیں "نوریہ نے کہا, دعان سمجھ گیا کہ وہ اسے حقیقت نہیں بتانا چاہ رہی

"ویسے دعان... ذرا غور سے دیکھو اسے.... "نوریہ نے موبائل اس کی طرف بڑھایا

"اس کی شکل تھوڑی تھوڑی تم سے ملتی ہے... "وہ شاید مذاق کر رہی تھی لیکن دعان یکدم چونک گیا

دو ہفتوں سے وہ اس لڑکی کی تصویر پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا, بارہا اسے لگا کہ شاید اس نے اس لڑکی کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے... مگر کہاں؟؟؟؟ کچھ یاد نہ آتا, پچھلے سات سالوں کی ہر ہر لڑکی اسے یاد تھی لیکن... اب نوریہ کے کہتے ہی وہ چونک گیا, جھٹ سے موبائل پکڑا اور تصویر دیکھی

وہ واقعی اس سے ملتی جلتی تھی

"دعان... کہیں یہ تمہاری کوئی ہمشکل تو نہیں...؟؟؟ "نوریہ مسلسل ہنس رہی تھی

"یا پھر کوئی دور پار کی رشتے دار... "وہ بولتی جا رہی تھی

"یا پھر تمہاری کوئی بہن... "نوریہ کے کہتے ہی اس کے ذہن میں جھما کہ ہوا تھا

"چھوڑ دو اسے... خود غرض انسان چھوڑ دو... "ماضی کی کئی آوازیں

"بھابھی مجھے بچائیں... پلیز بھائی مجھے چھوڑ دیں... "اس کم سن سی لڑکی کی رونے کی آواز

"فریال.... "اس کے لبوں سے نکلی ہوئی سرگوشی نوریہ تک نہیں پہنچ سکی تھی

....

اس دن بھی انصر علی کو لینے آیا تھا, وہ بیچارہ بچہ حسن اور حرم کے ساتھ کھیل میں مصروف تھا, انصر کے دو دفعہ بلانے پر بھی اس کے کان پر جوں نہ رینگی... اور وہ بھی آخر کو انصر تھا

اس نے علی کو اچھا ہی رگڑ دیا, اس کا رونا سن کر ملائکہ بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی, اسے لگا شائد حسن نے اسے مارا ہے

"کیا ہوا علی...؟" وہ حواس باختہ سی اس کی طرف بڑھی

"دفع ہو جاؤ..." انصر نے انتہائی غصے سے اسے پیچھے کو دھکا دیا تھا, وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی

گیٹ سے اندر آتے احمر نے اسے زمین بوس ہوتے دیکھا تھا, لمحوں میں اس کا پارہ سوپر پہنچ گیا

"خبر دار جو آئندہ میری بیوی کو ہاتھ بھی لگایا تو..." احمر نے آؤ دیکھا نا تاؤ... اس پر چڑھ دوڑا

"سالے تو میری بیوی کو بانہوں میں جکڑ سکتا ہے... میں اس دو ٹکے کی عورت کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا..." انصر وحشیوں کی طرح اس پر پل پڑا تھا, احسن اور کلیم حافی بھاگتے ہوئے اندر سے نکلے, علی اور اونچی آواز میں رونا شروع ہو گیا تھا

"احسن بچوں کو اندر لیکر جا..." کلیم حافی نے بمشکل ان دونوں کو چھڑوایا

"ڈیڈ.. آج اور ابھی فیصلہ کر دیں, یا تو یہ آئندہ اس گھر میں نہیں آئیں گے...یا پھر میں یہ گھر چھوڑ دیتا ہوں بس" احمر نے منہ سے نکلتا خون صاف کرتے ہوئے کہا

"تو ابھی اسی وقت اس حرافہ کو لیکر یہاں سے دفع ہو..." انصر کی زبان شعلے اگل رہی تھی

"انصر...شٹ اپ" کلیم حافی نے اسے گھر کا

"اگر یہ حرافہ ہے نا...یہ تن تنہا دو بچوں کی ماں اگر حرافہ ہے نا....تو وہ بھی حرافہ ہی تھی جو امریکہ سے یہاں آئی تھی... آپ سے شادی کرنے... چلیں... میں تو دوشی ہوں نا...میری تو زبان پر یقین ہی نہیں ہے آپ کو...تو جائیں... جاکر اس کے باپ سے پوچھیں کہ کیا وہ آپ سے شادی پر راضی تھی...جائیں" احمر زور سے دھاڑا تھا

"بکواس بند کر..." انصر چیخا

"آپ کو قسم ہے آپ کے بیٹے کی انصر حافی...اگر اس کے باپ نے کہہ دیا کہ وہ آپ سے شادی پر آمادہ تھی تو میں اپنے ماتھے پر بدکار کھدوالوں گا..." احمر بولے جا رہا تھا

....

وہ اپنا ضروری سامان پیک کر رہے تھے, کل رات ان کی امریکہ کی فلائیٹ تھی,انہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ وہاں جاکر دعان کا پتہ صاف کر دیں گے, وہ جانتے تھے کہ نوریہ اسی پاس ہو گی

تبھی ان کا سیل بجا... نمبر انجان تھا

"ہیلو" ...

"ہیلو باس..."وہ دعان تھا

کمال نیازی ایک لمحے کو تو سن رہ گئے

یہ سچ تھا... دعان کو ڈھونڈنا نا ممکن تھا یہاں تک کے وہ خود انہیں اپنا پتہ دے دیتا

اور وہ دے رہا تھا... کیوں... ؟؟؟؟

"نور یہ کہاں ہے؟؟؟"انہوں نے پوچھا

"سوئی ہوئی ہے..."وہ بولا, کمال نیازی ایک لمحے کے لئے تو بول نہیں سکے تھے

"باس..."وہ انہیں پکار رہا تھا

"دعان... کہاں ہو...؟؟؟"

"گیٹ پر..."س کے کہتے ہی وہ چونکے , اس سے پہلے کہ وہ چوکیدار کو کال کرتے , ان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی

"دعان..."وہ دروازے میں کھڑا تھا

"ہماری ڈیل ہوئی تھی دعان.. تمہیں اس کی زندگی سے نکل جانا تھا"وہ بولے

"میں نکل گیا تھا...وہ دوبارہ آگئی" وہ بولا

"اسے مجھے واپس کر دو..." وہ بولے

"تا کہ آپ اسے دوبارہ کسی ایسے کے حوالے کر دیں جو اس کے لئے ان چاہا ہو" وہ بولا

"میں نے اس کے لئے بہترین سوچا تھا..." وہ ڈھے سے گئے

"شاید اس نے بھی اپنے لئے بہترین ہی سوچا ہو تا باس...وہ دو قدم آگے کو آیا تھا

"چلیں پھر سے ڈیل کرتے ہیں..." اس نے ایک تصویر ان کے سامنے کی تھی

"یہ کون ہے...؟؟؟ "

"پتہ نہیں..." وہ بولے

"تو پتہ کریں...اور نور یہ واپس لے لیں" وہ مسکرایا

"تو ثابت ہوا کہ تمہارے لئے بھی نور یہ بس ایک ڈیل کی حد تک ہی اہم ہے...ہے نادعان...؟؟؟؟"

وہ طنز سے مسکرائے تھے

"وہ میری محبت ہے باس... لیکن میرے لیے محبت سب سے اہم نہیں ہے" دعان نے کہا

"تو سب سے اہم کیا ہے...؟؟؟" وہ بول نہیں سکا, کمال نیازی نے دوبارہ تصویر کی طرف دیکھا

"تم خود کیوں نہیں ڈھونڈ لیتے...؟؟" انہوں نے پوچھا

"ڈھونڈا ہے... نہیں ملی" وہ بولا

"کون ہے یہ...؟؟؟

"یہ آپ کے داماد کی کچھ لگتی ہے..." وہ بولا تھا اور کمال نیازی چونک گئے تھے

"احمر کی..." وہ سوچ میں پڑ گئے

"گڈ بائے باس..." انہیں شش و پنج میں مبتلا کر کہ وہ باہر نکل گیا تھا

"یہ ہے کون...؟؟؟" وہ مسلسل سوچ رہے تھے

....

وہ آج حافی ہاؤس آئے تھے... اتوار کا دن تھا, سبھی گھر پر تھے

"تمہیں تو کل واپس جانا تھا کمال..." کلیم حافی ان سے نظریں نہیں ملا پائے

"ویزہ ایکسٹینڈ کروایا ہے" وہ بولے, نظریں تو وہ بھی نہیں ملا پائے تھے

"نوریہ کا کچھ پتہ چلا...؟؟؟ "

"فی الحال تو نہیں..." وہ بولے , کلیم حافی انہیں ڈرائینگ روم میں لے آئے

"احمر کہاں ہے؟؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"اوپر ہے..." وہ بولے, ان کی پوری کوشش تھی کہ ملائکہ اور بچے نیچے نہ آئیں... انہوں نے جلدی سے احمر کو ٹیکسٹ کیا تھا

"اپنی بیوی اور بچوں سے کہنا کہ اوپر ہی رہیں... کمال آیا ہے "

"تجھ سے ایک بات کرنی تھی کلیم..." کمال نیازی نے پہلو بدلتے ہوئے کہا

"ہاں..." کلیم حافی غائب دماغی سے انہیں سن رہے تھے, دھیان سارا اوپر کی طرف تھا

"کہاں ہیں انکل...؟؟؟" احمر کا ٹیکسٹ آیا

"ڈرائینگ روم میں " ...

"یار نوریہ اور احمر کی شادی پر تیرے کوئی اور رشتے دار بھی آئے تھے...؟؟؟ میرا مطلب قریبی رشتے دار..." انہوں نے موبائل سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"نہیں تو..." کلیم حافی مسلسل موبائل میں مگن تھے

"ڈیڈ... فریال کچن میں ہے..." احمر کا ٹیکسٹ آیا تھا اور ساتھ ہی وہ خود بھی نیچے آگیا, کمال نیازی کی نظریں موبائل پر تھیں

کلیم حافی نے بے چینی سے کچن کی طرف دیکھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کمال نیازی نے موبائل پر اس لڑکی کی تصویر نکال لی,اس سے پہلے کہ احمر کچن کی طرف بڑھتا,فریال کچن سے نکلی تھی

"یہ کون ہے حافی...؟؟؟" حالانکہ کمال نیازی موبائل والی لڑکی کا پوچھ رہے تھے لیکن... کلیم حافی کو لگا جیسے کچن سے نکلتی فریال کا پوچھ رہے ہوں

"یہ...وہ....دراصل..." ان سے بات نہ بن پڑی

"یہ میری سیکینڈ کزن ہے انکل... کراچی سے آئی ہے" احمر کی بات سن کر انہوں نے سر اٹھایا

فریال عین ان کے سامنے تھی... وہ بھونچکارہ گئے

کبھی موبائل کو دیکھتے... تو کبھی سامنے کھڑی فریال کو..

"اچھا اچھا... کب تک رہے گی...؟؟؟" وہ اپنی سوچوں میں غلطاں کلیم حافی کی پریشانی بھانپ ہی نہیں سکے تھے

"ابھی تو... رکے گی... کچھ دن" وہ بولے, احمر نے فریال کو اوپر جانے کا اشارہ کیا تھا

کمال نیازی مسلسل غائب دماغی سے اسے اوپر جاتا دیکھ رہے تھے

"دعان کو اس سے کیا سروکار...؟؟؟" وہ سوچے جا رہے تھے

....

"دعان... آگے کا کیا سوچا ہے تم نے...؟؟؟"نوریہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جو ابھی شاور لیکر نکلا تھا

"مطلب...؟؟؟

"مجھے تمہارے ساتھ رہتے دو ہفتے ہو گئے ہیں... مجھے احمر سے خلع لینا ہے "وہ بولی

"ادھر کیس دائر ہوا... ادھر تمہارے ڈیڈ تک بات پہنچی "وہ بولا

"تو پھر... نکاح کیسے کروں گی تم سے؟؟؟؟"اس نے پوچھا, دعان دو قدم چل کر اس کی طرف آیا اور اس کے بالکل پاس بیٹھ گیا

"نور... واپس چلتے ہیں؟؟؟"وہ دھیرے سے بولا تھا, نوریہ بس دم بخود اسے دیکھتی رہ گئی,دعان سے اس کی نظروں کا سامنا کرنا دو بھر ہو گیا تو نگاہیں پھیر لیں

"دعان..."نوریہ نے اس کا چہرہ دوبارہ اپنے سامنے کیا تھا

"تم نے ڈیڈ کو بتا دیا نا..."اس نے پوچھا, دعان نے سر جھکا لیا....نوریہ کی آنکھیں لبریز ہو گئیں, اس نے دعان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے سر پر رکھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"میری قسم کھا کر کہو کہ تمہاری زندگی میں میرے علاوہ کبھی کوئی لڑکی نہیں رہی دعان..." وہ بمشکل اپنے آنسو روکے ہوئے تھی, دعان بول نہ سکا بس چپ چاپ اس کے سر پر سے اپنا ہاتھ ہٹا گیا, دھیرے سے اس کے پاس سے اٹھا اور ٹیرس پر نکل آیا

نوریہ اس کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی

"میری ساری زندگی جھوٹ سہی نور... لیکن اکلوتا سچ یہ ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں... بے پناہ... تمہیں سننے کی, تمہیں دیکھنے کی, تمہیں ہمہ وقت محسوس کرنے کی عادت ہے مجھے... پکی عادت لیکن... حیرانی اس بات پر ہے کہ سات سال اس اندھیری دنیا میں رہنے کے باوجود میرا دل زندہ ہے... تبھی تو تم سے محبت کرتا ہے نور... تبھی تو... آج تک صرف ایک لفظ کے لیے ترس رہا ہے... معافی..." وہ ریلنگ پر بازو رکھے کہتا جا رہا تھا

"واپس چلتے ہیں... تمہارے ڈیڈ سے پاس..." وہ پھر بولا

"اور میری واپسی کے بدلے کیا سودا کیا تم نے ان سے؟؟؟" آنسو پلکوں سے نکل آئے تھے

"شاید ایک معافی..." وہ سرگوشی میں بولا تھا

....

"The girl is in this house..."

اسے کمال نیازی کا میسیج آیا تھا, ساتھ ایک ایڈرس تھا

"میں اور نور آپ کو وہیں ملیں گے..."اس نے جوابی ٹیکسٹ کیا تھا, کمال نیازی اسی وقت حافی ہاؤس چلے آئے, انصر بھی وہاں پہنچا ہوا تھا اور اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ کچھ ہوا ہے

ملائکہ اور بچے فریال سمیت حسب عادت ان کی گاڑی دیکھتے ہی اوپر نظر بند کر دیئے گیے تھے, احمر ستا ہوا چہرہ لئے سنگل صوفے پر بیٹھا تھا, کمال نیازی, کلیم حافی کے برابر میں بیٹھ گئے

"کوئی پریشانی ہے کمال...؟؟؟؟"ان کی رنگت اڑی اڑی سی تھی

"نہیں تو..."وہ بولے

"نوریہ کا کچھ پتہ نہیں چلا انکل...؟؟؟"انصر نے پوچھا تھا

" تھوری دیر تک چل جائے گا..."وہ بس دم ہی دل میں کہہ کر رہ گئے تھے

کچھ ہی دیر بعد چائے آ گئی... پھر گیٹ کے باہر کسی گاڑی کا ہارن سنائی دیا...رات کے نو بج رہے تھے, کمال نیازی کے ماتھے پر پسینہ ابھر آیا

"کمال...چائے"کلیم حافی نے یاد دلایا, تبھی قدموں کی آہٹ ابھری تھی....دروازہ کھلا

وہ نوریہ کمال ہی تھی...اور اس کے پیچھے...بلیک جوگرز...بلیک جینز...بلیک جیکیٹ...وہ کون تھا...

؟؟؟

"نوریہ... میرے بچے" کمال نیازی نے دو قدم اٹھائے تھے جب دعان نے انہیں انگلی کے اشارے سے روک دیا

"وی لڑکی کہاں ہے باس..." آس نے پوچھا

"کونسی لڑکی...؟؟؟" حلیم حافی کے منہ سے نکلا

"یہ کس لڑکی کی بات کر رہا ہے کمال... کون ہے یہ...؟؟؟" انہوں نے پھر پوچھا تھا

"وہ کہاں ہے...؟؟؟ وہ لڑکی... احمر کی کزن..." کمال نیازی کے لبوں سے نکلا

"تجھے اس سے کیا سروکار...؟؟؟" کلیم حافی حیرانی سے بولے, کمال نیازی نے نظریں جھکا لیں

"وہ لڑکی... باس...؟؟؟" دعان نے دوبارہ کہا تھا

"کمال... تو نے اپنی بیٹی کے بدلے اس بچی کا سودا کر دیا...؟؟؟" کلیم حافی ششدر رہ گئے, احمر دو قدم چل کر دعان کے سامنے آیا تھا

"کون ہو تم...؟؟؟" اس نے پوچھا, دعان نے جیکیٹ کی جیب سے پستول نکالی اور نوریہ کے سر پر رکھ دی

"وہ لڑکی کہاں ہے باس...؟؟؟" دعان نے کہا, نوریہ دم بخود کھڑی رہ گئی تھی, احمر نے تاسف سے اس کی طرف دیکھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اس کے لئے وقت چاہئیے تھا نا تمہیں... تاکہ یہ کسی وقت تمہارے سر پر پستول رکھ سکتا..." وہ بولا ,
نوریہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں

"اوپر ہے..." کلیم حافی کے پیچھے کھڑے انصر نے کہا تھا, احمر نے غصے سے اس کی طرف دیکھا

"فریال..." دعان نے اسے آواز دی تھی

....

"فریال..." وہ آواز ان چاروں نے سنی تھی

"یہ کون ہے...؟؟؟" فریال چونک گئی جبکہ ملائکہ... وہ ششدر سی تھی

"فریال..." آواز دوبارہ آئی تھی, فریال ایک دم اٹھی

"فریال رکو..." ملائکہ اس کے پیچھے دوڑی تھی, فریال بھاگتی ہوئی سیڑھیاں اتری

عین درمیان میں آکر ٹھٹھک گئی

لاؤنج میں شطرنج سجی ہوئی تھی... سب اسے ہی دیکھ رہے تھے

دعان اسے دیکھ کر گنگ تھا... پستول نیچے کرتے ہوئے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا

فریال انجان سی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی, وہ چلتا گیا... پھر سیڑھیاں چڑھا... ایک... دو.. تین

فریال کے پاس سے گزر گیا

شطرنج کے سارے مہرے یکدم حیران ہوئے تھے... وہ فریال سے دو قدم اوپر کھڑی ملائکہ کے سامنے آن رکا

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"ملائکہ " ...

....

"ملائکہ۔۔۔۔۔"

دعا ان کے لبوں پہ وہ لفظ اٹک کر رہ گیا تھا۔

"تت۔۔۔۔تم۔۔۔۔آخر کار۔۔۔۔"

وہ تو جیسے پتھر کا بت بن کر رہ گئ تھی۔ سارے بدن کا خون گویا نچوڑ لیا گیا تھا اور اب زرد پڑ چکی رنگت، ہلدی جیسے چہرے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"دیکھو میں نے تمہیں ڈھونڈ ہی لیا۔۔۔ دیکھو، میں نے تمہیں ڈھونڈ ہی لیا ناں۔۔۔۔"

وہ جیسے بھول چکا تھا کہ وہ کہاں ہے، کیوں ہے اور اسکے علاوہ وہاں اور کون کون موجود ہے۔ وہ تو ہر شے بھلائے بس اسے ہی دیکھتا بولتا جا رہا تھا۔

"میں نے فریال کی تصویر دیکھی تو وہ صورت جانی پہچانی لگی، میں بہت دنوں سے یہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں نے اسے پہلے کہاں دیکھا ہے۔ کئی راتیں میں نے اسی کشمکش میں گزاریں لیکن آخرکار میں نے تانے بانے جوڑ لیئے ملائکہ۔ دیکھو، میں تم تک پہنچ گیا۔۔۔"

ملائکہ نے لمبی سانس بھری تھی۔

"لیکن اب دیر ہو چکی ہے دعان۔۔۔۔"

دعان نے سختی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میرے اور تمہارے مقدر میں ملن تھا ہی نہیں۔۔۔"

"ہرگز نہیں۔۔۔۔ایسے مت کہو۔۔۔۔"

وہ شدت سے بولا تھا

"ایسے ہی ہے۔ دعان ایسے ہی ہے۔۔۔۔"

سب خاموش تماشائی بنے کھڑے، سیڑھیوں پہ کھڑے ان دو نفوس کو دیکھ رہے تھے۔

"کل کوئی اور تھا جو تمہاری اور میری محبت کے درمیان پہاڑ بنا کھڑا تھا۔ آج بھی کوئی ہے، وہیں کا وہیں۔۔۔۔۔"

"فہد؟؟؟؟"

اس نے نا سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا

"اسکی بات کیوں کر رہی ہوں۔ تم جانتی ہو وہ مر چکا ہے"

وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی۔

وہ اسکے شوہر کا دوست تھا۔ جگری دوست۔ وہ جس پہ اسکا شوہر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آیا تھا۔

"دعان"

وہ دونوں ساتھ کام کرتے تھے۔ فہد کلیم حافی کی فیکٹری میں کام کرتا تھا اور وہیں اسکی دعان سے دوستی ہوئی تھی۔ دوستی گہری ہوتی گئی، کئی بار وہ فہد کے ساتھ گھر آیا اور ایسے اس نے ملائکہ کو دیکھا۔ اور اس پہلی بار ملنے میں وہ جان گیا کہ وہ اسکے ساتھ خوش نہیں تھی۔ وہ نصیبوں سے تنگ تھی۔ تقدیر نے ہمیشہ اسکی باری میں ڈنڈی ماری تھی۔ پہلے ماں باپ کے ساتھ غربت دیکھی، پھر انکے بعد شوہر کے ساتھ بھی یہی حال رہا۔ فیکٹری کے ملازم کی تنخواہ ہی کیا ہوتی، ساتھ دو بچے اور ایک نند۔ وہ سر ڈھانپتی تو ننگے پیروں کو دیکھ کر کڑھتی رہتی۔ جلتی، کھپتی اور نصیبوں کو کوستی تھی۔

ایسے میں دعان آیا اور سب کچھ بدلنے لگا۔

عورت کا مقناطیس تو پتھر کو بھی اپنی اور کھینچ لے، وہ کمزور سا انسان کیا شے تھا۔ بے ایمانی اور حکم عدولی اسکی سرشت میں ہے تو جس پھل کو کھانے سے انکار کیا گیا، اسی کی طلب بیدار ہوئی۔

ملائکہ تحائف پا کر خوش تھی۔

رنگ رنگ کے کپڑے جوتے اور تو اور ایک ہیرے کی انگوٹھی۔

وہ جو کلیم حافی کے ہیرے موتی کالے سے سفید کرتا تھا، اسکے لیئے ایک ہیرے کی کیا اوقات۔ پر اس دو بچوں کی ماں کے لیئے وہ "ہیرہ" تھا جو اسکے شوہر سے زیادہ چمکدار تھا۔

"میرا تم بن گزارا نہیں ہے دعان۔ میں اب اسکے ساتھ نہیں رہ سکتی ہوں۔ مجھے اب اسکے ساتھ سے گھن آتی ہے اور اسکے گھر میں گھٹن محسوس ہوتی ہے۔ مجھے پار لگا دو دعان۔ مجھے پار لگا دو"

فہد کو نشے کی لت پہلے بھی تھی پر یونہی کبھی کبھار۔ اچھے سے اچھا، مہنگے سے مہنگا نشہ اسے دعان نے فراہم کیا اور دنیا کی سب سے گھٹیا لت۔ جوا۔

"بس کچھ دن انتظار کرو۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے ختم ہو جائے گا۔۔۔ اسکے بعد ہم شروعات کریں گے۔۔۔ بس تھوڑا سا انتظار۔۔۔۔۔"

وہ اسکے لمس محسوس کرتی، نشے میں دھت فہد کے پاس کھڑی فریال کو بتاتی کہ کیسے اسکا بھائی اسے مارتا ہے اور کتنا ظالم ہے۔ وہ دونوں تو جو بھی کچھ چاہتے تھے، تقدیر نے کھیل کچھ اور ہی کھیلا تھا۔

کلیم حافی دعان کو کام کے سلسلے میں اپنے ساتھ باہر لیکر گئے تھے۔ فہد کا نشہ ٹوٹ رہا تھا لیکن اسکے پاس نشہ تھا اور نا ہی اسے خریدنے کے لیئے رقم۔ وہ اس رات جوا کھیلنے گیا اور فریال کو ہار آیا۔

اس رات جب فریال کو اس سے بچاتے بچاتے ملائکہ نے اسکے سر پہ وار کیا تھا۔ اس گھر کو چھوڑنے سے پہلے وہ جان چکی تھی کہ نشے سے ختم ہو چکا اسکا شوہر کھوکھلا درخت بن چکا تھا جو ایک ہی وار میں کٹ کر زمین بوس ہو چکا تھا۔ اسے پتہ تھا وہ بیوہ ہو چکی ہے اور ساتھ ہی اپنے شوہر کی قاتل بھی بن چکی ہے۔

دعان سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ ہوتا بھی تو شائد وہ اس لمحے گھر سے نکل جانے کو ہی ترجیح دیتی کہ قتل اسکی نام نہاد محبت کو بھی دھواں بنا کر ہوا میں تحلیل کر چکا تھا۔

"تت۔۔۔۔ تو وہ سب جھوٹ۔۔۔۔۔ وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔۔ آپ نے، آپ نے میرے بھائی کو۔۔۔۔۔"

فریال کانپ رہی تھی۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ ماں جیسی بھابھی نے اسکے ساتھ وہ سب کیا تھا۔ کھڑے کھڑے اسے چکر آ رہے تھے۔

"آپ نے میرے بھائی کو مار ڈالا۔ آپ نے مجھے، ہمیں برباد کر دیا"

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

"وہ تمہیں کسی کو ہار چکا تھا فریال۔ وہ جواری اور شرابی انسان، وہ تمہاری کیا حفاظت کرتا۔۔۔"

ملائکہ نے رسان سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھنا چاہا جسے اس نے درشتی سے جھٹک دیا تھا۔

"خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا۔ انہیں شرابی اور جواری آپ نے ہی بنایا ہے۔ آپ تھیں، آپ تھیں جس نے ایک بہن کے دل میں بھائی کے لیئے اور دو معصوم بچوں کے دلوں میں انکے باپ کے لیئے نفرت ڈالی۔ آپ نے برباد کر دیا سب کچھ۔۔۔ آپ نے سب۔۔۔۔"

"بس۔۔۔۔"

دعان نے سختی سے کہا تھا۔

"دودھ کا دھلا نہیں تھا وہ۔ کوئی چھوٹا بچہ نہیں تھا کہ کسی کے لگائے کسی راہ لگ جاتا۔"

"بکواس بند کرو اپنی"

وہ زور سے چلائی

"تم بھی اپنی بکواس بند کرو"

وہ ویسے ہی جواب میں چلایا تھا۔

"دعان"

کمال نیازی آگے بڑھے تھے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"تم نے کہا تھا کہ میں تمہیں اس لڑکی تک پہنچادوں، تم میری بیٹی لوٹا دو گے۔ میرا اور تمہارا معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ اب تم جانو اور یہ سب جانیں۔"

وہ کہہ کر مڑے اور سختی سے نوریہ کا بازو پکڑ کر کھینچا تگا۔

"چلو نوریہ"

"ڈیڈ۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ"

وہ زور سے دھاڑے اور اسے گھسیٹتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔

"میں نے تمہیں ہر جگہ ڈھونڈا۔۔۔ مارا مارا پھرتا رہا۔۔۔ تم ملی ہی نہیں ملائکہ۔۔۔۔ یقین کرو میں تمہاری تلاش میں ساری ساری رات جاگتا رہا، ہر ہر اہٹ پہ، تمہارے انتظار میں۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ کہتا چلا گیا

"چلو یہ آزمائش ختم ہوئی، ہمارا انتظار ختم ہوا، امتحان ختم ہوا۔ اب میں اور تم، ہمارے درمیان اب کوئی نہیں آئے گا۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

تبھی احمر کے زور سے ہنسنے کی آواز پہ اس نے چونک کر دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھتا، قہقہے لگا رہا تھا۔

"اوہ لنڈے کے رومیو۔۔۔۔"

بمشکل وہ بولا تھا

"جانتا ہے میں تیرے ساتھ کیا کر سکتا ہوں؟؟؟؟ تیرے پہ کیا کیا جرم ہے؟؟؟؟ پہلے تو نے میری بیوی کو حبس جا میں رکھا، اتنے دن تک اسے یرغمال بنائے رکھا، پھر میرے ہی گھر میں اسلحے کے ساتھ گھسا اور میری بیوی کے سر پہ بندوق رکھی۔ اسکے بعد اب میری ہی بیوی کو کہہ رہا ہے چل میرے ساتھ۔۔۔۔"

دعان نا سمجھنے کے سے انداز میں اسے دیکھنے لگا

"ہاں۔۔۔۔ میں، احمر حافی، ملائکہ کا شوہر ہوں"

وہ چبا چبا کر بولا تھا۔ دعان نے بے یقینی سے مڑ کر دیکھا۔ ملائکہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا ناں دعان۔ میں اور تم ابھی بھی بہت دور ہیں۔ تمہارے اور میرے بیچ آج بھی کوئی اور موجود ہے"

وہ بہت دیر تک سپاٹ چہرے سے اسے دیکھتا رہا تھا۔ پھر یکدم نفی میں گردن ہلائی اور پلٹا تھا۔

"نہیں، میں آج وہ سب نہیں ہونے دوں گا جو سالوں پہلے ہو چکا۔ اب کی بار میں تمہیں خود سے جدا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اسکا ہاتھ شرٹ کے نیچے رینگتا رہا۔ احمر نے دیکھا وہ پستول نکال چکا تھا۔ اسکے نشانے پہ وہ ہی تھا، وہ خود کہ وہی تھا جو اب اسکے حلق میں اٹکا کانٹا تھا۔ دعان کی انگلی ٹریگر پہ تھی جب اس نے انصر کو اپنی جگہ سے ہلتے دیکھا تھا۔

گولی چل گئی تھی۔

لمحے کے ہزارویں حصے میں انصر اسکے سامنے آ چکا تھا۔

انصر انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں تھا۔

احمر، ڈیڈ، احمد وہیں کوریڈور میں موجود تھے۔ ڈاکٹرز اسکی حالت کے بارے میں زیادہ پرامید نہیں تھے۔ گولی پھیپھڑے کو بہت زیادہ متاثر کر چکی تھی۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔

"انسپکٹر صاحب مجھے وہ جلد از جلد سلاخوں کے پیچھے چاہیئے۔ وہ میرے گھر میں گھس آیا اور میرے بیٹوں پہ گولی چلائی، مجھے قانون نے انصاف نہیں دلایا تو میں بہت برا کروں گا سب کے ساتھ۔۔۔"

کلیم حافی صاحب بیٹے کی حالت دیکھتے تھے تو رو پڑتے تھے۔ وہ نالیوں میں جکڑا، بے بس سا بستر پہ پڑا تھا۔

"بھائی نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔"

احمر وہیں انکے پاس شیشے کے پاس کھڑا اسے آئی سی یو میں لیٹا دیکھ رہا تھا۔

"ایک طرف تو اتنی نفرت، اتنا غصہ کہ وہ میری شکل دیکھنے کے روادار نہیں تھے اور دوسری طرف یوں۔۔۔میری موت کو گلے لگانے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔"

انہوں نے کرب سے اسے دیکھا

"ماس بھی ناخنوں سے جدا ہوتا ہے بھلا۔۔۔"

اس نے باپ کو دیکھا جو بوڑھی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"اسے پتہ تھا تو بے قصور ہے۔اسے پہلے دن سے پتہ تھا۔بس اسے گواہی چاہیئے تھی۔کسی ایسے انسان کی گواہی جو اسکے دل کے فیصلے پہ مہر ثبت کر سکے۔وہ اسے کلیم حافی نے دیدی تھی احمر۔۔۔"

وہ نا سمجھنے کے سے انداز میں باپ کو دیکھتا رہا۔

"ہاں حافی جانتا تھا کہ وہ تجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔حوریہ۔ویسے ہی جیسے اسے پتہ تھا کہ نوریہ احمر سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ ساتھ تم دونوں کی زندگی بھی تباہ کر دی۔"

وہ بولتے چلے گئے۔احمر سکتے کے عالم میں کھڑا رہ گیا۔تبھی احمد دوڑا ہوا انکی طرف آیا تھا۔

"بب۔۔۔بھائی۔۔۔وہ فریال کا فون آیا تھا۔۔۔ملائکہ بھابھی نے خودکشی کر لی ہے۔۔۔۔"

دعان گرفتار ہو چکا تھا۔

اس نے پولیس کے سامنے اپنا ہر جرم قبول کر لیا تھا۔ انصر پہ گولی چلانے سے پیچھے ماضی کے ہر گناہ تک اور اس سب میں اس نے کمال نیازی کا نام بار بار لیا تھا۔ اسکے پاس نیازی کے کالے دھندوں کے ثبوت تھے۔ کمال نیازی کو شائد اسکا پہلے سے اندازہ تھا، تبھی وہ بیٹی کے ساتھ پہلے ہی ملک چھوڑ گئے تھے۔ ملائکہ ہسپتال تک زندہ نہیں پہنچ پائی تھی۔ دونوں ہاتھوں کی رگیں کاٹ لینے کی وجہ سے اسکا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔ ابھی وہ اسکی ڈیڈ باڈی کو گھر بھیج بھی نہیں سکے تھے کہ انہیں انصر کے گزر جانے کی اطلاع مل گئی تھی۔

دعان نے سر اٹھا کر دیکھا۔

احمر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ آخری انسان جسکی وہ توقع کر سکتا تھا۔ اس نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا۔

"حیران ہو رہے ہو ناں مجھے یہاں دیکھ کر؟؟؟؟"

احمر نے سپاٹ چہرے سے اسے دیکھا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا اب اس سب سے کوئی فرق پڑتا ہے؟؟؟"

احمر نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیئے

"ہاں شائد تم ٹھیک کہہ رہے ہو"

وہ زرا رکا

"لیکن اگر تم یہ جان لو کہ میں کون ہوں تو شائد تمہیں فرق پڑے۔اور میں یہی چاہتا ہوں"

وہ اسے دیکھتا بولتا چلا گیا۔

"میں چاہتا ہوں تم باقی کی زندگی اس کال کوٹھڑی میں اسی ذہنی اذیت سے گزارو جو تمہاری وجہ سے بہت سارے انسانوں نے برداشت کی ہے۔فہد نے۔۔۔فریال نے۔۔۔ملائکہ نے۔۔۔نوریہ نے۔۔۔۔اور۔۔۔۔میں نے۔۔۔۔۔"

دعان کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"کک۔۔۔کون ہو۔۔۔۔تت۔۔۔۔تم۔۔۔۔"

وہ سلاخوں کے پاس بہت دیر خاموش کھڑا رہا تھا۔

"تمہیں یہ پوچھنا چاہیئے کہ فہد کون تھا۔۔۔۔۔"

وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کلیم حافی کی ناجائز اولاد۔۔۔۔۔یایوں کہوں کہ وہ جائز اولاد جسے انہوں نے ہمیشہ ناجائز کہا اور سمجھا۔۔۔۔"

دعان سکتے میں آگیا تھا۔

"میرے باپ نے اسے کبھی اپنا بیٹا نہیں مانا لیکن میری ماں۔۔۔ہاں وہ ان جیسی نہیں تھیں۔۔۔۔ جائز رشتے سے دیکھیں تو میرے باپ کی دوسری بیوی اور ناجائز تو پتہ نہیں کتنے رشتے تھے۔۔۔انہی میں سے ایک رشتے کا نتیجہ فہد تھا۔۔۔۔ اسے نہیں پتہ تھا لیکن میری ماں نے مجھے مرتے مرتے کیا تھا، وہی سب جو اسکی ماں مرتے وقت میری ماں سے کہہ گئی تھی۔۔۔۔جب تک اور جہاں تک ممکن ہوا میں نے اسکا خیال رکھا اور مدد کی مگر۔۔۔۔ مجھ سے بھی بھول ہوئی اور وہ تم سے مل گیا۔۔۔یا تم اسے مل گئے۔۔۔ میں ملک سے باہر تھا اور جو ماہانہ رقم فہد کو بھجواتا وہ اس تک پہنچانے والے کھاتے رہے۔۔۔۔۔مجھے تب پتہ چلا جب اسکے کومہ میں ہونے کی اطلاع ملی۔۔۔"

وہ بولتا جارہا تھا اور دعان شاکڈ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے تب ہی ٹھان لیا تھا کہ اسکے قاتل کو چھوڑوں گا نہیں۔ تمہیں ٹریس کیا اور ملائکہ کو بھی۔ اسے یہ لگتا تھا کہ اس سے پہلی ملاقات محض ایک اتفاق تھی یا پھر حادثہ۔سچ تو یہ ہے کہ وہ سب ویسے ہی ہوا جیسے میں نے چاہا۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ سلاخوں کے پاس کھڑا اسے دیکھتا، سب بتاتا چلا گیا۔

"مبارک ہو دعان، تم جلد اپنے کیئے کی سزا پانے والے ہو۔ جیسے ملائکہ نے پالیا وہ سب جو اس نے بویا تھا۔"

سرد لہجے میں اسے کہہ کر وہ واپسی کے لیئے پلٹ گیا تھا۔

کچھ ماہ بعد:

نیویارک کی فضا میں برف کے ذرات اڑتے پھر رہے تھے۔ آسمان پوری طرح سے رات کی سیاہی نے ڈھانپ رکھا تھا۔ سمندر کنارے چلتے چلتے نوریہ نے رک کر اپنی جیکٹ درست کی اور دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑا تھا۔ اس شدید ٹھنڈ میں اسے وہ انتہائی گرم دن یاد آیا تھا جو اس نے پہلی مرتبہ پاکستان میں گزارا تھا۔ وہ اسے یاد کر کے ہولے سے مسکرا دی تھی۔

تبھی اسے اپنی پشت پہ آہٹ محسوس ہوئی تھی۔ اس نے آہستگی سے پلٹ کر دیکھا تھا۔

وہ اسکی طرف ہی بڑھ رہا تھا۔ جینز، جاگرز، نیلی شرٹ جس پہ اس نے لمبا اوورکوٹ پہن رکھا تھا۔ گلے میں مفلر اور ماتھے پہ بکھرے بال۔ داہنے ہاتھ کی انگلیوں میں دبی سگریٹ جس سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ اس کے دل کی دھڑکنیں ہمیشہ کی طرح اسے دیکھتے ہی بے تال ہونے لگی تھیں۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"تمہیں دیکھتے ہی میرے ذہن میں ایک سوال آتا ہے"

اس کے نزدیک آتے ہی نوریہ نے کہا تھا۔

"وہ کونسا وقت تھا جب میں نے تمہیں اپنا دل دیدیا تھا؟؟؟"

اسکے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔وہ اسکے سامنے پہنچ کر رک گیا تھا۔نوریہ بہت دیر اسکے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو دیکھتی رہی پھر ہولے سے بالوں کو ہٹایا تھا۔اسکی پیشانی پہ زخم کا وہ نشان واضح ہوا تھا۔وہ جسے چھو کر نوریہ کا دل پر سکون ہونے لگتا تھا۔اس نے ہولے سے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگالیا تھا۔اسکی آغوش میں نوریہ نے گہری سانس بھری تھی۔

"میں نے دنیا کا ہر نشہ چکھ رکھا ہے میری زندگی کے نور۔تم سے زیادہ مدہوش کرنے والا میں نے کسی شے کو نہیں پایا ہے"

نوریہ اس سے جدا ہوئی اور بغور اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"ہم اب کبھی جدا نہیں ہوں گے نا احمر"

احمر دھیمے سے مسکرا دیا اور ہولے سے اسکی پیشانی کو چوما تھا

"تمہارے اور میرے درمیان تیسری اب بس موت ہوگی"

وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ساحل سمندر کے پاس رکھے اس بینچ پہ آبیٹھے تھے۔ وہاں ایک باسکٹ رکھی تھی جس میں دو گلاس تھے، ایک بوتل، اور کچھ کھانے کی اشیاء تھیں۔

"تو ہم آج کی رات یہی گزارنے والے ہیں؟؟؟"

ںورِیہ نے اسے دیکھا تو اس نے سر ہلایا تھا

"کیوں نہیں"

بوتل اٹھا کر وہ اب گلاس سیدھے کرنے لگی تھی۔

"فریال کا کچھ پتہ چلا؟؟؟؟"

ملائکہ کی خودکشی کے اگلے ہی دن وہ بچوں کو لیکر گھر سے چلی گئی تھی۔ احمر نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔ اسکے ساتھ جتنا کچھ برا دوسروں نے کیا تھا، اب کم از کم اسے باقی زندگی اپنے فیصلے خود کرنے کا اختیار ملنا چاہئیے تھا۔

"میں نے اسکے نہیں ڈھونڈا لیکن کسی اور نے ڈھونڈ لیا ہے شائد"

نوریہ نے اچھنبے سے اسے دیکھا

"احسن؟؟؟"

وہ خاموش رہا۔

نوریہ نے مشروب سے بھرا گلاس اسکی طرف بڑھایا تھا۔ گلاس تھام کر احمر نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

"جب میں نے تم سے کہا کہ دعان کو اپنے جال میں لپیٹ کر پاکستان تک لاؤ، تو تم نے یہ کیوں کیا؟؟؟؟ صرف میرے کہنے پہ؟؟؟؟"

اسے دیکھ کر کندھے اچکائے اور باسکٹ میں سے پھل نکالنے لگی۔ احمر نے سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا اور گلاس منہ سے لگالیا۔ بہت دیر تک وہ گھونٹ گھونٹ پیتارہا یہاں تک کہ گلاس ختم ہو گیا۔ گلاس بینچ پہ رکھ کر وہ سیدھا ہوا تو اسے چکر سا محسوس ہوا تھا۔ اس نے آہستگی سے ماتھے کو مسلا تھا۔ یکدم اسے سانس لینے میں دشواری محسوس ہونے لگی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے شرٹ کے اوپری بٹن کھولنے کی کوشش کی تھی۔

نوریہ خاموش بیٹھی، بغور اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ احمر اب بری طرح سے گلے کو مسل رہا تھا۔ وہ سانس نہیں لے پارہا تھا۔

"میں نے دعان کو اپنے جال میں لپیٹا اور اسے پھانسی کے پھندے تک پہنچایا۔ تمہیں واقعی لگتا ہے کہ وہ سب میں نے تمہارے کہنے پہ کیا؟؟؟؟ اس لیئے کیا کہ وہ تمہارے سوتیلے بھائی کے مرنے کی وجہ تھا؟؟؟؟؟؟"

احمر اکھڑی اکھڑی سانسیں لیتا، پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو پر سکون بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

"ڈیڈ نے کبھی حوریہ کا برا نہیں چاہا تھا۔ انہیں پتہ تھا دعان اسکے قابل نہیں ہے۔ وہ کسی کے قابل نہیں تھا۔ اس نے ہمیشہ اسے بس استعمال کیا۔ اسکا جسم، اسکا پیسہ، بس۔۔۔۔"

احمر نے اپنی ناک سے وہ مائع بہتا محسوس کیا تھا۔ کانپتے ہاتھ سے اس نے اس مائع کو انگلی کی پور پہ لیا تھا۔ خون بہتا ہوا اسکی ٹھوڑی تک پہنچ چکا تھا۔

"لیکن وہ حوریہ کے مرنے کی وجہ نہیں تھا۔ ہے ناں احمر؟؟؟؟؟؟"

وہ پتھرائی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"تت۔۔۔۔ تمہیں کک۔۔۔۔۔ کیسے؟؟؟؟؟؟"

نوریہ سپاٹ چہرے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں اس پہ رحم نہیں آیا احمر؟ جب وہ تمہارے سامنے روئی، گڑگڑائی، تمہیں اس پہ ترس نہیں آیا؟؟؟؟ تم نے اس کی عزت کو تار تار کیا اور مرنے کے بعد بھی اسے ہی بد کردار کہا۔ احمر، تمہیں اس پہ رحم نہیں آیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"مم۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ بمشکل سانس لے پا رہا تھا۔

"اس رات، جب تم نے اس کے ساتھ زبردستی کی، جانتے ہو اس نے مجھے کال کی اور مجھ سے مدد مانگی۔ میری بے بسی محسوس کر سکتے ہو؟؟؟؟؟ میں جس سے سچی محبت کرتی تھی وہ میری بہن کی عزت کا قاتل نکلا۔۔۔وہ مر رہی تھی اور میں سات سمندر پار تھی۔۔۔احمر، میری بے بسی محسوس کر سکتے ہو؟؟؟؟؟؟؟"

احمر ساحل کی گیلی ریت پہ ڈھے چکا تھا۔ اسکی سانسیں حلق میں اٹکنے لگی تھیں۔ بند ہوتی آنکھوں اور چکراتے ذہن کے پردوں پہ وہ کچھ مٹے مٹے منظر تھے۔

وہ لڑکا جسے اسکا بڑا بھائی بتایا گیا تھا۔۔۔اس سے زیادہ ذہین فطین۔۔۔ڈیڈ کا لاڈلہ۔۔۔وہ جلن۔۔۔وہ بات بے بات انصر کی مثالیں۔۔۔وہ چڑ جو اسے بھائی سے تھی۔۔۔۔بچپن میں انصر کے کھلونے توڑتا وہ خود۔۔۔اسکے میڈلز زمین پہ پھینکتا ہوا۔۔۔اسکے پسندیدہ کپڑے جلاتا ہوا۔۔۔اور۔۔۔اور وہ رات۔۔۔۔حوریہ کی چیخیں۔۔۔اسکے آنسو۔۔۔۔

"ہم اہلِ دل پہ تم پتھر دل ہمیشہ ظلم ہی کرتے آئے ہو۔۔۔۔"

نوریہ کی آواز اسے دور سے آتی سنائی دی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"میری بہن کا بدلہ پورا ہوا۔ میں تب سات سمندر پار جا کر اسکی مدد نہیں کر سکی تھی لیکن آج تمہیں سات سمندر پار بلا کر میرا انتقام پورا ہوا۔۔۔۔ الوداع۔۔۔۔۔۔"

وہ آنکھیں کھول کر اسے ایک آخری بار دیکھنا چاہتا تھا لیکن یہ ممکن نہیں ہو سکا تھا۔ وہیں ساحل کی رات پہ پڑے پڑے، اس برفیلی رات میں اس نے ان قدموں کو خود سے دور جاتا محسوس کیا تھا۔ زندگی نے موت سے شکست کھانے سے پہلے وہ آخری بازگشت سنی تھی۔

"تمہارے اور میرے درمیان تیسری اب بس موت ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

____

ختم شد